فَإِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُونَ

دوسرا حصہ مباحثہ مذہبی کا

جو فیما بین

سبیل السنت سید حسن محمد وزیر خان صاحب اور پادری
فنڈر صاحب کے بذریعہ خطوط شہر اکبرآباد میں واقع ہوا

اور جسکو

سید عبد اللہ صاحب اکبرآبادی نے جمع کیا

مطبع منعمیہ واقع شہر اکبرآباد محلہ
جھلی اینٹ سنہ ۱۲۷۱ میں محمد امیر خان کے اہتمام سے چھپا

کہان سے وہ منہہ لاؤن جس سے اپنے خداے صادق وعادل کی حمد وستایش کرون اور کہان سے اتنی
عقل پاؤن جو اُس خداے واحد و احد و لاشریک کی صفت و ثنا ادا کرون اسکے انعامات و اکرامات حد و احصا سے
باہر اور اُسکے افضال و عنایات اندازہ و شمار سے خارج ہین ہان اس مقام مین تو یہہ ادعا ہی کرنا عین حماقت
ہے اور اُسکے عہدہ برائی کا خیال سراسر جہالت ہے۔ جہان متفق بر الہیتش فرو ماندہ در کنہ ماہیتش
نہ ادراک درکنہ ذاتش رسد نہ فکرت بغور صفاتش رسد کسان کزین راہ برگشتہ اند برفتند بسیار سرگشتہ اند
خلاف پیمبر کسی رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید یہہ کتاب بیان احسان اُس خداے واحد مطلق کا ہم بارہ۔
ہے کہ جس نبی آخر الزمان کی بشارتین اگلے انبیا و مرسلین دیتے چلے آئے تھے اُسکو بڑے زور و شور سے عرب
مین ظاہر کیا سہ۔ نبی جا بجا شہرہ تھا خوف سے شیطان بھی گھبرایا ہوا سارے جہان کے کافرون مین تہلکہ پڑا
تہ و بالا ہوئے کعبہ مین تکبیرات اور عجم ہی عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا عرب مین شور اتھا
اُسکی آمد آمد کا وہ خاتم الانبیا والمرسلین کہ جسطرح حضرت یحیی نے حضرت عیسی علیہما السلام کے حق مین

بشارت دیکر فرمایا تہا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہوئی اُسیطرح اور انہین
الفاظ سے حضرت عیسیٰ نے اُسکی بشارت دی پر افسوس کہ اسپر بہی شقیان ازلی صراط مستقیم
پر نہ آئے وائے رے گمراہی و ربل نے سخت دلی کی باوجودیکہ ہدایت اور رہنمائی کے نقارے راتون اونکے سر پر
اور صبح و شام اوس منادی صادق نے راہ راست پر بلایا اور فرمایا کہ تیرہ درونان سابقین نے خدا کے کلام
مین خلط ملط کر دیا ہے ان آیات متشابہات پر مایل ہو کر گمراہی مین نہ پہنسو اور وہ کتاب کہ لاریب فیہ جسکی صفت
اور لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ جسکی شان ہے ہو اور اس گمراہی آپہی سے باز آو اور تم لوگ
خدا کے نور کو پہونک پہانک سے نہ بجہا سکوگے کیونکہ وہ خود فرماتا ہے یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواہہم
واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون پر ہرگز نہ مانا اور تیرگی کو نہ چہوڑا اور جو کچہہ اوستادی کرنی ہتی خدا کے
کلام مین بہی کر گزرے اے ہزار ہزار شکر اوس خدا تعالے کا ہم پر واجب ہے کہ جسنے ہمکو اس تیرگی سے
بچا کر صراط مستقیم پر قایم رکہا اور مضمون اس آیہ کا خوب طرح پر دل مین بٹہلایا ہو الذی ارسل رسولہ
بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اور باوجودیکہ کسی اہل اسلام کے دین مین کبہی
اسیطرح کا شک یا شبہ کسی زمانہ مین ذرا سا بہی نہ آیا تہا پر تیرہوین صدی مین جبکہ پادریون نے
پہر اوس تیرگی اور گمراہی کو اوکسایا اور جہان مین نقارہ علی الاعلان آنکہین بند کرکے خلاف ہدایت
کا بجایا ہے یہی وسی نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی برکت ہے کہ اولاً تو عادل
حقیقی نے مباحثہ تقریر مین مخالفین کو زک دی اور جن جن باتونکو اگلے وقتسے پادری لوگ

اپنی چالاکی سے چھپاتے اور مخفی کرتے چلے آتے تھے انکا اقرار کروایا اور پہر بعض بعض باتین جو اس
مباحثہ کے وقت پوری نہین رہ گئی تہین اور انکا ذکر نہ آنے پایا تہا اب ان خطوط کے ذریعہ انکا بہی
اکمال کرا دیا علی الخصوص مسئلہ تحریف جو عمدہ مسائل متنازعہ فیہ مین سے ہے مخالفین کی تحریر و تقریر
سے بخوبی تمام کالشمس فی رابعۃ النہار پایہ ثبوت کو پہنچایا اب انکے فضل و عنایۃ ہر ادنی و اعلی پر
یہہ بات واضح و آشکار ہو جائیگی کہ یہہ اناجیل اربعہ جو آج کل عیسائیون مین مستعمل و سب انکی
معتقد علیہ ٹہری ہین بیشک موضوعی مصنوعی ہین اور ہرگز تمامہا خدا کا کلام نہین ہو سکتین کیونکہ
انکے معتقدین سب اسپر متفق ہین کہ آئتین کی آئتین انہین سے نکالی گئین اور آئتین کی آئتین مخالفین
کے تصرفات سے انہین بڑہا دی گئی ہین واضح ہو کہ اس حصہ مین فریقین کے خطاوین کا
ترجمہ اردو مین کیا گیا ہے اور باقی خطوط بجنسہ بلفظہا مندرج کیئے گئے ہین خداوند
متعال اپنے نبی آخر الزمان کے صدقہ سے انکا فایدہ خلایق کو پہنچاوے اور ہمکو اور مسلمانونکو
راہ راست پر قایم رکہے آمین یا رب العالمین ۵ جناب محبی اکرمہا مشفق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب سلامت
سلام کے بعد التماس یہہ ہے تین جلد انگریزی کتابین جنمین سے ایک جو دوسری دونونکی نسبت ضخیم ہے
اسپنگر صاحب کی تصنیفات سے اور شاید اختتام کے وقت اسکا ترجمہ اردو مین کیا جاوے آپکے
سیر و مطالعہ کے واسطے بہیجتا ہون جب آپ ان تینون کتابون کے سیر و مطالعہ سے فراغت پاوین انکو پہر
میرے پاس بہیجدیجیئے زیادہ والسلام

الراقم
بندہ کنٹیش فاندر صاحب
مرقومہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

جناب بادر صاحب شفیق مخلصان کشش فنڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ تین جلدین کتاب انگریزی اپکی بہیجی ہوئی

کہ ایک اونمین سے ڈاکٹر اسپرنگر صاحب کی تصنیف ہے آپ کے نامہ

کے ساتہہ پہنچین مجہے ممنون فرمایا لیکن اونکے بہیجنے کا مطلب معلوم

ہوا آیا نیا مباحثہ جناب سرور کائنات صلعم کے باب مطاعن مین

منظور ہے یا بلاغرض خاص صرف مطالعہ کے لئے بہیجی ہین اگر دوسری

بات ہے تو محض لاحاصل ہے کیونکہ ایسے کتابین چند عرصے سے چہپ

گئی ہین اور اکثر میرے مطالعہ مین رہی ہین اور جو کچہہ سیل صاحب نے

قران شریف کے ترجمے کے مقدمہ مین لکہا ہے وہ بہی دیکہا ہے

اور تاریخ محمدی ارونگ صاحب کی اور تالیفات مصنفین انگریزی تو سفل بالج

بہی مطالعہ مین آئی ہے سوا اسکے وہ کتابین علماء مسیحیہ کی جو انجیل

کے باب مین اور حضرت عیسیٰ ع کی شان مین لکہی گئی ہین جیسے کتاب

الکسی ہومو اور تاریخ یسوعی استراس صاحب کی اور کتاب تونیبو کی

اور تصنیفات اسپائی نوزا کی اور چہہ رسالے ولسن صاحب کے اور

کتاب مورل فلاسفر کی اور کتاب تاز برس ہین کی اور کتاب موسوم

بھیجے ہو و الو بلڈ اور تصنیفات ٹیومن و والٹیرد پالفری وغیرہ مسیحیونکی کہ
اسطرحکی کتابین بڑے اہتمام سے چھپتی ہین انمین سے اکثر میرے مطالعہ
مین رہی ہین لیکن مین یقیناً جانتا ہون کہ آپ کو ان کتابونکے ملاحظہ
کا اتفاق نہوا ہوگا کیونکہ اگر اس طرحکی بعض کتابین آپ کی نظر سے
گذرتین اور جناب اونکے مضامین کو ان کتب مرسلہ کے مضامین سے
مقابلہ کرکر انصاف فرماتے تو ہرگز یہ کتابین میرے پاس نہ بھیجتے
اسلئے مین چاہتا ہون کہ مہربانی فرماکر بہ نسبت اثبات حق کے اولا کتب
مرقومہ بالا کو مطالعہ کرین اسکے بعد بھی اگر طعن و تشنیع کا حوصلہ ہو اور
منصف دلی اجازت دیوے تو ان کتب مرسلہ کی سیر و مطالعہ کی
درخواست مجھسے فرماوین اگر اس طرحکی کتابین جناب کے کتب خانہ
مین موجود نہو وین تو مجھے فرمایئے کہ حتی المقدور بطور عاریت وغیرہ
کے اونکے بہم پہنچانے مین سعی کرون علاوہ برین اکثر مطالب ان
کتب مرسلہ کے محض بے اصل و بے بنیاد ہین جیسے وہ آپکا ادعا جو میزان الحق
کے باب اول کی فصل دوسری مین مندرج ہے یعنے قرآن اور اوسکے
منسوخ ہونیکا دعوی کرتے ہین کہ جیسا زبور کے آنے سے توریت اور انجیل کے

ظہور سے زبور منسوخ ہوئی الخ) یا یہہ عبارت (ب) اسصورت مین دعوی
محمدی کا بیجا ہے جو کہتا ہے کہ زبور توریت کی ناسخ ہے الخ حالانکہ
یہہ صریح بہتان ہے نہ کہین قران مین اور نہ کسی تفسیر مین یہہ مذکور
ہے اور نہ کوئی محمدی اسکا معتقد بلکہ اسکے خلاف کتب اسلامیہ مین مرقوم
ہی کہ نسخ محض اوامر و نواہی مین آتا ہے نہ اخبار و دعاؤن وغیرہ
مین اور زبور مین اسیطرحکے مضامین ہین سو کسطرح کوئی محمدی اسکے
منسوخ ہونیکا دعوی کرسکتا ہی اور اگر پہلی بات ہے تب بہی بے فائدہ
ہی کیونکہ ظاہر ہے کہ اس طرحکے مباحثہ سے کچھہ فائدہ حاصل نہین ہوتا
بلکہ مقصد کے بالعکس نتیجہ نکلتا ہے اور اسی جہت سے مباحثہ مذہبی مین
مین دل کم لگاتا ہون اور ایسی چیزونکا مجھکو شوق نہین ہے چنانچہ مولوی
رحمۃ اللہ صاحب کے بعض خطوط کے مضمون سے آپکو واضح ہوا ہے اور
کار سرکاری سے بہی فرصت کم پاتا ہون علاوہ اسکے آپکو معلوم ہے
کہ ان کتابون کے مطالب کچھہ اوسیسے زاید نہین ہین جو آپ نے
میزان الحق مین لکھا ہے اور اوسکا جواب لفظاً لفظاً صاحب استفسار و
جناب مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے دیا چنانچہ بعض تو آپ کے ملاحظہ مین

لدے ہین اور بعض قریب کذرنیکے اور آپ کی طرف سے اب تک جواب الجواب
لکہا نہین گیا تو کیا ضرور کہ جدا مباحثہ قائم ہو اس صورت ہین اگر مجھکو معاف
رکھئے تو اخلاق سے بعید نہین ہے اور جو آپ بمقتضاے سرانجام کار
اپنے عہدہ کے خواہی نخواہی مباحثہ ہی کیا چاہین تو اوس ترتیب کو
جو پہلے سے خاطر شریف مین مرکوز تہی اور مباحثہ کے وقت مولوی رحمۃ اللہ
صاحب کے ساتھہ پہر اوس سے نوشہر گئی ہے کاہیکو ہاتہہ سے دیئے دیتے
ہین اور جو آپ اپنی دانست ہین نسخ و تحریف کے مباحثہ سے فارغ
ہو چکے ہین اور حسب ادعا محمدیونکے منسوخیت و محرفیت کتب مقدسہ
کے مقر ہین تو اجمال اور اہمال کو جو آپ کی اکثر عبارات مین ہے
چہوڑ کر صاف لکہئے کہ مباحثہ نسخ و تحریف کا کہ محمدیون اور عیسائیون
مین متنازعہ فیہ تہا طے ہو گیا اور ہمنے مانا کہ ہماری کتب مستعملہ حسب
اصطلاح اہل اسلام کے منسوخ و محرف ہو گئی ہین فقط ــــــــــ
پہر آپ کے خط بہیجنے کے بعد جسمین اقرار نسخ و تحریف کا ہو تثلیث
کے مسئلہ مین جو موافق ترتیب مقررہ سابق و حال کے تیسرا مسئلہ
ہے گفتگو کیا وسے گی پر خدیجہ اقرار جسکی مین استدعا کرتا ہون

کوئی نئی بات نہین ہے بلکہ وہی ہے جو آپ نے مجمع عام مین علی
رؤس الاشہاد اسکا اقرار کیا ہے لیکن واسطے رفع ایک پیچ کے
جو جناب کی بعض عبارات مین واقع ہے مستدعی ہوا ہون بالجملہ خلاصہ
یہہ ہے کہ اگر باوجود ان عذرون کے جو اوپر مذکور ہوئے مباحثہ
کرنا امر ضروری جانتے ہو تو اپنی کتب دینیہ سے ہاتھ دھوکر اور
اونکو موافق اصطلاح اہل اسلام کے منسوخ و محرف مانکر تثلیث کے
میدان مین قدم رکہیئے جب اس مسئلہ سے فراغت حاصل ہوگی تو حضرت
خاتم الرسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے باب مین گفتگو کیجاویگی
بہرحال جو آپکی بہیجی ہوئی کتابونکا اپنے پاس رکہنا فضول جانا اسواسطے
تینون جلدین خدمت مین واپس بہیجدین امید کہ ان کی رسید سے
مسرور فرماوین اور یہہ جو آپ نے لکہا تہا کہ شاید وقت اختتام کے
اوسکا (یعنے اسپرنگر صاحب کی کتاب کا) ترجمہ اردو مین کیا جاوے
سو میری دانست مین اسکے ترجمہ مین مصروف ہونا تضیع اوقات
ہے کیونکہ اس کتاب کے مطالب کچہہ میزان الحق سے زیادہ نہین ہین
سومین از راہ خیرخواہی صلاح دیتا ہون کہ اگر تاریخ یسوعی جناب

ڈاکٹر دیو و فریدرک اسٹراس صاحب کی اردو مین ترجمہ کی جاوے
تو بہت مفید ہو گی +

الراقم

بندہ ڈاکٹر محمد وزیرخان صاحب ۲۱ شعبان سنہ ۱۲۷۰ھ مطابق ۲۰ مئی سنہ ۱۸۵۴ع

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مجبان ڈاکٹر محمد وزیرخان صاحب سلامت

بعد از سلام عرض یہہ ہی کہ جناب کا خط معہ اُن تین کتاب انگریزی کے جو
مین نے آپ کے مطالعہ کو بہیجی تھین پہنچا جواب مین اِن دو بات پر اکتفا
کرتا ہون اولاً تعجب کرتا ہون کہ ٹامس پائن اور ڈاکٹر اسٹراس
صاحب سے لوگون کی کتاب آپ کو پسند ہین یہہ تو مسیحی نہین بلکہ جملہ منکرین
مین سے ہین نہ نبی کو مانتے نہ وحی کے قایل ہین اور نہ موسی نہ عیسی کو
برحق جانتے اور معجزہ سے بہی انکار کرتے ہین وے تو وحدۃ الوجودی
اور دہریہ کی قسم سے ہین اور اس مرحلہ سے کہ اُنکی کتاب آپ کے
نزدیک معقول ہی یہہ شبہہ ہوتا ہے کہ شاید جناب بہی اُنکے زمرہ مین
سے ہین چنانچہ ملت اسلامیہ مین بہی ایسے لوگ ہین کہ ظاہر مین محمدی
اور باطن مین دہریہ ہین اور یہہ کہ اِن صاحبون کی کتاب ولایت مین

بلے روک ٹوک طبع ہوئی ہین اور یہہ کچھہ اسکی دلیل نہین کہ گویا وے
کتاب حق یا مسیحون کے نزدیک پسندیدہ ہین جیسا آپ کو بھی بخوبی
معلوم ہوگا صرف منکرین کی سمجھہ مین وے معقول ہین اور بس اور
مسیحی علما سے اِن کتابون کے جواب برسون سے بخوبی ادا ہوئے
ہین چنانچہ ان کتابون مین سے جو منکرین مذکورہ کے اعتراضات کے جواب
مین لکھی گئی ہین دو میرے پاس بھی موجود ہین ایک انگریزی اور ایک
جرمنی زبان مین اگر آپ چاہین کہ انکو ملاحظہ کرین تو وہ جو انگریزی زبان
مین ہی آپ کی خدمت مین بھیجدونگا اس مین تامس پائن اور گبن اور
ہوم کے اعتراضات کے جواب مسطور و مذکور ہین اور وہ جو جرمنی سے ہے
اُن کتابون مین سے ایک ہی جو ڈاکٹر استراس کی کتاب کے جواب مین
لکھی گئی ہین ثانیاً یہہ کہ آپ فرماتے ہین کہ تاریخ محمدی مصنفہ ڈاکٹر اسپرنگر
صاحب محض بے اصل و بے بنیاد ہی پس التماس کرتا ہون کہ آپ
اُن مواضع کو جنہین آپ محض بے اصل بتاتے ہین نشان دیجئے
معہ اپنے اعتراضات کے اور مین ڈاکٹر اسپرنگر صاحب کے پاس
بھیجدونگا شک نہین کہ صاحب موصوف جو عربی مین عالم کامل ہی

اپنے جواب مین بتا دیگا کہ اوسکا قول صحیح اور آپ کا قول محض بے
اصل ہی فقط

الراقم ۲۹ مئی سنہ ۱۸۵۴ء
بندہ کشیش فنڈر صاحب

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فنڈر صاحب سلامت
بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ جناب کا خط مرقومہ ۲۹ مئی سنہ حال کا
پہنچا اوسکے دیکھنے سے مجھے کمال تعجب ہوا کہ جنابنے یہہ کہان سے نکالا
کہ مین اونکی کتابونکو معقول سمجھتا ہون مین نے تو صرف یہی لکھا تھا
کہ وے کتابین میرے مطالعہ مین رہی ہین اور یہہ ظاہر ہے کہ کسی کتاب
کے مطالعہ مین رہنے سے یہہ لازم نہین آتا کہ آدمی اونکا معتقد بھی
ہو جاوے ہرچند وے میرے مطالعہ مین رہین لیکن وے میرے
معتقد علیہ اور میرے نزدیک معقول نہین ہین لیکن جنابنے ازبسکہ
تیز فہم ہین اپنی تیز فہمی کو کام فرماکے کچھہ اور ہی مطلب گھڑ لیا
اور طرہ اوسپر یہہ ہوا کہ زبان قلم سے کچھہ ان کہنی بھی کہہ ڈالی
اب اسجائے جتنی آپ کی تیز فہمی اور سخن شناسی کی توصیف بیان کرون
سو بجا اور مناسب ہے — کیا آپ یہہ نہین جانتے کہ ہمارے نزدیک

دشمن اور برا کہنے والا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خیر البشر علیہ الصلواۃ
والسلام کے دشمن اور برا کہنے والے کی برابر ہے پس اسی جہت سے عجب
نگاہوں الا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اور حضرت سرور کائنات کا دونوں
برابر ہیں جیسے مثل مشہور ہے سگ زرد برادر شغال ہے پس اب صاف
ظاہر ہے کہ وے کتابیں بہلا ہمارے نزدیک کاہیکو معقول ہونگی ــ اور تعجب ہے
کہ جناب مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے آپ کی نسبت ایک لفظ گریز کا لکھا تھا
وہ آپ کو ایسا ناگوار گذرا کہ آپ نے مولوی صاحب موصوف کو لکھا کہ امر مباحثہ
میں ایسے لفظ کا لکھنا خلاف تحریر اہل تہذیب کے ہے حالانکہ وہی لفظ آپ
پہلے جناب مولوی آل حسن صاحب کو لکھہ چکے تھے ــ کیا آپ کا یہہ
لکھنا کہ اس مرحلہ سے کہ اونکی کتاب آپ کی نزدیک معقول ہے یہہ شبہہ
ہوتا ہے کہ شاید جناب بہی اونکے زمرہ میں سے ہیں خلاف تحریر اہل تہذیب کے
نہیں ہے اب اب کون امر مجہے مانع ہو سکتا ہے کہ میں بہی اسکے جواب میں
اس جہت سے کہ اون کتابوں میں جو آپ نے میرے پاس بہیجی تہیں بہت
سی باتیں الحادکی تہیں اور آپ اون کتابوں کو معقول سمجہتے ہیں
آپ کو ملحد نہ کہوں یا اس سبب سے کہ آپ نے مجمع عام میں احکام

توریت کے منسوخ ہونیکا اقرار کیا اور عہد جدید مین سات اہتہ جگہہ تحریف کے
موقع ہوئے اور تیس یا چالیس ہزار جگہہ نسخ متعدده مین ایسے سہو کاتب
کو کہ جسکے سبب سے ورس کے ورس حاشیہ سے متن مین داخل ہوگئے
اور بہتیرے ورس جو اصل متن مین تھے خارج ہو گئے اور ورس کے
ورس بدل گئے اوس جلسہ مین آپ نے تسلیم کر لیا یہہ کہا جاوے کہ
آپ اپنے دل مین تو دین عیسوی کے باطل ہونیکے مقر ہین اور انکی کتب
مقدسہ کو منسوخ و محرف بہی جانتے ہین اور ہرگز انکا آپ کو اعتبار نہین
لیکن صرف بسبب خواہش و غرض دنیوی کے آپ اس دین کو ظاہرا
بہتتے ہین اور اسی لئی ان محرف کتابون کے حامی بن رہے ہین
یا اسبات کا لحاظ کر کے کہ عمر بہر تو آپ کلیسہ لوتہرین کے مرید رہین
اور اب صرف کئی مہینے سے جو چرچ اف انکلنڈ مین داخل ہوگئے
ہین گمان کیا جاوے کہ اسمین بہی وہی غرض دنیادی سبب بڑی
ہو کیونکہ اب آپ کو انگلستان مین رہنے کا ارادہ ہے جیسا کہ مین نے
آپ کے دلی رفیق سے بہی سنا ہی یا اسکا سبب ایک اور امر خانگی ہو جیسا کہ
اور لوگ کہتے ہین یا اس مشہور قول المریض یتعلق بالغریق کے طرف

خیال کرکے یہہ کہا جاوے کہ آپ خود دہریہ ہین لیس اسی لیئے اونکو
بہی آپ اپنا ہی سا سمجہتے ہین اور اب آپ کی بعینہ وہی مثل ہے
کہ ہاتہون مہندی پیرون مہندی اپنے طمن اوروندیدی لیکن ازبسکہ
یہہ باتین مناسب نہین ہین اور خلاف داب تحریر و تہذیب ہین تو
اسواسطے مین آپ کی نسبت نہین لکہتا اور یہہ جو آپ فرماتے ہین کہ جنجے
ملت اسلامیہ مین ایسے لوگ ہین کہ ظاہر مین محمدی اور باطن مین دہریہ
ہین سو یہہ بہی آپکا حسن ظن ہے بہلا اونکو کس بات کا ڈر ہی کہ جو کچہہ
اونکے دلمین ہے سو علانیہ ظاہر نکرین ہان عیسائیون مین البتہ ہزار ہا لوگ
ایسے ہوگئے ہین چنانچہ جرمن اور فرانس اور امریکہ بلکہ خود انگلستان مین
بہی اس امر کا بڑا چرچا ہے اور چہپے چہپائیے تو ہندوستان مین بہی
بکثیرے ہین ـــــ اور استر اس کی کتاب کے بابت جو آپ لکہتے
ہین کہ میرے پاس اوسکے جواب مین ایک کتاب جرمنی ہے سو مقام
تعجب ہی کہ مجمع عام مین مباحثہ کے وقت مین نے اون بہت سے اعتراضون
مین سے جو ڈاکٹر استر اس صاحب نے کیئے ہین صرف ایک ہی اعتراض
پیش کیا تہا یعنے جو ورس ۱۷ باب اول متی مین ہے تہا اور آپ نے

اوسکا کچھہ بہی جواب نہ بن پڑا بجز اِس اقرار کے کہ غلطی کچھہ اور ہے اور تحریف کچھہ اور لیکن شاید آپ یہہ عذر کرین کہ بسبب رعب مجمع کے میرے موہنہ سے جواب اوسکا نہ نکل سکا تو خیر اب سہی مین چند اعتراض جو ڈاکٹر استر اس صاحب نے فقط اول ہی باب متی پر کئے ہین لکھتا ہون آپ اونکا جواب جرمنی کتاب سے مہربانی کر کے لکہہ بہیجئے **اول** یہہ کہ ورس ۱۷ باب اول متی مین یون لکہا ہے کہ سب پشتین ابرہام سے داؤد تک چودہ پشتین ہین اور داؤد سے اوس وقت تک کہ بابل کو اوٹہہ کر چلے گئے چودہ پشت ہین اور بابل کو اوٹہہ جانے سے مسیح تک چودہ پشت ہین پس اِس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس نسب نامہ مین چودہ چودہ پشتونکی تین قسمین ہین حال آنکہ یہہ غلط ہے اِس لیئے کہ اگر سب نام گنے جاوین تو حضرت ابراہیم سے حضرت داؤد تک تو البتہ جب چودہ ہوتے ہین کہ حضرت ابراہیم اور حضرت داؤد دونون اسی قسمت اول مین داخل ہون اور قسمت دوم مین یہکنیا کو لیکے پورے ہوتے ہین لیکن قسمت سیوم مین سب نام حضرت عیسی سمیت صرف تیرہ ہین پس متی نے سہو سے ایک نام چہوڑ دیا کس لیئے

کہ کاتب کے سہو کا تو گمان نہین ہو سکتا اِسلئے کیپور فری نے بھی یہہ
اعتراض کیا تھا **دوسرا** یہہ کہ قسمت دوم مین جو حضرت سلیمان
سے شروع اور یکنیا پر ختم ہوتی ہے متی چودہ پشتین بتلاتا ہے
حالآنکہ تواریخ کی اول کتاب کے باب تیسرے کو ملاحظہ کرنے سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ اوسی زمانہ یعنے حضرت سلیمان سے یکنیا
تک ۱۸ پشتین ہوئی ہین اور اسی باب مین نیومن صاحب تاسف
کے راہ سے کہتا ہے کہ دین عیسوی مین ایک اور تین کو ایک ماننا پڑا تھا اب
۱۸ اور ۱۴ کو بھی ایک ہی کہنا پڑا کیونکہ کتب مقدسہ مین تو غلطی کا
احتمال ہو ہی نہین سکتا **تیسرا** یہہ کہ متی ورس ۸ مین
عوزیا کو یورام کا بیٹا لکھتا ہے حالآنکہ وہ اوسکے پڑپوتے کا بیٹا ہے اور حبیب
متی نے غلطی سے تین بادشاہون کو چھوڑ دیا ہے جیسا کہ ورس ۱۱ و ۱۲ باب
۳ کتاب اول تاریخ سے ظاہر ہے **چوتھا** یہہ کہ ورس ۱۱ مین متی
نے یکنیا کو یوشیا کا بیٹا لکھا ہے حالآنکہ وہ اوسکا پوتا تھا اور بیٹا بھی
متی سے ایک نام چھوٹ گیا **پانچوان** متی نے یکنیا کے بھائی لکھے ہین
حالآنکہ عہد عتیق کی کتابون سے اوسکا کوئی بھائی ثابت نہین ہوتا

بلکہ وہ اپنے ماباپ کا اکلوتا بیٹا تہا البتہ اوسکے باپ کے تو تین بہائی تہے
چہٹا متی زوربابل کو شلتائیل کا بیٹا لکہتا ہے حال آنکہ وہ اوسکا
بہتیجا اور فدایا کا بیٹا ہے **ساتوان** متی نے ابیود کو زوربابل کا
بیٹا لکہا ہے حال انکہ اوسکے بیٹون مین یہہ کسی کا بہی نام نتہا پس جب
ایک نسب نامہ مین جناب متی نے اتنی غلطیان کی ہون تو اونکی کتاب
مین تو خدا جانے کتنی غلطیان ہونگی لہذا استراس صاحب کہتے ہین کہ جب
یہہ ثابت ہوا کہ مورخ کی تحقیق مین فتور ہے تو اوسکا کلام قابل اعتبار
نہین سوا اسکے استراس صاحب نے نسب نامہ پر اور بہی اعتراض
کئے ہین مگر بسبب خوف طوالت اتنے ہی پر اکتفا کیا گیا ہے آپکے
اخلاق سے امیدوار ہون کہ اسکے جواب سے مطلع فرمائیے
اور یہہ جو آپ نے لکہا کہ اسپرنگر صاحب کی کتاب پر جو اعتراض ہون
اوسپر نشان دیجئے اونکے جواب وہانسے طلب کئے جاوینگے
سو اسمین بہی بندہ کے نزدیک کوئی فائدہ متصود نہین ہے
اسلئے کہ جب ہم لوگون نے آپکی کتب مقدسہ کو بے سند ثابت کر دیا
اور اوسمین غلطیان فاحش ظاہر کر دین کہ جنکو آپ نے بہی مان لیا

اور ایسا ہی میزان حق کی وہ عبارتین جو نسخ سے متعلق ہین اور اول
خط مین اونکی نقل لکھی گئی ہے خلاف واقع ثابت کردی گئیں تو آپنے
اوسکے جواب مین سوا سے لفظ خیر کے کیا کہا پس ڈاکٹر اسپرنگر صاحب سے
بھی یہی توقع ہے ـــــ اب ہمارے آپکے بنی نوع ہونیکے حقوق ہمکو اس
مرحلہ پر لاتے ہین کہ ہم محبت دلی اور رحم کی راہ سے دو ایک بات آپ
سے کہین اور امیدوار ہین کہ آپ اوسے مانین اور وہ یہہ ہین کہ آپ
جو اپنے دین کو حق اور سب ادیان کو ناحق جانکر ایک زمانہ کے ساتھ برسر
پرخاش ہین اور کسیکے روبرو آپ کی بات کو فروغ نہین ہوتا اور نہ آپ
کے دلائل فروغ پانے کے لائق ہین حتی کہ بت پرستون پر بھی آپ کے
دلائل حجت نہین ہوسکتے سو آپ کا یہہ قول و فعل محض لایعنی اور غیر مفید ہے
اور یہہ بات صرف ہم ہی نہین کہتے بلکہ بعض عیسائی بھی ایسا ہی کہتے
ہین اور مشنریون پر ہنستے ہین چنانچہ آپکو بھی معلوم ہوا ہوگا اور
یہہ بھی آپ خوب جانتے ہیں کہ مشنریون نے جو دھوم اوٹھائی تھی اور
اہل اسلام اونکی طرف التفات نکرتے تھے تو یہہ بات محض اسلیئے تھی
کہ اونکے ہذیان کو بیہودہ سمجھکر چپ ہو رہتے تھے اب جو حد سے متجاوز

ہوا تو ان لوگون نے بہی کمر باندہی اور جواب کے لئے مستعد ہوئے چنانچہ
چند کتابین اپ کی نظر سے گذری ہین اور بعض اور گذرنے والی ہین
لیکن مین تعجب کرتا ہون کہ آپ اپنی بہولی بہیڑیون کو چہوڑ کر دوسری
طرف کیلئے متوجہ ہوئے ہین آپ کے وطن مین (جنکا حق آپکے ذمہ
زیادہ ہے اور بموجب قول جناب مسیح علیہ السلام انکی ہدایت آپکے
ذمہ پر ہے) بہت سے ایسے لوگ ہین جو خدا کو بہی نہین جانتے اور
نہ مسیح اور موسے علیہما السّلام کو پس آپکو بموجب اپنی کتاب کے انکی
ہدایت کی طرف مشغول ہونا چاہئیے اور بیچارے غریب مسلمانون سے ہات دہونا
محبت کی راہ سے عرض کرتا ہون کہ بحث کے بہانہ سے دوسرے لوگون کو
سخت باتین کہنی بہلے مانسون کا کام نہین ہے نہین تو پہکر لڑنے کے لئے
بازاری لوگ بہت ہین علماء کو خدا نے علم کے جہت سے فضیلت دی ہے
انکو اپنی زبان سے حکمت اور مصلحت کی باتین نکالنی چاہین نہ بیہودہ
اور نالائق ورنہ بموجب مثل مشہور کے جواب ترکی بترکی اقتدا او جو کچہہ فرمائیگا
ویسا ہی عرض کیا جائیگا +

الراقم بندہ ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب مرقومہ یکم جون سنہ ۵۴ ع

جناب ڈاکٹر صاحب مشفق مخلصان محمد وزیر خان صاحب سلامت

بعد واجب عرض یہہ ہے کہ نامہ نامی مورخہ یکم جون پہنچا اور بندہ اسکے
مضمون سے آگاہ ہوا جناب کی اس بات سے کہ آپ نے پادرین اور
اسٹراس وغیرہ منکرین کی کتابون کے حق مین فرمایا ہے کہ

میری معتقد علیہ اور میرے نزدیک معقول نہین ہین ———

مین بہت خوش ہوا اور آپ کے اس اقرار سے میرا وہ شبہ کہ
انکی تصنیفات آپ کے نزدیک معقول ہین دور ہوا مگر یہہ کہ مین اس
شبہ مین پڑا تہا کچہہ تعجب نہین کیونکہ آپ کے خط سے مجہے ویسا ہی
معلوم ہوا تہا اور کیون نہو آپ نے تو اول ان منکرین کو ہی علماے
مسیحیہ کہا پہر آپ لکہتے ہین کہ اگر سامی جناب مطالب و مضامین
مندرجہ کتب مذکورہ را با مطالب و مضامین کتب مرسلہ حال مقابلہ
کردہ از عدل و انصاف نمی گذشتند الخ پہر آپ کہتے ہین کہ ———
میخواہم کہ براہ مہربانی بہ نیت احقاق حق بسیر و مطالعہ کتب مرقومہ بالا
بردارند الخ پہر خط کے آخر مین ہی کہ ——— از روی خیرخواہی مصلاح
میدہم کہ اگر کتاب ڈاکٹر اسٹراس صاحب در اردو ترجمہ فرماشند

بسا مفید خواہد شد شاید یہ الفاظ جناب کو یاد نہ ہے لیکن میری دانست میں
ان الفاظ سے کہ آپ نے بے تعین اور بے تشخص لکھے کوئی اور بات
صادر نہیں ہوتی مگر یہہ کہ ان سب مصنفین کی کتاب آپ کے نزدیک
معقول ہین خیر اب تو معلوم ہوا کہ انکی کتب آپ کے نزدیک معتقد علیہ
نہیں پس میرا مطلب حاصل ہوا آپ خط مرقومہ حال مین لکھتے ہین
کہ اب کون امر مجہے مانع ہو سکتا ہے کہ مین بہی اس جہت سے
کہ ان کتابون مین جو آپ نے میرے پاس بہیجی تہین بہت سی
باتین الحادکی نہین اور آپ ان کتابون کو معقول سمجہتے ہین آپکو
ملحد تہیرون الخ آپکا یہہ مسئلہ صرف اسوقت درست ہو تا کہ میری
بہیجی ہوئی کتابونمین ایسی باتین ہوتین کہ مسیحی اعتقاد سے برخلاف
ہون لیکن جو جو اکثر اسیر شکر صاحب نے محمد اور قرآن سکے ابطال
مین لکہا ہے اگرچہ آپکے نزدیک الحاد ہے اصل ہو مگر انجیل اور
مسیحی اعتقاد سکے موافق اور مطابق ہی مگر ان منکرین کی کتابون مین
جنکی نشاندہی آپنے کی بہت ایسی باتین ہین کہ دین محمدی سے
بہی برخلاف ہین لہذا وہ شخص جسنے انکو معقول جانا پہر محمدی نہ رہا

ت

پس آپ کا مسئلہ بیجا اور بیموقع نکلا ——— اور یہہ جو آپ نے ان اعتراضا
ت کے جواب مجہسے درخواست کیئے جنکو ڈاکٹر استراس صاحب
نے متی کے نسب نامہ کے حق مین وارد کیا ہی اسکا جواب یہہ ہے
کہ ایسے شخص کے اعتراضات کے جواب جو آپ کے نزدیک بہی
معقول اور معتبر نہین ہین کسواسطے آپ کو لکہون یا جہ منی کتابون سے
نکال ڈالون جب وہ معتبر و معتقد علیہ ہی نہین تو اسکے اعتراضات کا
بہی یہی حال ہوگا اور اگر آپ تعصب کی راہ سے یا کسی اور سبب سے
کہو گے کہ صاحب کی اور بات تو میری معتقد علیہ نہین مگر یہہ میرے
نزدیک معقول ہے تو بات یہہ ہے کہ جناب اول ثابت کیجئے اور
بتایئے کہ مسیح کا نسب نامہ جیسا کہ اب متی کے پہلے باب مین مرقوم
ہی اسی طور پر اُس انجیل مین نہین ہے جو محمدؐ کے وقت مین تہی
اور جسکو قران مین انزل من اللہ کہا ہے اگر اسمین اور طرح کی ہے
تو بات تمام ہوتی پہر کیا جواب چاہیئے اور اگر اس انجیل مین بعینہ
ویسا ہی ہے جیسا آپ کی انجیل مین تو پہر محمدی کو بہی یقین ہوگا
کہ متی حواری نے کچہہ خلاف نہین لکہا بلکہ ڈاکٹر استراس صاحب نے

غلط سمجھا ہے ـــــ اور اور بات جو آپ نے خط مذکور مین مسطور کی ہین انکا جواب یہہ ہی کہ وہ باتین ایسی نہین ہین کہ ان پر کچھہ توجہ اور جواب چاہیے فقط

الراقم کشیش فنڈر صاحب ۴ جون سنہ ۱۸۵۴ ع

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فنڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے آپ کا خط مورخہ ۴ جون سنہ حال پہنچا مجھے کمال حیرت ہے کہ آپ نے میرے دونون خطون کے جواب مین مضمون مثل مشہور سوال از آسمان جواب از ریسمان کو خوب ہی نبھایا ہے یعنی آپ نے میری ایک بات کا بھی جواب نہ دیا بلکہ صرف اپنی ذکاوت کے اظہار کے لئے میرے خط اول کے دو تین جملہ نقل کر کے یہہ لکھا کہ آپ اُنکے سبب سے دہوکا کہا کے یہہ سمجھہ گئے تھے کہ مین اُن کتابون کو اپنا معتقد علیہ جانتا ہون حال آنکہ یہہ مطلب کسی طور پر اُنسے نہین نکلتا آپ نے اپنی خوش فہمی سے جو کچھہ چاہا سمجھہ لیا کیونکہ جو کچھہ مین نے اُنکے باب مین لکھا تھا سو محض آپ کے الزام دینے کے لئے لکھا تھا نہ یہہ کہ العیاذ باللہ مین اُن کتابون کا

زیراکه وجوهاتیکه بعض علما درباب قدامت این نسخه پیش کرده اند آنهمه را میکاَلس رد میکند و میگوید که اگر این وجوه درست تسلیم کرده شوند تاهم بر اصل نسخ قدیمه صادق خواهند آمد که ازان این نسخه نقل برداشته شده است نه برین نسخه و آنچه پادری صاحب ذکر ترجمه بابهاء سریانی ولاطینی و کاپٹی و ارمنی نموده حواله جلد دوم هارن صاحب کرده اند پس این معامله عجب حیرت افزا است چراکه در ترجمه سریانی نامه دوم پطرس و نامه یهودا و نامه دوم و سیوم یوحنا و مشاهدات یوحنا مفقود است و در س ۲ باب ۸ نامه اول یوحنا و از ورس ۲ تا ۱۱ باب ۸ انجیل یوحنا هم دران نیست چنانکه هارن صاحب در صفحه ۲۰۶ و ۲۰۷ جلد دوم نوشته است و لارڈنر در صفحه ۳۲۳ جلد چهارم کتاب خود میگوید که مشاهدات یوحنا در قدیم نسخه های سریانی نبوده است و بارهی بریوس و یعقوب بران شرح هم ننوشته اند و ای بد جسبو نیز در فهرست خود نامه دوم پطرس و نامه دوم و سیوم یوحنا و نامه یهودا و مشاهدات یوحنا را فرو گذاشته است و همین رای دیگر سریانیان است و ڈاکٹر بلسن میگوید که کلیسهای سریا نامه دوم پطرس و نامه دوم و سیوم یوحنا و نامه یهودا و مشاهدات یوحنا را تسلیم نمی کردند و کلیسهای عرب نیز همین حال داشتند باز هارن صاحب در صفحه ۴۶۳ جلد چهارم بابت ترجمه لاطینی مینویسد

که از صدی پنجم تا پانزدهم دران بسیار خرابیها و الحاقات شده اند و در صفحه
۴۶۷ میفرماید که اینهم ضرور در یاد داشته شود که هیچ ترجمه مثل ترجمهٔ لاطینی خراب
نکرده شده است ناقلان آن بکمال بی احتیاطی فقرات بعض کتابهای عهد جدید
در دیگر درج کردند و عبارت حاشیه را بمتن در آوردند و لارڈنر بصفحه ۴۸۵
جلد چهارم مینگارد که نامهٔ فلیمان را بعض کسان واجب التسلیم نمی دانستند
پس چون حال ترجمه ها چنان باشد که در ترجمهٔ سریانی نامهٔ دوم پطرس و نامهٔ
یهودا و نامهٔ دوم و سیوم یوحنا و مشاهدات یوحنا نباشند و بسیار درسها
دران یافته نشوند و در ترجمهٔ لاطینی خرابیها، اقسام و الحاقات کرده شوند بلکه
درین ترجمه نسبت بترجمه های دیگر زیاده تر خرابی شده باشد قول پادری صاحب که آن ترجمه ها
از ترجمهٔ حال بالکل مطابق هستند چه پوچ و لغو بر آمد افسوس که پادری صاحب
اخفاء امر حق میکنند برای مغالطه دهی مردمان و مفاد خود چه سخنهای ناروا
و نامناسب میفرمایند خدا تعالی ایشان را راه راست نماید و از تعصب بیجا ها
الحاصل ازین وجوه و دلائل بخوبی ثابت شد که این مجموعهٔ عهد جدید مستعملهٔ حال
هرگز بملک عرب بدین صفت نبود آنچه پادری صاحب در باب اختلاف کوڈکس
اسکندریه نوس و کوڈکس واطیکانوس نوشته اند عین عبارت شان را بغیر حک نقل کردم پیش مقام

و نسخے ہست از سخنان نا راست و غیر حق ایشان من میگویم کہ ہرگاہ پادریصاحب
تسلیم کردند کہ درین نسخہا زیادہ تر اختلاف قراءت و نقل ہست نسبت بہ
نسخہاء دیگر پس میان قول ما و قول پادریصاحب چہ فرق ہست فاما تخصیص
نسخہاء انجیل پس دعوی ہست بلا دلیل زیراکہ لفظ ما نسکریپت یعنے نسخہ لفظ
عام ہست دران تخصیص انجیل نیست و اگر بالفرض خاص کردہ شود تخصیص با
عہد جدید ہیچگونہ نمیتواند شد بلکہ عہد عتیق و جدید ہر دو دران شامل خواہند بود
و آنچہ پادریصاحب مینویسند کہ من اقوال لونہرد کالون را خلاف فہمیدہ
و دران مبالغہ کردہ ام پس صرف از زبان گفتن پادریصاحب فائدہ نمی بخشد
اگر من مبالغہ کردہ بودم می بایست کہ بدلائل ثابت میکردند **قولہ** زین
جناب حق گفتند الخ **اقول** عجب تماشائیست ہرگاہ ما در خط سیوم و چہارم
ثابت کردیم کہ از کلام مجید ہرگز ثابت نمیشود کہ ہمین مجموعہ عہد جدید بحضرت عیسی
وحی کردہ شدہ بود و نہ این عقیدہ اہل اسلام ہست و باز در این خط نیز باقوال
علماء مسیحیہ بخوبی تمام بپایہ ثبوت رسید کہ کلیسیا یانی جمیع کلیہا عرب ؟ کتابہا
این مجموعہ را مسلم نمیداشتند و نہ این کتابہا در نسخہ شان بودہ اند پادر
صاحب از آیات کلام مجید در باب این تمامی مجموعہ چگونہ استدلال میکنند

طرفه تر اینکه از راه جسارت و جرات میگویند که ما نمی دانیم که مفسران
این آیات را چه تفسیر میکنند و از تفسیر ایشان ما را کار هیچ نیست الخ بیچاره
هندیان همین سخن را میگویند که چهوٹا موںهه بڑی بات البته تفسیر مفسران که
تمامی عمر خود را در تحصیل علوم عربی صرف کرده اند از قول پادریصاحب که
در زبان عربی مرتبه طفل ابجد خوان هم ندارند نزد دانشمندان بمدارج افضل
و اعلی و اجب التسلیم است قطع نظر ازین اگر همین قرار خواهد یافت که در امر
تسلیم اقوال مفسرین ضرور نباشد پادریصاحب را از دین خود دست شستن
خواهد افتاد و هیچ سخن ایشان پیش نخواهد رفت و آن آیات را که تاویل کرده
مفید خود قرار داده اند قطعاً زائل و مستاصل خواهند گشت مثلاً در ورس ۳۲
باب ۱۳ انجیل مرقس قول حضرت عیسی بدین طور منقول شده است و حقیقت
آن روز و آن ساعت سوای پدر نه ملائکه آسمان و نه فرزند هیچکس مطلع نیست
و در همان انجیل در ورس ۲۹ باب ۱۲ میفرمایند الرب الہنا رب واحد باز در
ورس ۲۸ باب ۱۴ انجیل یوحنا حضرت عیسی چنین میفرمایند که پدر من از من
بزرگ است باز در ورس ۱۶ باب ۱۹ انجیل متی میفرمایند که تو مرا خوب تر
میگوئی زیرا که خوب تر نیست مگر واحد یعنی خدا باز در ورس ۱۷ باب ۲۰ انجیل یوحنا

میفرماید که من پیش پدر خود و پدر شما و خدای خود و خدای شما خواهم رفت و باز
در باب پنجم همان انجیل فرموده است که من از خود هیچ نمیتوانم کرد پس اکنون
ما نمیدانیم که مفسرین این ورسها را چگونه بیان کرده اند و از تفسیر ایشان
ما را کار نیست زیرا که مضمون ظاهر و آشکار است مگر اینقدر میدانیم
اگر درین الفاظ مضمونی هست البته همین است که حضرت عیسی بشر بودند و
علم غیب نداشتند و علم قیامت بحضرت شان نبوده است و خدا از ایشان
بزرگ است که پروردگار او شان و جمله کسان است و از لفظ پدر هیچ تخصیص حضرت
عیسی نمیتواند شد بلکه خود حضرت عیسی خدا تعالی را بوجهی که پدر خود میگویند
بهمان وجه پدر دیگران هم میگویند و همین طور در ورس ۲ باب ۳ متی قول حضرت
یحیی مرقوم است که توبه کنید زیرا که بادشاهت آسمان نزدیک شد ازین
ورس عیسائیان فهمیده اند که حضرت یحیی درین مقام بشارت حضرت عیسی
میدهند که بعد ایشان آمدند و در ورس ۱۷ باب ۴ متی همین طور قول حضرت عیسی
منقول است که توبه کنید زیرا که بادشاهت آسمان نزدیک شد پس ما نمیدانیم
که این را مفسرین چه معنی کرده اند و نه از تفسیر ایشان ما را غرضی هست اگر معنی
هست همین است که چنانکه حضرت یحیی بدان الفاظ بشارت حضرت عیسی را

بودند حضرت عیسی نیز بهمین الفاظ بشارت آنحضرت صلے الله علیه وسلم
دادند و در انجیل یوحنا سوال فروسیان از حضرت یحیی چنان مذکور است
که ایشان پرسیدند که تو کیستی آیا مسیح هستی حضرت یحیی جواب دادند نه
باز پرسیدند آیا تو آن نبی هستی گفتند آن نبی هم نیستم درینمقام معلوم نیست
که مفسرین این را چه تاویل میکنند و از تفسیر و تاویل شان مارا کاری نیست هم
اگر معنی همین است که از نبی آنحضرت صلے الله علیه وسلم مراد هستند **قوله**
عیسائی همان است که جمله تعلیمات انجیل تسلیم میکنند الخ **اقول** اولا این جمله
از سخن ما نیست زیرا که ما نوشته بودیم که بیشتر فرقها پادریصاحب و رومن کاتهلک
وغیره عیسائی نیستند پادریصاحب کتب شب جویلی وغیره لحظه مطالعه کنند
و فرقه پروتستنت در زمانه متبرکه آنحضرت صلے الله علیه وسلم خود نبوده اند یا عیسائیان
آن زمان کدام مردمان هستند دوم ازین جواب مطلب پادریصاحب نیز نمی برآید
زیرا که ما می بینیم و این سخن اظهر من الشمس است که در تعلیمات و مسائل فرقه
پروتستنت و رومن کاتهلک و گریک وغیره اختلاف و تفاوت بسیار است
مثلا رومن کاتهلک و رعشا سی ربانی قائل بحضوری حضرت عیسے هستند و آنرا
سجده کردن فرض میدانند و هرکه از ان انکار کند او را مبتدع میگویند و

پروٹسٹنٹ ہمچو امور را بت پرستی می نامند و علی ہذا القیاس ہر فرقہ مسیحی
ہمین دعوی میکند کہ صرف ما مردمان بر تعلیمات انجیل عمل میکنیم و باقیہ
دیگر فرقہ ہا گمراہ ہستند چنانچہ فرقہ ایرین و نسطوریہ و یعقوبیہ وغیرہ ہمین
دعوی میکنند حال آنکہ اینہا ہمہ مبتدع نامیدہ میشوند پس ہرگاہ بحکم
کلیساء روم این فرقہا مبتدع قرار دادہ شدند پس بکدام رو بحکم ہمان کلیسا
فرقہ پروٹسٹنٹ مبتدع قرار دادہ نشود **قولہ** و اسپینوزہ یہودی بود و
بسبب بے ایمانی خود از جملہ یہودیان خارج کردہ شد الخ **اقول** ما ستم نکردہ
ایم بلکہ پادری صاحب ستم کردہ اند کہ بار قصداً غیر حق دروغ نوشتند کہ اسپینوزہ
را یہودی نوشتند و از مسیحیت او انکار کردند پادری صاحب در سائیکلوپیڈیا
پینی ملاحظہ کنند کہ دران مرقوم ہست کہ اسپینوزہ عیسائی شد و نام او بارو
نہادہ شد ولیکن بعد عیسائی شدن خود را بینی ڈکٹ مسیحی نامید و در
انسائیکلوپیڈیا بریٹینیکا مرقوم ہست کہ اسپینوزہ مسیحی شد و در کلیسیاء لوتھر
و کالوین میرفت **قولہ** و آنچہ جناب در باب نسب نامہ جواب من نوشتہ اند الخ
اقول ما ہیچ بیجا ننوشتہ ایم بلکہ جواب ہای پادری صاحب خود بیجا ہستند
و ایشان صرف قلم را تکلیف دادند و کاغذ را خراب کردند چنانچہ این امر ہم

مشخص بیننده خطاء اصح و آشکار خواهد شد و آنچه پادری صاحب مینویسند که
هرگاه قسمت دوم از نام داود علیه السلام شروع است چنانکه من بیان
کردم پس پشت اخیر یعنی پشت چهاردهم یوشیا است و یهکینیا پشت اول
از قسمت سیوم است صریح خلاف واقع است زیراکه در ورس ۱۱ باب ۱
متی مرقوم است که یهکینیا پسر یوشیا و برادرانش زمان رفتن بابل بوجود آمده
بودند پس اگر یهکینیا اول شخص از قسمت سیوم باشد لازم آید که بر وقت رفتن
بابل یوشیا زنده باشد و دران روزها یهکینیا پیدا شده باشد حالانکه این هیچ
غلط است چراکه یوشیا بست سال قبل ازین مرده بود و یهکینیا هنگام قید شدن
و ببابل رفتن هشت ساله بود و چند ماه در یروشالم سلطنت کرده بود بنابرین بعض
مشکلات کلارک صاحب یهویاقیم پسر یوشیا را یک پشت قرار داده چهارده
کامل میکنند و مینویسد که کاتب میگوید که در ورس ۱۱ همین طور باید خواند که یهویاقیم
پسر یوشیا و برادرانش و یهکینیا پسر یهویاقیم بوقت رفتن بابل پیدا شدند اکنون
منصفان ملاحظه فرمایند که مصداق قول پادری صاحب که هرچه بقلم آمد نوشتند
کدام کس است و غور کنند که کدام کس قصداً اختلاف واقع بیان نموده است کدام
کس پیش نادانان سخن خود را فروغ دادن میخواهد **قوله** دوازدهم جناب در آغاز جلد

اقول نہیں کہ پادری صاحب تا دم واپسین خود بگفتن ہیچو سخنان غیر حق و خلاف واقع آمادہ ہستند واز چالاکیہای خویش باز نمی آیند انصاف منشان کہ خطوط ما خواہند دید خود انصاف خواہند کرد کہ از ما ہر دو دروغ گو کدام کس ست ایصاحبان چون ادمن برسید کہ ہرگاہ من در خط اولین خود پادری صاحب را صاف صاف نوشتہ بودم کہ اگر مرا معذور دارید از اخلاق سامی بعید نیست واگر بمقتضای انجام کار عہدہ خود خواہی نخواہی مباحثہ کردن ہیچو اہید الخ لیکن بگوئید کہ بانی این مباحثہ کدام کس ہست قولہ آنجناب در خط اولین خویش می نگارند کہ من جواب صاحب استفسار ہنوز نداد ام الخ اقول با وجود حل الاشکال جائے نمی فہیم کہ پادری صاحب بجوابہا کہ صاحب استفسار در خصوص مطاعن دادہ اند تعرضی کردہ باشند و ما در خط خود بسوی ہمین امر اشارہ کردہ بودیم آرے پادری صاحب بنا بر حفاظت خانہ خود شان اوراق چند سیاہ نمودہ اند و بران اعتراضات صاحب استفسار کہ در بارہ تثلیث و تحریف نوشتہ اند البتہ تعرضے نمودہ اند اما آن تعرض بعینہ بیان ست کہ پادری صاحب جواب خطوط نوشتہ اند و اینکہ پادری صاحب بقلم دادہ اند کہ نقل خط اولین کہ من درخواست آن نمودہ بودم نزد او شان نیست اکنون حاجت آن نیز باقی نماندہ ست زیراکہ

خط مذکور نزد ما برآمد الحمد لله علی احسانه که جواب تمامی مراتب مندرجه خط پادری
صاحب ادا شد و اینهم به پایهٔ ثبوت رسید که آنچه پادری صاحب در خصوص تحریر کلمات
غیر حق و ناراست بمن الزام داده اند محض بی بنیاد است بلکه مصداق آنهم خود
پادری صاحب بوده اند بنابرین اکنون برای ملاحظهٔ سامعین دو سه سخن دیگر مرقوم مینمایم
پادری صاحب در خط اخیر خود مرقومه ۱۶ اگست مینگارند که آنچه جواب ضروری خطوط
آنصاحب بود در خط اخیر من مرقومه ۱۴ اگست ادا شده است حالانکه آن امر ضروری که نسبتش
در خطوط خویش مرقومه ۲۷ جولائی و ۵ و ۱۴ اگست مکرر استفسار کرده بودم و در صفحهٔ ۱۰۹
شروع همین تردید مرقوم است از آن طرح داده هیچ جواب ننوشته اند و جه این طرح دادن
و جواب ننوشتن صرف همین است که نزد ایشان برای این معنی جوابی نیست اگر بودی لابد
مینوشتند و اینچنین دروغ صریح بر زبان نمی آوردند که گویا ایشان تمامی امور
ضروریم را جواب داده اند و این دروغگوئی محض برای این اختیار کرده اند که آنچه ایشان
درباره تصحیح گریسباخ و شولز نوشته اند و نقلش در صفحهٔ ۱۰۹ گذشته در آن دروغی چند
بر زبان آورده اند اول اینکه این قول پادری صاحب که تمامی نسخه جات از نزد یک وی در جمع
کرده شده غلط محض است زیرا که الحال نیز هزارها نسخه جات باقی هستند که گاهی نوبت
مقابله آنها نرسیده مثلاً در کتبخانه روم موسومه واتیکن انبارهای از نسخه جات

ومنجملہ آنہا صرف سی و چہار نسخہ مقابلہ کردہ شدہ اند علاوہ برین در کتبخانہ
کلان فلارنس ہزارہا نسخہ جات موجود اند ومنجملہ آن مقابلہ سی و چہار نسخہ
شدہ ہست و در کتب خانہ شاہی پارس کہ دو صد نسخہ اند منجملہ آنہا صرف
چہل و نہ بمقابلہ رسیدہ اند علاوہ برین بلاد چینی ذکر بسیار نسخہ ہا کردہ ہست
کہ از آنہا تا این دم احدے مطلع نیست چنانکہ ہارن صاحب در صفحہ ۹۵ ہم جلد
چہارم بتصریح بیان نکردہ ہست دوم اینکہ پادری صاحب میگویند کہ در ششصد
و ہفتاد و چہار نسخہ قریب سی ہزار اغلاط یافتہ شدند حالانکہ این کلام بدو وجہ
خلاف واقع ہست اولاً اینکہ گاہے مقابلہ ششصد و ہفتاد و چہار نسخہ نکردہ
شدہ ہست زیرا کہ ہارن صاحب در ہمان جلد و ہمان صفحہ مینویسد کہ تعداد جمیع
نسخہ جات عہد جدید کہ کلاً یا بعضاً بالیقین مقابلہ کردہ شدہ اند از چہار صد
متجاوز نبودہ ہست و باز در حاشیہ مینگارد کہ برو فیسر بیک کہ تعداد نسخہ ہای
مقابلہ کردہ شدہ از صفحہ ۲ ہم تا ۰۰ احصہ اول کتاب خود لیش نوشتہ ہست ۲۹۴
بودہ ہست و تعداد نسخہ ہائیکہ گریساخ برائے طبع انجیل خود مقابلہ کردہ ۳۵۵
نوشتہ نشب مارش کہ نسخہ جات خویش و میکائلس را باہم شمار کردہ ہست تعداد
آنہا ۴۶۹ ہست و باز ہارن در صفحہ ہم ۵ جلد دوم نوشتہ ہست کہ تعداد

جمیع نسخه جات عهد جدید که بما رسیده انخواه کامل باشند یا ناقص و مقابله
آنها کلاً شده باشد خواه بعضاً قریب با صد است مگر این تعداد جزو قلیل است
ازان تعداد نسخه جات که در کتب خانه ها موجود اند انتهی اکنون ملاحظه فرمائید که
۴۷ نسخه نوشتن پادریصاحب صریح دروغ است یا نه ثانیاً پادریصاحب
میفرمایند که گریسباخ و شولز دران نسخه جات قریب سی هزار اغلاط یافتند پس
این نیز سخنی است از سخنان دروغ پادریصاحب زیرا که هارن صاحب
مستند و معتبر ایشان در صفحه ۱۲۶ جلد اول و صفحه ۳۵۵ جلد دوم نوشته
است که گریسباخ یک لک و پنجاه هزار اختلاف عبارت برآورده و اگر پادریصاحب
در لفظ وغیره دیگر علما مصححین را نیز شامل می انگارند پس یاد دارند که ولٹیٹین
همچو اختلافات عبارت زیاده از ده لک جمع کرده است چنانکه در جلد ۹ انسائیکلوپیڈیا
برٹنیکا در بیان اسکرپچر مرقوم است و آنچه پادریصاحب بر مقابله نسخه جات قدیم
فخر کرده اند پس حال آن نسخه جات چه نویسیم که منجمله آنها در بعض ۲۲ ورس و در
بعض ۲ ورس و در بعض ۳۵ ورس و در بعض یک انجیل و در بعض چند اناجیل
و در بعض صرف نامه ها و در بعض صرف اعمال حواریین بوده اند پس چنین اوراق را
نسخه قرار دادن اینهم از قسم مغالطه بازی است و بس الحاصل ازین وجوه و

دلائل بر ہر شخص منصف مزاج و عاقبت اندیش بخوبی واضح و آشکار خواہد
گردید کہ این مجموعہ عہد عتیق و جدید بعینہ آن توریت و انجیل نیست کہ بر حضرت
موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہما السلام وحی کردہ شدہ بود و ذکر آنہا در کلام اللہ
آمدہ است زیرا کہ درین نسخہا آن کتب شامل اند کہ باتفاق علماء یہود و نصاریٰ
تصنیف حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ نیستند بلکہ مصنفین بعض کتب ا
منشاء فیہم ہم پیدا نیست علاوہ برین این امر نیز بدلائل ثابت گردید کہ مجموعہ
عہد جدید غیر الہامی است پس اندرین صورت این مجموعہ چگونہ آن انجیل میتواند شد
کہ ذکرش در کلام اللہ آمدہ است و بر حضرت عیسیٰ علیہ السلام وحی کردہ شدہ بود
و ہر لفظش الہامی بودہ قطع نظر ازین این امر نیز بخوبی ثبوت یافت کہ کلیسہ ہا
عرب و ہمچنین کلیسہ ہا نسوریانی ازین مجموعہ عہد جدید کتب چند را واجب التسلیم
نمی انگاشتند و نہ آن کتب در نسخجات ایشان موجود بودند و بعض فرق
مسیحیہ ازین مجموعہ اکثری را تسلیم نمیکردند اندرین صورت یادریصاحب
بکدام رو میفرمایند کہ ذکر این مجموعہ در کلام اللہ آمدہ است و ازین استدلال
میکنند کہ در آن وقت ہمین مجموعہ انجیل موجود و صحیح نیز بود زیرا کہ این امر خلاف
عقیدہ اہل اسلام است و خلاف کتب عیسائیہ نیز پس برایچہ سخن حجت کردن بقول

خود منصرح بودن کو سراسر خلاف باشد کار پادریصاحب است خلاصه
اکنون جواب جمیع سخنان پادریصاحب داده شد و سخنان بیجا و غیر حق اوشان بوجوه موجه باطل
و سخنان با وجه احسن ثابت شدند اگرچه بیان تمامی سخنان غیر حق و بیجای
اوشان نشده است لیکن آنچه مرقوم شده یقیناً برای این امر کافی و وافی است
که بر منصف و دانا انصاف حق گوئی اوشان ظاهر و عیان گردد و اگرچه ما در بعض
محل و موقع بعضے سخن سختی آمیز نوشتیم پس این براه خوشی و عداوت نبوده است
بلکه این چنین سختی پادریصاحب بر من واجب و لازم کردند فقط فی الجمله اگر در
گوشه دل پادریصاحب جای سخن محبت و دوستی باشد و این قول مرا طعن نفهمند
بس آرزو دارم که پادریصاحب از کتب محرفه و موضوعه خود دست بردار شده
و این دین پولوسی را جعلی و لباسی فهمیده از خداوند متعال استدعای هدایت
کنند و یقین کامل است که اگر پادریصاحب بصدق دل دعا خواهند کرد رب کریم
و غفور رحیم اوشان را براهے که نزدیکش پسندیده است هدایت خواهد نمود
الله تعالی ما را و اوشان را هدایت فرماید همین دعاء دلی ماست در حق پادریصاحب و بس الحال الکنون
که بفضله و عنایته از تردید خط پادریصاحب فراغت یافتیم بنابر اطلاع و آگاهی مسلمانان
سطرے چند مینویسیم مخفی نماند که پادری فنڈر صاحب در خطوط خویش هیچ که جواب

معتقد ہوں اور ہر دانشمند خوب جانتا ہے کہ جواب الزامی کا مطلب یہی ہوتا ہے
کہ جس قاعدہ کی بناء پر تم ہم پر اعتراض کرتے ہو اُسی قاعدہ یا اسکے
اصل الاصول کی بناء پر وہی اعتراض یا مثل اُسکے تم پر عائد ہوتا ہے
نہ یہہ کہ مفاد اُس جواب کا عین ہمارا عقیدہ ہو اور میرا بھی یہی مطلب تھا
یعنی جیسا آپ لوگ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں
واہی تباہی اعتراض کرتے ہیں ویسا ہی بلکہ اُس سے زیادہ آپکے
ہم وطن بھائیوں نے حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہما السلام
کی نسبت لکھا ہے پس جب آپ انکی کتابوں کو دیکھینگے تو آپ کی آنکھیں
کہل جائینگی اور آپ کو معلوم ہوگا کہ جو جواب آپ ان لوگوں کو دینگے
وہی جواب مسلمان لوگ بھی بدرجہ اولی آپ کو دینگے اور یہہ جو آپ
فرماتے ہیں کہ کیوں بہو آپ نے تو اول اُن منکرین کو بھی علمائے حق کہا
سو یہہ بحث لفظی ہے اگر ہم ایسی بحث کیا چاہتے تو آپ کے پہلے خط
میں بہتیرے لفظوں پر گرفت کرتے مثلاً کہتے کہ آپکو لفظ دہریہ کے
معنی بھی معلوم نہیں اسلیئے کہ آپ نے اُس لفظ کو ملحد کے معنی
میں استعمال کیا تھا حالانکہ ملحد اور دہریہ میں زمین آسمان کا

فرق سے ہے سو اس صورت مین آپ کا اعتراض قابل التفات نہین تاہم
آپ کی تشفی خاطر کے لیئے اتنا لکھتا ہون کہ جن باتون کے سبب سے
آپ اُن لوگون کو مسیحی نہین کہا چاہتے ہین وہی باتین بامثال اُنکے
اَور لوگون مین بہی تہین حال آنکہ اُنکو فرق مسیحیہ مین گنا ہے مثلاً
فرقہ بانیکیس یہہ عقیدہ رکھتا تھا کہ موسیٰؑ اور تمام پیغمبران عہد
عتیق کا معبود شیطان تھا یا فرقہ ابیونیہ جو پولوس مقدس کو
مرتد بتلاتا اور اسکے تمام خطون سے انکار کرتا تہا باوجود اسکے یہہ
دونون فرقہ فرق مسیحیہ سے گنے جاتے تھے غایت الامر یہہ ہے کہ
آپ ان لوگون کو بہی مبتدع کہینگے یا مصلح دین عیسوی آپ کے
پیشوا جناب ڈاکٹر مارتین لوتہر صاحب حضرت موسی کے حق مین
فرماتے تھے کہ وہ توجلادونکا سردار ہے ہم اُسکی نہ سنینگے وہ
تو دشمن عیسیٰ ہے اور احکام عشرہ سب بدعاتکی جڑہ ہین اور
نامہ یعقوب گہاس پہوس ہے یا جان کالوین صاحب آپ کے
دوسرے پیشوا پطرس حواری کے حق مین فرماتے تھے کہ اُسنے
کلیسیا مین بدعت بڑہائی اور آزادگی عیسوی کو خوف مین ڈالا

اور توفیق عیسوی کو دور پھینکا پس ان لوگون کو آپ باوجود ان
باتون کے صرف مسیحی نہین جانتے بلکہ مسیحیونکا پیشوا سمجھتے ہین
ایسی صورت مین اگر مین نے بھی ان لوگون کو مسیحیہ لکھا تو کیا
غضب کیا اور یہہ جو آپ فرماتے ہین کہ جو جو ڈاکٹر اسپرنگر صاحب
نے محمد اور قرآن کے ابطال مین لکھا ہے اگرچہ آپ کے نزدیک الحاد
اور بے اصل ہو مگر انجیل اور مسیحی عقاید کے موافق و مطابق ہے
مگر ان منکرین کی کتابون مین جنکی نشاندہی آپ نے کی ہے بہت
ایسی باتین ہین کہ دین محمدی سے بھی برخلاف ہین لہذا وہ شخص
جسنے انکو منقول جانا پیرو محمدی نرہا پس آپ کا مسئلہ بیجا اور بیموقع
نکلا سو یہہ بھی آپ کی سمجھ کی خوبی سے یہہ جواب آپکا اسوقت
پذیرائی کے قابل ہوتا کہ جب پہلے آپ یہہ ثابت کر لیتے کہ جواب الزامی
مین یہہ بھی لازم آتا ہے کہ مفاد اس جواب کا لکھنے والے کا عین عقیدہ
ہوتا ہے حالانکہ یہہ بات نہین ہے جیسا مین اوپر ذکر کر چکا ہون
لہذا جواب آپ کا محض بیجا اور مسئلہ میرا سچا ٹھہرا قطع نظر اسکے
ہم پوچھتے ہین کہ اگر اسی قاعدہ کی بنا پر آپ سے کسی کو بھی ہو

کہے کہ جو جو ہم حضرت عیسیٰ کی شان مین کہتے ہین گو وہ تمہارے
نزدیک الحاد اور بے اصل ہو لیکن یہودیون کے عقیدہ کے موافق
ہے یا ایک پارسی آپ سے یون کہے کہ جو جو ہم آپ کے دین اور
کتب مقدسہ کے ابطال مین کہتے ہین گو وہ آپ کے نزدیک بے
اصل و الحاد ہو لیکن ہماری کتاب اور عقیدہ مین ایسا ہی ہے
یا ہندو اگر کہے کہ جو کچھہ ہم آپ کے خلاف کہتے ہین گو وہ آپ کے
نزدیک بے اصل اور آپ کو برا معلوم ہو لیکن ہماری کتاب کی تعلیم
کے موافق ہے پس ان سب کا آپ سے کچھہ بھی جواب نہ ہو سکیگا
کیونکہ اس قاعدہ کی بناء آپ ہی نے ڈالی ہے اگر آپ سے کچھہ جواب
ہو سکے تو لکھئے اور مجھے کمال تعجب ہے کہ آپ میرے ہی سامنے انجیل
محرف سے جسکی تحریف کا اقبال تمجیع عام مین کئی روز گذرے کہ آپ
کر چکے ہین دلیل لاتے ہین اگر ایسا ہی سمجھا ہے تو خدا حافظ بہلا انصاف
کیجئے کہ کہین جعلی دستاویز بہی معتبر ٹھہری ہے اور بڑی حیرت کا
مقام ہے کہ پہلے تو آپ نے خط مین یون لکھا اور مسیحی علما سے ان کتابون
کے جواب برسون سے بخوبی ادا ہوئے ہین لیکن جب مین نے

تاکہ استراس صاحب کی کتاب سے یہ سات اعتراض جو متی کے پہلے ہی باب میں تھے نقل کئے تب آپ لایعنی حیلہ لاکر اُس سے طرح دے گئے اور جب کچھ بھی جواب نہ بن پڑا تو لاچار ہو کر یوں آئے کہ ایسے شخص کے اعتراضات کا جواب جواب کے نزدیک بھی معقول اور معتبر نہیں ہے اسواسطے آپ کو لکھوں یا جو متی کتاب سے نکال ڈالوں سو میں کہتا ہوں کہ یہہ مغالطہ آپ اُنکو دیجئے جنہوں نے آپ کی کتابیں نہ دیکھی ہوں یہہ دہوکے میزان الحق ہی تک ہو چکے اب سنبھل کر بات کیجئے ورنہ قلعی کھلیگی کیونکہ آج تک آپکے جواب کے لئے ہماری طرف سے کوئی متوجہ ہوا تہا بس جواب چاہتے کہا کرتے تھے لیکن اب ایسا نہ ہوگا آپکو لازم ہے کہ پہلے اُن سات اعتراضوں کا جواب دیجئے نہیں تو اس انجیل محرفہ و موضوعہ کی حمایت نہ کیجئے کیونکہ اعتراض مذکور کے جواب دینے میں آپ کا یہہ عذر کہ جب وہ معتبر اور معتقد علیہ ہی نہیں تو اُسکے اعتراض کا بھی یہی حال ہوگا ہرگز چل نہیں سکتا کیونکہ اُن اعتراضوں کو اُسکے عقیدہ سے کچھ علاقہ نہیں ہے بلکہ یہہ سب تو تاریخی غلطیاں ہیں یعنی استراس صاحب ثابت کرتا ہے کہ جناب متی تاریخ

لکھنے میں غلطی فاش کی ہے [illegible] لکھنا [illegible] خالی نہیں [illegible]
کیا کہ استراس ملحد اور [illegible] معقول [illegible] کے اعتراضوں کے
جواب تو ادا کیجئے اور یہہ کہہ دیا کہ [illegible] معقول ہے تو [illegible] اعتراض
بھی نامعقول ہونگے جواب نہیں ہے شاید آپ کی [illegible]
یہی جواب لکھا ہے سبحان اللہ خوب جواب ہے ایسا تو ہر شخص کہہ
سکتا ہے اور اب سے جو کچھہ آپ ہندؤں کے حق میں کہینگے وہی
یہی جواب دینگے کہ آپ کے اعتراض قابل [illegible] کے نہیں کیونکہ آپ
ہمارے دین کے خلاف ہیں اور ہم آپ کو برا سمجھتے ہیں پس اس
صورت میں آپ سے کچھہ جواب نہو سکیگا اور اگر آپ اسی پر بھی کچھہ
فرمائینگے تو وے لوگ استراس صاحب کے اعتراضات کو پیش
کرینگے پس وہ قول میرا کہ آپ کے دلائل بت پرستوں پر بھی حجت
نہیں ہو سکتے کیا درست ہے اور جو آپ استراس صاحب کے
اعتراضات کے جواب ادا کرنے سے عاری ہیں اور میں خوب جانتا ہوں
کہ آپ ان اعتراضوں میں سے ایک کا بھی جواب نہ دے سکینگے
اسلئے آپ عمداً اس سے اغماض کرکے یوں تقریر کرتے ہیں کہ جناب

اول ثابت کیجئے کہ مسیح کا نسب نامہ جیسا کہ اب متی کے پہلے باب مین
مرقوم ہے اسی طور پر اس انجیل مین نہین ہے جو محمد صاحب کے وقت
مین تہی اور جسکو قران مین انزل من اللہ کہا ہے سوا اسکے مین اور
تو آپ کی بڑی راست بازی یہہ ہے کہ آپ اس جملہ یعنی انزل من اللہ
کو قرآن کی طرف نسبت دیتے ہین حالانکہ یہہ لفظ کسی جگہہ قرآن
شریف مین نہین آیا پر بڑے غضب کی بات ہے کہ آپ انجیل اور
توریت مین تصرف و تحریف کرتے کرتے قران کی طرف بہی متوجہ
ہو گئے سو یہہ آپ کی خوش خیالی ہے اور اگر لفظ انزل من اللہ سے
یہہ بات مقصود ہے کہ یہہ کتاب اللہ کی اتاری ہوئی ہے تو خط اردو
مین عربی کی کیا ضرورت تہی دوسرے یہہ اعتراض وہی پرانا
اعتراض ہے جو آپ بار بار مجمع عام مین پیش کرکے اسکا جواب پاتے
ہین اور اسی باعث سے ہرچند یہہ اعتراض جواب کے قابل تو نہ تہا
پر آپ کی پاس خاطر سے کچہہ تہوڑا سا لکہا جاتا ہے ذرا کان دہر کے سنئے
اور تعصب کو چہوڑ کے اپنے دل منصف سے پوچہئے مین کہتا ہون کہ
آپ جو اس مجموعہ کو انزل من اللہ بتلاتے ہین اسکی دلیل کیا ہے

اسلیئے کہ قرآن مین صرف اتنا ہی ذکر آیا ہی کہ کلام جو حضرت عیسیٰ علیہ
پر نازل ہوا اسکا نام انجیل تہا نہ وہ تواریخ کی موضوعی کتابین جسمین
حضرت عیسیٰ کی موت اور صلیب وغیرہ کا قصہ لکہا انزل من اللہ
مین داخل ہو یا وہ کتاب جسکو آپ نے اعمال حوار یین نام رکہا ہے
اور اسمین حواریون اور اُنکے مریدون کے سفر و وعظ کا قصہ
مندرج ہے انزل من اللہ مین داخل ہو یا نامے پولوس کے جو بعد
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایمان لایا ہے اور حواری بہی نہین
اور اپنے نامون مین خانگی باتین لکہتا ہے آسی انزل من اللہ مین داخل
ہون جو حضرت عیسےٰ پر نازل ہوا تہا یا نامہ یعقوب کہ جسے تین سو
برس بلکہ قریب چار سو برس تک بہت سے علماء مسیحیہ نہین
مانتے تہے اور جناب مصلح دین عیسوی بہی اُسے کہا س سمجہتے
فرماتے تہے آسی انزل من اللہ مین داخل ہو جو حضرت
عیسےٰ پر نازل ہوا تہا یا مشاہدات یوحنا کہ جو چار سو برس تک
کلام الہی نہ مانا گیا بلکہ بعض قدماء عیسائی تو اُسے سرنتہس ملحد کی
تصنیف بتلاتے تہے اور ڈیونیسیئس بہی اُسکو یوحنا حواری کی

تصنیف نہین جانتا اور برد فیرای و الڈنے بہی خوب تحقیق سے
ثابت کیا کہ وہ یوحنا کی تصنیف نہین ہے آسی انزل مین الہ
ہین داخل ہو سبحان اللہ کیسی کتابین آپ حضرت
عیسے ہد کی سر تہوپے دیتے ہین اور طرفہ تر یہہ ہے کہ آپ
یہہ چاہتے ہین کہ ہم آن لوگون کی تصنیفات کو جنمین سے ایک کو
بہی نہ پیغمبر نہ صاحب الہام جانتے ہین خدا کا کلام کہہ دین اور یہہ
بات بینے اون لوگون کو غیر الہامی صرف ہم ہی نہین کہتے بلکہ عیسائی
لوگ بہی ایسا ہی جانتے ہین چنانچہ باسوبر اور لیافان لکہتے ہین کہ
روح القدس نے جسکی تعلیم اور مدد سے انجیل نویسون اور حواریون نے
لکہا ہے آنکے لیئے کوئی زبان نہین ٹہرادی ہتی بلکہ ادسینے اونکے
دلونمین صرف مطلب سمجہادیا اور غلطی مین پڑنے سے بچالیا اور
ہر ایک کو اختیار دیا کہ اپنے اپنے محاورہ اور عبارت مین اسکو ادا
کرے اور جیسے ہم آن پاک لوگونکی لیاقت اور مزاج کی موافق آنکی
کتابون مین محاورہ کا فرق پاتے ہین ویساہی وہ شخص جو اصل
زبان سے ماہر ہو گا متی اور لوقا اور پولوس اور یوحنا کے محاورہ

مین فرق پاونگا اور اگر روح القدس حواریون کو بشارت بتلاتا تو انکا
یہہ باعث ہرگز نہوتی بلکہ اسیحالتمین کتب مقدسہ مین سب ہرکتاب کا
محاورہ یکسان ہوتا علاوہ اسکے بعضے ایسے معاملے ہین جسمین الہام
کی حاجت بہی نہین مثلاً جب اون لوگون نے بچشم خود دیدہ یا معتبر گواہ
سے سنکر لکہا ہے جب لوقا نے انجیل کا لکہنا اختیار کیا وہ کہتا ہے کہ اوسنے
اون چیزونکا حال اون لوگون سے جو آنکہہ سے دیکہنے والے تہے سنکر
لکہا ہے اور اسلیئے کہ وہ سب چیزون سے واقف تہا اوسنے مناسب
جانا کہ وہ باتین پچہلی آنیوالی پشتونکو پہنچا دے حالانکہ مصنف جیسے
ایسی باتون کی خبر روح القدس سے ہوتی تو عادتاً یون کہتا کہ
جیسا مجہے روح القدس نے بتلایا ہے مین نے اون چیزون کا حال
بیان کیا پولوس مقدس کا ایمان لانا گو عجب آمیز اور خدا کی طرف سے
تہا لیکن پہر بہی اوس حال کے بیان کرنے کے لیئے لوقا کو پولوس
مقدس یا اسکے ہمراہیون کی گواہی کے سوا کچہہ ضرور نتہا اور اسی لیئے
اوسمین فی الجملہ فرق ہے لیکن کسیطرح کا تناقض نہین ——

اندریو اکسن کی چوتہی جلد مین رسالہ الہام کے اندر جو ڈاکٹر بینٹسن کے ہارڈنر
یعنے تفسیر سے لیا گیا ہے یون لکہا ہے کہ لوقا کا الہام سے نہ لکہنا
اوس سے جو وہ خود دیباچہ مین لکہتا ہے ظاہر ہے یعنے جیسا کہ اونہون
نے جو پہلے سے دیکہنے والے اور کلام کے وعظ کرنیوالے تہے ہمین بیان
کیا ویسا ہی بہتر ہے اون باتون کو جو ہمارے نزدیک یقینی ہین لکہنے
مین مشغول ہوئے اسلیئے مناسب جانا گیا کہ مین بہی ابتدا سے اون سب
باتون کو اچہی طرح دریافت کرکے تیرے لئے لکہون اور اسی بیان
کے موافق قدیم علماء کا بہی قول ہے ایرینوس لکہتا ہے کہ وہ چیزین جو لوقا
نے حواریون سے سیکہی ہین ہمین پہنچائین اور جیروم لکہتا ہے کہ لوقا
نے نہ صرف پولوس سے جسنے گوشت مین خداوند سے صحبت نہین پائی
بلکہ اور حواریون سے بہی انجیل کی تعلیم پائی ہے انتہی ـــ ہمیں دیکہئے کہ
یہہ لوگ مطلقاً لوقا کے الہام کے منکرین ہین اور جس حال مین لوقا کو
الہام نہ تہا تو اسی قاعدے کے بنا پر مرقس کی انجیل بہی بدرجہ اولی غیر
الہامی ہو گئی پس اب باقی رہین دو انجیلین کہ جنکو آپ اپنے زعم مین حواریون
تصنیف جانتے ہین سو اونکا بہی حال سن لیجئے کہ اونمین بہی سب الہامی

نہین ہے چنانچہ وہی موئف رسالہ الہام کا کہ جسکا ذکر ابہی ہوا ہے
یون لکہتا ہے کہ خود حواری لوگ جب وے دین کی بابت بولتے یا لکہتے تہے تو وہ
خزانہ الہام جو اونکو حاصل تہا اونہین درست رکہتا تہا لیکن وے انسان
اور ذوی العقول بہی تہے اور اونہین الہام بہی ہوتا تہا اور جسطرح اور
آدمی معاملات مین الہام بغیر عقل سے بولتے اور لکہتے ہین ویساہی وے
بہی عام معاملون مین بولا اور لکہا کرتے تہے اور پولوس مقدس
اسی لیئے بے الہام کے تمتہی کو یہہ حکم دے سکتا تہا کہ پانی مین تہوڑی
شراب ملالیا کر یا اپنی صحت بدن کی حفاظت کر جیسا درس ۲۳ باب ۵
نامہ اول تمتہی مین ہے یا تمتہی کو یون کہے کہ تو وہ لبادہ جسے مینے طراوس
مین قرفس کے یہان چہوڑا اور کتابین خاص کر چمڑے کے ورق
لیتا آئیو جیسا درس ۱۳ باب ۴ نامہ دوم تمتہی مین ہے یا فلیمان کو
یون کہے کہ تو اسی مین اسکے سوا ایک کوٹہری میرے لیئے طیار کر جیسا کہ
درس ۲۲ نامہ فلیمان مین ہے یا تمتہی کو یون لکہے کہ ارا سطس قرنت مین
رہا طرفیمس کو مین نے ملیطس مین بیمار چہوڑا جیسا درس ۲۰ باب ۴

باب ۱۴ نامہ دوم تمتہی بین ہے اور البتہ یہہ احوال معاملات کا میرا نہین
بلکہ پولوس مقدس کا ہے ورس ۱۰ باب ۷ نامہ اول گرنتہون مین لکہا
پر اونکو جنکا بیاہ ہوا ہے مین نہین بلکہ خداوند حکم کرتا ہے اور ورس ۱۲
مین کہتا ہے پر باقیون کو خداوند نہین مین کہتا ہون اور ورس ۲۵
مین اسطرح کہتا ہے پر کواریون کے حق مین کوئی حکم خداوند کا مجہہ پاس
نہین لیکن مین اپنی صلاح دیتا ہون الخ اور ورس ۶ باب ۱۶ اعمال مین
ہم دیکہتے ہین کہ جب اونہنے ایشیا مین وعظ کرنے کا ارادہ کیا اوسے
روح القدس نے منع کیا اور ورس ۷ مین یون ہے کہ اونہنے بتانیہ
مین جانے کا قصد کیا لیکن روح القدس نے منع کیا پس حواریون مین
کامون کے لئے دو اصول تہے ایک عقل دوسرا الہام ایک کی رو سے تو
عام کامون مین حکم کرتے تہے اور دوسرے کی رو سے دین عیسوی کے
باب مین اسیلئے یہہ واقع ہوا کہ حواری لوگ مثل اور لوگون کے اپنی
خانگی کامون اور ارادون مین غلطی کرتے تہے جیسا ورس ۳ و ۵ باب ۲۳
اعمال مین اور ورس ۴ و ۲۲ و ۲۸ باب ۱۵ رومیہ مین اور ورس ۵ و
۶ و ۸ باب ۱۶ نامہ اول گرنتہون مین اور ورس ۱۵ سے تا ۱۸

نامہ دوم کر تہون مین انتہی ـــــ اور یہی عقیدہ اور علما ہونکا بہی ہے
چنانچہ جمع کرنے والے تفسیر ہنری اور اسکاٹ کے اپنے جلد میں
اوسی تفسیر کے یون لکہتے ہیں کہ ضرور نہین کہ ہر لکہا
پیغمبر کا الہامی یا قانونی ہو اور اسلیئے کہ حضرت سلیمان نے بعض الہامی
کتابین لکہین یہہ ضرور نہین کہ جو انہون نے بطور تاریخ کے لکہا وہ بہی
الہامی ہو اور یاد رکہا جاوے کہ پیغمبر اور حواری خاص خاص مطلب اور
موقع پر الہام کیئے جاتے تہے انتہی ـــــ قطع نظر اسکے انجیل متی کا تو اب
صرف ترجمہ ہی باقی ہے اور موافق قول جیروم کے اوسکے مترجم کا نام
بہی معلوم نہین پس یہہ تو کسی صورت سے الہامی نہین ہو سکتی رہی
انجیل یوحنا کی سو اوسپر او لا یہی گفتگو ہے کہ وہ اونکی تصنیف ہے یا
نہین محقق برٹشنیڈر اور اسٹاڈلن اور فرقہ الوجین جو دوسری صدی
مین تہا اس انجیل کو یوحنا حواری کی نہین بتلاتے اور قرین قیاس
بہی یہی ہے کیونکہ جب دوسری صدی مین لوگون نے اس انجیل سے
انکار کیا تہا تو اونکے جواب مین کہین ارینوس نے یہہ نہین کہا کہ پولی کارپ
سے مجہے یہہ خبر پہنچی ہے کہ یہہ انجیل یوحنا حواری کی تصنیف ہے حالانکہ

اریینیوس پولی کارپ کا شاگرد ہے اور پولی کارپ یوحنا حواری کا
مرید ہیں اگر یوحنا کی تصنیف ہوتی تو پولی کارپ کو ضرور معلوم ہوتا اور وہ
اریینیوس کو بتلادیتا کیونکہ مقام تعجب ہے کہ اریینیوس ذرہ ذرہ سی بات پولی
کارپ سے بار بار سینے اور اس امر مین ایکدفعہ بہی مذکور نہ آوے پس ظاہر
ہوا اثکار سے کہ پولی کارپ کو ہرگز معلوم نہتا کہ یہہ انجیل یوحنا کی ہے اور نہ
اوسنے اریینیوس کو اسکی خبردی ور نہ اریینیوس منکرین کے مقابلہ مین
یہہ سند ضرور پیش کرتا حالانکہ ایسا نہین ہوا تو اب ثابت ہوا کہ یہہ انجیل
یوحنا کی تصنیف نہین ہے اور حق وہ ہے جو برشنیڈر اور اسٹاڈلن
کہتے ہین لہذا یہہ انجیل بہی غیر الہامی ہے علاوہ اسکے اگر بفرض محال آپکے
خاطر سے یہہ مان ہی لیا جاوے کہ یہہ حواریون ہی کی لکہی ہوئی ہین تب
بہی انکے لکہنے مین الہام کی حاجت نہتی کیونکہ اونکے مولفون نے اپنی
آنکہہ کا دیکہا یا سنا ہوا معاملہ لکہا ہے اور باسوبرا ور لیقافان کا قول
لکہ چکا ہے کہ جب حواری بچشم خود دیدہ یا معتبر گواہون سے سنکر
لکہتے تہے تو اونہین الہام کی حاجت نہتی پس جب یہہ چارون انجیلین
موجودہ حال غیر الہامی ٹہرچکین تو رسالہ اعمال حوارین بہی بدرجہ اولی

غیر الہامی ہو گیا اسلئے کہ وہ بہی لوقا کی تصنیف سے اور لوقا مرد غیر
الہامی تہا سوائے اسکے اس رسالہ کو پولوس اور یوحنا کا دیکہنا بہی
کہین سے ثابت نہین اور عہد جدید کی باقی کتابونمین سے نامہ عبرانیہ
اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور دوم نامہ پطرس اور دوم و
سوم نامہ یوحنا اور مشاہدات یوحنا کو تو کچہہ پوچہنا ہی نہین اس جہت
سے کہ یہہ سب کونسلی حکم سے الہامی اور حواریونکی تصنیف ہوگئے ہین
اور وہ حکم کچہہ سندی نہین کیونکہ اوسی کونسل کا ۳۹۷ تہیہ نے کہ جسنے
مین مشاہدات یوحنا کو الہامی ٹہراکے داخل قانون کیا کتاب جوڈیتہ
اور کتاب توبیاس اور کتاب وزڈم اور کتاب ایکلزیاسٹکس
اور دو کتابون مکابیس وغیرہا کو بہی الہامی ٹہرایا تہا حالانکہ یہہ سب کتابین
کافہ علماء پروٹسٹنٹ کے نزدیک جہوٹی ہین قطع نظر اس سے ایک
بہت سے علماء پروٹسٹنٹ بہی اون کتابون کو حواریوں کی تصنیف نہین
مانتے ہین چنانچہ اونکے قول اعجاز عیسوی کے متعلق تیسری فصل مین گذرے
ہین تو باقی رہے ۱۳ نامہ پولوس مقدس کے اور ایک نامہ پطرس
کا اور ایک نامہ یوحنا کا سو اونکے لکہنے مین بہی کچہہ حاجت الہام کی نہ تہی

اور نہ وسے لوگ کبھی اسکا دعوی کرتے ہین تو اب بخوبی ثابت ہو گیا کہ یہہ
کل مجموعہ موضوعی جسکا نام آپنے عہد جدید رکھا ہے اور مسلمانون کے دھوکا
دینے کے لیئے اوسے انجیل کہہ دیا کرتے ہین غیر الہامی ہے تو پہر کیونکر
ہوسکتا ہی کہ یہہ وہی انجیل ہو کہ جسکا کلام اللہ مین ذکر آیا ہی کیونکہ وہ
تو حضرت عیسی علیہ السلام کو وحی کی گئی تہی پس اب بخوبی ظاہر ہو گیا ہے
کہ اس مجموعہ کے حق مین اسکو کلام اللہ سے استدلال کرنا محض بیجا ہے
اور آپ کا دعوی ہرگز قابل التفات کے نہین لیکن اگر اسپر بہی آپ تعصب
یا کسی اور وجہ سے کہین کہ ہمنے یہہ تو مانا کہ یہہ سب مجموعہ غیر الہامی ہے
لیکن پہر وہ انجیل جسکا کلام اللہ مین ذکر آیا ہی کیا ہو گئی اگر ہو تو پیش کرو
سو اسکا جواب یہہ ہے کہ آپ ہی کے مورخون اور قدما کی کتابون سے بلکہ
ان اناجیل اربعہ موضوعہ سے بہی یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت عیسے
علیہ السلام تو کوئی کتاب آپ نہین لکہوا گئے اور وہ جو لوسی لکہتا ہے کہ لوگونکی
یہہ عادت تہی کہ حضرت عیسے کی وعظ یا اور مشہور باتین کچہہ لکہہ لیا
کرتے تہے لہذا حواریون ہی کے وقت مین بہت سے ملفوظ یا عیسے جانتے تہے یا
جو لیکلرک اور کوپ اور میکیلس اور لیسنگ اور نیمیر اور اکہورن اور مارش

کہتے ہین کہ اصل ایک عبری نسخہ تہا اور اوسکے کئی ترجمہ بہی ہتے سو یہہ
سب بہی آپکی کافہ علما کے نزدیک یقینی ثابت ہے کہ مفقود ہین پس
اب موافق قول آپ ہی کے علمار کے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل لکہی نہین گئی اور
اگر لکہی بہی گئی ہو تو مفقود ہے رہین یہہ کتابین کہ جنکا آپ نے انجیل نام
رکہا ہے اوپر جو حضرت عیسے کی تواریخ کے طور پر بہت دنون کے بعد لکہی گئی
ہین پس احتمال ہے کہ وے جملے جو حضرت عیسے کے اقوال ہین شاید اوسی
اصل انجیل کے ہون اور اسیواسطے ہمارے ہان یہہ حکم ہی کہ لاتصدقو اہل الکتاب
ولاتکذبوہم اور چونکہ یہہ فرضی انجیلین صرف چار ہی نہین بلکہ اور بہی کتنی ہی ہین
جیسکہ برتولما کی انجیل تو ما کی انجیل مصریون کی انجیل عبرانی انجیل پطرس
کی انجیل یوحنا کی دوسری انجیل اندریا کی انجیل فلپ کی انجیل مسیح کی طفولیت
کی انجیل یعقوب کی انجیل متیا کی انجیل برنباہ کی انجیل اور خدا جانے اور
کسقدر تہین کہ اونمین سے تہیری تو کہو گئین اور جو باقی ہین سوا اعمال اور
مشاہدات وغیرہ سمیت بیس کے قریب ہین جیساکہ قدما کے قول سے معلوم
ہوتا ہے تو اس صورت مین ہرگز یہہ بات معلوم نہین ہوتی کہ اصل انجیل
کے اقوال کتنے ان اناجیل مذکورہ مین نقیناً آئے ہونگے پس جو اقوال

حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب ہین چونکہ بروایت احاد آیسے ہین تو انکا حکم
اب ہی ہوگا جیسا ہمارے مذہب مین احاد حدیث کا حکم ہوتا ہے یعنی جب
وہ دلیل عقلی قطعی یا دلیل نقلی قطعی کے خلاف نہونگے تو مانے جائینگے ورنہ
راویون کے وہم اور غلطی کے اوپر محمول ہوکر متروک ہونگے اور اناجیل کے
مولفون کا غلطی کرنا تو اظہر من الشمس ہے اور اسی خیال پر کہ شاید آپ کو یہہ
لفظ یعنی جناب مولفین کی طرف غلطی کا نسبت کرنا ناگوار خاطر ہووے
اور آپ یہہ سمجہین کہ یہہ انتساب صرف میری ہی جانب سے وقوع مین آیا مجھے
مناسب معلوم ہوا کہ آپ کے علما اور پیشواؤن کے اقوال کچھہ نقل کرون
تہولکلس اور اور لوگ فرقہ پروتستنٹ کے کہتے ہین کہ پولوس کے نامون مین
سب کلام پاک نہین ہے اور چند چیزون مین اسنے غلطی کی ہے ستہ
فلک پطرس حواری پر الزام غلطی اور جہالت انجیل کا لگاتا تہا ڈاکٹر گوڈ اپنی
کتاب مباحثہ مین جو فادر کینین سے ہوا تہا کہتا ہے کہ پطرس نے بعد
نزول روح القدس کے ایمان مین غلطی کی ہے برنیشس جسکو جویل صاحب
فاضل اور مرشد سنجیدہ کہاہے کہتا ہے کہ حواریون کے سردار پطرس نے اور
برناباس نے ہی بعد نزول روح القدس کے معہ کلیسیا یروشلم کے غلطی

کہا ہی سیلک ڈی پر جنبس حواریون خصوصاً پولوس پر الزام غلطی کا لگاتے ہین
ہین واتکی ٹھیک کہتا ہی کہ بعد عروج مسیح کے آسمان پر اور نزول روح القدس
کے سب کلیسیہ نے غلطی کی نہ صرف عوام بلکہ خواص نے بہی بلکہ حواریون نے
جو غیر اسرائیلیون کو ملت مسیحی کی طرف دعوت کی اور پطرس نے رسوم
مین اور بہی غلطی کی ہی اور یہہ بڑی غلطیان حواریون سے بعد نزول
روح القدس کے ہوئی ہین انتہی سو آپ کے یہہ علماء اور پیشوا بیچارے کیا کرین
آپ کی یہہ مذہبی کتابین خود پکار رہی ہین کہ حواری لوگ غلطیان کرتے تہے اور حضرت عیسی کی باتونکو نہ
سمجہتے تہے مثلاً یہہ سمجہہ گئے تہے کہ قیامت ہمارے ہی زمانہ مین آجائیگی یہہ جانتے تہے کہ یوحنا حواری قیامت تک نہ مریگا
اور کہان تک لکہون ایسی ایسی باتون سے تو آپ کی کتابین مالا مال ہین
اگر آپ چاہین گے تو آئندہ زیادہ شرح وبسط سے عرض کرونگا اسپر بہی
اگر آپ اپنے دعوی بلا دلیل پر اصرار کئے جاوین اور یونہین فرماتے رہین
کہ تمنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین انجیل موجود تہی تو ہم
کہتے ہین کہ بالفرض محال اگر یہہ بات تسلیم بہی کیجاوے کہ اوسوقت مین
کوئی انجیل موجود تہی اور آپ ہی کی طرف کلام اللہ مین اشارہ ہے تو بہی
صرف اتنی بات ثابت ہوگی کہ وہ انجیل جو اوسوقت کے فرق مقابلین کے

مقابلین کے استعمال مین ہتی اور انکی معتقد علیہ ٹھہر رہی ہی البتہ موجود
تہی اور تاریخ کی کتابون سے ثابت ہے کہ اُس زمانہ مین فرقہ ناسکینز
اور فرقہ ابیونیہ اور کولیریڈینس وغیرہ فرقے تھے نہ فرقہ پروٹسٹنٹ
کہ جسکی ترقی سولہوین صدی مین ہوئی ہے پس اگر ثابت ہوگا تو انہین
فرقون کی انجیلون کا موجود ہونا یہ ثبوت کو پہنچیگا نہ انجیل مستعملہ فرقہ پروٹسٹنٹ
کا اور آپکے کافہ علماء کو اثبات کا اقرار ہے کہ فرقہ ابیونیہ کے پاس صرف
ایک عبرانی انجیل تہی اور اُسمین نسب نامہ نہ تہا بس اب کا یہہ قول
کہ جناب ثابت کیجئے اور بتلایئے کہ مسیح کا نسب نامہ جیسا کہ اب متی کے پہلے
باب مین مرقوم ہے اسطرح پر اس انجیل مین نہ تہا جو محمدؐ کے زمانہ مین تہی
اور جسکو قران مین انزل من اللہ کہا ہے کیا لغو ہوگیا اور انسٹر اس
صاحب کے اعتراض کے جواب نہ دینے کا عذر کیا پوچ ہوا کیونکہ اُسوقت
کی انجیلون مین جو فرق مقابلہ کے استعمال مین تہین نسب نامہ ہی نہ تہا
چہ جا کہ ایسا ہو جیسا اب متی مین لکہا ہے پس آپ اپنی اس عبارت
کے مواقف کہ اگر اسمین اور طرح کی سبب ہے تو بات تمام ہوئی پہر کیا جواب
چاہئے الزام کہا گئے یعنی وہ ساتون غلطیان متی کی آپنے مان لین

سوا سے اسکے کلام اللہ ہین جو کچھ حضرت عیسیٰ کے حالات بیان ہوئے
وہ انہین انجیلون سے جنکو آپ نے جھوٹا ٹھیرا رکھا ہے بہ نسبت آپ کی
موضوعہ انجیلون کے زیادہ تر مطابقت رکھتے ہین یعنی آپ کی تسلیم شدہ
انہین انجیل مین ان نقلی انجیلون کی نسبت زیادہ تحقیق کے ساتھ
بیان ہوا ہے پس جیسا الزامی طور پر آپ کے علما اور پیشواؤن کے
اقوال سے یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہہ انجیلین جو آپ کے نزدیک معتبر
اور خدا کا کلام سمجھی ہین ہرگز الہامی نہین ہین ویسا ہی تحقیقی طور پر
بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ انجیلین ہرگز الہامی نہین ہین اس صورت
مین آپ کو ہمارے مقابلہ مین ان اناجیل کی نسبت کلام اللہ سے استدلال
کرنا اور ان وضعی انجیلون کا الہامی ٹھیرانا ہرگز نہین پہنچتا ہے اب بفضل تعالیٰ
ہمارے نزدیک آپ کے خط مورخہ ۲ جون سنہ ۱۸۹۶ع کا جواب کافی
ادا ہو چکا خداوند تعالیٰ آپ کو ایسی توفیق عنایت فرماوے کہ آپ تعصب
اور طرفداری کو چھوڑ کے میرے اس خط کو انصاف کی نظر سے پڑھین
اب داب مناظرہ اس مرحلہ پر لاتا ہے کہ آپ اس خط کا جواب دینے
مین کئی ایک باتین ملحوظ رکھینگے اولاً یہہ کہ جیسا مین نے آپ کے خط کی

ایک ایک بات کا جواب دیا ہے ویسا ہی آپ بھی میرے اس خط اور پہلے خط کی ساری باتوں کا جواب دیجیئگا ثانیاً یہہ کہ جب تک ہمارے اور آپکے درمیان کسی بات پر گفتگو رہے آپ ان کتب منسوخہ و محرفہ سے جنکی نسخ و تحریف کا اقبال آپنے مجمع عام مین کیا ہے ہرگز استدلال نہ کیجیئگا ثالثاً یہہ کہ اگر آپ جواب نہ دے سکین اور یقین کامل ہے کہ اوسکے جواب سے قاصر ہونگے تو اس صورت مین ایسی بے اصل باتین جیسا آپ نے اپنے اس خط کے اتمام پر لکھا ہے کہ وہ باتین ایسی ہین کہ آنپر کچھہ توجہہ اور جواب چاہیئے ہرگز زبان قلم پر نہ لائیگا اور اگر جواب مین آپ کو ایسا ہی آئین یا ئین شائین لکھنا منظور ہو جیسا اس خط مین لکھا ہے تو اوس سے تو بہتر یہ ہے کہ جواب نہ لکھیئگا کیونکہ مجھکو اتنی فرصت نہین کہ ایسی بے اصل باتوں مین اپنی اوقات ضایع کرون جیسا مین نے پہلے خط مین بھی عرض کیا ہے

الراقم

بندہ ڈاکتر محمد وزیر خان صاحب

مورخہ ۹ جون سنہ ۱۸۵۴ء

پانچوان خط پادری صاحب کا

جناب ڈاکٹر صاحب مشفق مخلصان محمد وزیر خان صاحب سلامت

بعد ما وجب عرض یہہ ہی کہ جناب نے اس دفعہ بہت محنت کرکے بڑا خط لکھا اور
اگرچہ آپ نے غیر حق اور بیجا باتین بہت سی ملائین تو بہی آپ کی ایسی محنت
کا ممنون ہون کس واسطے کہ نامہ سامی آیندہ کے لئے مفید ہوگا اور کام
آویگا فی الحال آپ کے خط طویل کا جواب دو تین بات مین ادا کرونگا
اول تو آپ نے آگے سے بڑھکر اور زیادہ ایسی باتین لکھی ہین کہ توجہ اور
جواب کے لائق نہین ہین شاید کہ جناب ایسے جواب سے ناراض ہونگے
مگر کیا کرون حق تو یہی ہی جو مینے لکھا اور ایک جگہہ مین آپ نے اب بھی لکھا
کہ گویا ہم لوگونکو آپ کی انگریزی دانی سے ہراس اور ترس آنا چاہئے مگر
مقام شکر ہی کہ ابتلک جناب کے علم اور قول سے ہمکو کچہہ کپکپی نہین آئی
اور نہ کچھہ خوف ہی کہ آپ کے یا مثل آپ کے اشخاصون کے اعتراضات
سے انجیل کو کچہہ نقصان یا خلل آویگا بلکہ آپ کو حضرت مسیح کے اُس قول سے
ڈرنا چاہئے کہ اُس نے متی کے ۲۱ باب کے ۴۴ آیت مین اپنے حق مین
یون فرمایا ہے کہ جو اس پتھر پر گریگا (یعنی میری اور انجیل کی مخالفت
کریگا) چور چور ہو جاویگا اور جسپر وہ گریگا اُسے پیس ڈالیگا اور پھر

لکھا ہی (یوحنا کے ۳ باب کی ۳۶ آیت مین) کہ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہی ہمیشہ
کی زندگی اُسکی ہے اور جو بیٹے پر ایمان نہین لاتا حیات کو نہ دیکھیگا بلکہ خدا کا
غضب اُسپر رہتا ہے اور پھر مرقوم ہی دوسرے تسلونیقیون کے ۱ باب
مین کہ یسوع مسیح اپنے زبردست فرشتون کے ساتھ بھڑکتی آگ مین ظاہر
ہوگا اور اُن سے جو انجیل کو نہین مانتے بدلا لیگا فقط اور یہہ بھی جان
لیجیے کہ جو باتین آپ نے راست ناراست انگریزی کتابون سے نکال لین وے
کچھہ نئی یا چھپی بات نہین ہین کہ گویا صرف آپ ہی کی نظر مین آئی ہون وے
کتاب تو برسون سے ولایت مین چھپ گئی ہین اور جو بات و اعتراض جواب کے
لائق تھے دیندار علماء مسیحیہ اُسکے جواب مدت سے بخوبی و درستی دیے گئے
ہین دوم رہی آپ کی وہ باتین جو جواب کے لائق ہین پس اُنکا
جواب انشاءاللہ تعالے اُس وقت دیا جاویگا جب وے کتابین چھپکے چھپنے
کا ذکر مولوی رحمت اللہ صاحب نے کیا ہی چھپ جائینگی اور وہ کتابین جو
اُنکی طرف سے چھپ چکی ہین میرے مطالعہ مین آوینگی سیوم انجیل
کے مضمون پر جو آپ کے اعتراض ہین اُنکا اب بھی سوہی جواب ہے
جو میرے خط گذشتہ مین دیا گیا آپ میرے جواب مین فرماتے ہیں کہ اور ما

ایبونیہ وغیرہ کیطرف اشارہ کرتے اور کہتے ہین کہ فرقہ ایبونیہ کے پاس
ایک نسخہ انجیل تہا جسمین متی کا نسب نامہ نتہا تو یہہ مین بہی جانتا ہون
مگر ایسی بات کا ہمارے دعوی سے کیا علاقہ وے فرقے تو سب بدعتی تہے
اور معلم مارکیون بدعتی کی مانند اصل انجیل کم و بیش کرکے اپنے واسطے کتاب
بناتے اور انکو انجیل بہی کہتے تہے مگر انکی کتاب جمہور علماء عیسائیون مین کبہی
مقبول اور منظور نہین ہوئین بلکہ اُنکو اول ہی سے جعلی جانکر رد کرتے تہے
چنانچہ آپ کو اُنہین کتاب انگریزی سے خوب معلوم ہوا ہوگا اور میرا قول تو
یہہ تہا کہ آپ ایسی انجیل پیش کیجئے جو محمد ص کے زمانہ کے عیسائیون مین مستعمل
تہی نہ اہل بدعت کے بیچ مین اُنکی کتابون سے خواہ وہ انکو انجیل کہین خواہ
کچہہ اور نام رکہین ہمین کیا کام ہے کیا اگر بالفرض آپ مجہسے قرآن کی دلیل
مانگئے اور مین کسی بدعتی کتاب سے گو اُسے قرآن بہی کہا ہو اور قرآن کے
سورہ بہی اُسمین ہون آپ کا جواب دون پس کیا آپ ایسے جواب
کو کچہہ بہی نہین کہینگے ایسی جوابدہی سے آپ باز آئیے اور یا تو ثابت
کیجئے کہ وہ انجیل جسکا ذکر آپ کے قرآن مین ہے اور اُسکو من اللہ کہا ہے
اُسی انجیل سے ہے جو عیسائیون کے بیچ مستعمل ہے اور یہی [illegible]

مین اہل کتاب کہلاتے گئے پس محمد کے وقت مین نہ صرف کلام مسیح جسکا
آپ کہتے ہین بلکہ وہ ساری کتاب جسمین کلام مسیح مسطور اور مروج ہے انکے
پاس موجود تہی اور وہ کتاب انجیل تہی اور وہ انجیل اسوقت صحیح بہی تہی بقول
قرآن کیونکہ سورہ یونس مین مرقوم ہی فان کنت فی شک مما انزلنا الیک
فسال الذین یقرون الکتاب من قبلک اور سورہ انبیا مین بہی
فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اب وہ کتاب انجیل جو اسوقت
سب عیسائیون کے درمیان مستعمل تہی آپ یا کوئی اور محمدی پیش کرے
اور بتاوے کہ وہ اور مضمون اور اور مطلب پر ہی نسبت اس کتاب انجیل
کے جواب مسیحیون کے پاس انجیل کے ایسے نسخے اب بہی موجود ہین جو
زمانہ محمد سے آگے بدست و قلم لکھے گئے ہین اور وے سب حال کی
انجیل سے موافق و مطابق ہین چنانچہ میزان الحق مین اسکی تفصیل آئی ہے
اور اگر محمدی اس امر مین لاچار ہین تو تعصب بیجا سے کنارہ کرکے مقر ہوں
کہ باوجود سہو کا بتان کے انکی انجیل اسی مضمون و مطالب پر ہی جو ہمیشہ
تہی اور دعواے بے دلیل سے باز آوین اور بتاکر اور انصاف پر اگر انجیل کی حقیقت
و صحت پر قائل ہون اور جب تلک کہ آپ ان دونون باتون سے انکو

ادا نہین کرلیں عیسائیون پر کچھہ واجب اور لازم نہین ہے کہ کسی اعتراض
پر جیسے آپ یا کوئی اور محمدی انجیل کی کسی آیت یا کسی باب کے مضمون پر
یا انجیل کے صحیفون کے ایک ہی جلد مین جمع ہونیکے طور اور وقت پر یا حواریون
کے رسالت اور الہام پر پیش کرین کچھہ متوجہ ہون یا جواب دیوین اور نہ دیوین
یہی جناب کے حق مین یہی قاعدہ مرعی رکھونگا آپ تو محمدی ہین اور قرآن
کو مانتے ہین پس قرآن کی روسے آیات جنمین کتاب انجیل کا ذکر ہے اور
اسکو حق وصحیح کہا ہے آپکے لیئے کافی ووافی دلیل ہین اگر آپ ہندو
یا اور دین یا ملے دین ہوتے تو آپ کے ساتھہ اور طریقہ سے مباحثہ کرتے اور
قرآن بیچ مین نہین لاتے فقط اور فرض کیا کہ جیسے آپکے سب اعتراضونکے
جواب بخوبی ودرستی وباتفصیل تمام ادا کئے تو بہی کیا آپ اور محمدیون کے بانیتا
یہہ عذر پیش کر سکے نہین کہوگے کہ تمہاری انجیل محرف ہی ہین اسکو نہین مانا
پس ظاہر ہے کہ مضمون پر مباحثہ کرنا جب تک محمدی انجیل کی صحت پر قائل
نہین ہوتے محنت بے فایدہ اور محصل لا حاصل ہے لہذا جب تک آپنے مذکورہ
بالا دونون باتون مین سے ایک کو قبول نہین کیا آپ کے سب اعتراضات
انجیل کے مضمون پر بیموقع اور بیجا ہین +

اب آپ نامہ سائل کا جواب ہو چکا جناب کی تشفی خاطر کے لیئے اختصار کی راہ سے دو
ایک باتیں اُن اعتراضون کے جواب مین مذکور کرونگا جنکو آپنے متی کے نسب نامہ کی
بابت مسطور کئے ہین اولاً جان لیجئے کہ نسب نامہ تفصیلاً بھی لکھا جاتا ھی اور اختصاراً
بھی چنانچہ توریت مین مثلاً روت کی کتاب کے آخر باب کی اخیر آیتون مین بھی ایک
نسب نامہ اختصار سے مرقوم ھی اب متی حواری نے اختصاراً لکھکر کئی ایک نام قصداً
چھوڑ دیئے مثلاً وے نام جنکا ذکر آپنے کیا اور ایسا ھی پانچوین آیت مین بھی سلمون کے
بعد کتنے نام چھوڑ دیئے گئے ہین کہ آپنے ذکر نہین کیا اور آپکی دریافت
مین نہین آئے اب اختصاراً ذکر کرنے کا سبب متی حواری نے نہین بتایا ہے مگر
ماوراے اور سببکے ایک یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تین قسم کے سبب چودہ چودہ
پشت پر اُنہون نے ایسیہی کیا ھی ثانیاً لفظ بیٹا عبرانی مین بن اور لفظ بھائی
عبری مین اخ دونون زبان عبرانی مین اور توریت کی بہتسی آیات مین
خاص و عام دونون معنی سے آیا ہے پس بن بیٹا اور پوتا اور پڑپوتا اور آل
اور نسل کے معنی اور اخ بھائی اور خویش اور اقربا بھی معنی رکھتا ھی اور اہل زبان
اور انجیل دانان کو معلوم ہے کہ الفاظ بیٹا اور بھائی انجیل کے اکثر مقامون مین
عبرانی محاورہ پر آئے ہین اور لفظ پیدا ہوا بھی ایسی عام معنی سے آیا ہے

یعنی کہ اسکی نسل سے ہی نسل ہے اُن اعتراضونکا جواب ہے جنکو آپ الفاظ بیٹا اور
بھائی کی نسبت بیچ میں لائے ہیں تا الثاً یہہ کہ آپ کہتے ہیں کہ ان تین تقسیم پر ہر ایک کے
واسطے جو دہ پشت درست نہین آتی ہین اور اِس بات کو ایک بڑی غلطی بتاتے ہو
تو ظاہر ہے کہ متی حواری بھی کچھہ عدد جانتا تہا اور پشتونکا عدد اسطرح سے ہے کہ
داؤد کا نام پہلی تقسیمکے اخیر اور پھر دوسری تقسیمکے شروع مین گننا چاہیئے
اور یہ اِسی سبب سے ہے کہ وہ یہودیونکا بڑا بادشاہ تہا اور اُسکو یہہ خاص عہد
بھی دیا گیا تہا کہ مسیح اُسکی اولاد سے پیدا ہوگا اور پشت اصل یونانی مین گنیاسے
نہ صرف ایک شخص یا ایک نسل سے بلکہ دو اور تین شخص سے بھی مراد ہے رابعاً
رہی آپ کی ساتوین بات اور وہ یہہ ہے کہ متی نے ابیود کو زرو بابل کا بیٹا
لکھا ہے حالانکہ اُسکے بیٹون مین یہہ کسی کا بھی نام نتہا تو آپ کی اِس بات مین
صرف اتنا ہی سچ ہے کہ اسکا ذکر توریت مین نہین آیا ہے یہہ کہ اُسکا کچھہ
ایسا بیٹا یا پوتا یا رشتہ دار نہ تہا آدم سے اور شیث اور انوس وغیرہ کے بہی
سب بیٹون کے نام مسطور نہونے ہین دیکھئے پیدایش کے پانچ باب اور پھر وے
سب نام جو زرو بابل کے بعد مذکور ہین وے بہی توریت مین کہین نہین پائے
جاتے ہیں تو آپ کے قول کے موافق متی حواری نے انکو بھی غلط لکھا ہوگا خلاصہ

وے ساتون اعتراض جنکو آپ نے منکر ڈاکٹر استراس صاحب کے قول پر بھروسے تمام
سے پیش کئے ہیں سب بیجا اور بے اصل نکلے اور یہی حواری کا قول سچا ٹھہرا
اور آپ کے حق مین وہ مثل درست آئی کہ کوہ کندن و کاہ برآوردن شک نہین
کہ ڈاکٹر استراس صاحب کو خوب معلوم تہا کہ اُسکے اعتراض بے اصل ہین مگر زمرہٴ
منکرین مین شامل ہوکر اُسنے محض تعصب و دشمنی کی راہ سے ایسے ایسے دعوے
اپنا پیشہ بنایا اور آپنے بے تحقیق وقت باُسکی پیروی کرکے اُسکے قول مان لیے
امید کہ آیندہ جناب منکرین اور بدعتیون کے قول اپنی دلیل نہ بناوینگے کسواسطے
کہ اُسسے کچھہ فایدہ نہ نکلیگا فقط ۔

المتکلف

پادری فنڈر صاحب مورخہ بیست و دوم جون ۱۸۵۴ع

جناب پادری صاحب شفیق مہربان پادری فنڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے یہہ التماس ہے آپ کا خط مورخہ ۲۲ جون کا جو آپنے میرے خط مرقومہ
۹ جون کے جواب مین لکھا تھا مجھے پہونچا آپ کے اس لکھنے سے اول تو آپنے
آگے سے بڑھکر اور زیادہ ایسی باتین لکھین ہین کہ توجہ اور جواب کے لائق نہین
دوم یہ کہ آپکی وہ باتین جو جواب کے لائق ہین پس اونکا جواب انشاء اللہ تعالی
اُس وقت دیا جائیگا جب وہ کتابین جنکے چہپنے کا ذکر مولوی رحمت اللہ صاحب نے

کیا ہے چھپ جاتیگی اور وہ کتابین جو اونکی طرف سے چھپ چکی ہین مبرے مطالع
مین آ و نیگی انتہی یہ معلوم ہوا کہ آپنے مباحثہ کو موقوف کیا لہذا ہم بہی چند باتین
لکھکر جو فی الجملہ آپ کے خط کا جواب بہی ہو یا ونگی اس مباحثہ کو حسب منشاء آپکے
ختم کرتے ہین گو ہمکو آپکے اس مباحثہ کے شروع کرنے کی کوئی وجہ نہ معلوم ہوئی
اور نہ موقوف کرنے کی معلوم ہوتی ہے لیکن جیسے ہمنے آپ کے شروع کرنے سے مباحثہ
شروع کیا تہا ویسا ہی آپکے موقوف کرنے سے موقوف کرتے ہین لہذا اون چند باتو
سے اول یہہ ہے کہ قول آپکا اور اگرچہ ایسے غیر حق اور بیجا باتین بہت سی املا مین
اسوقت درست ہو تا کہ جب آپ میری کسی باتکو بیجا ثابت کر دیتے حالانکہ یہہ تو آپ سے
نہو سکا بلکہ آپ صرف تحکم کے راہ سے یا عوام کو مغالطہ دینے کے لیئے ایسا لکہتے ہین دوم
یہہ کہ قول آپکا اور ایک جگہہ مین ایسا ہی لکھا ہے کہ گویا ہم لوگونکو آپکی انگریزی دانی
سے بڑا اس ور ترس آتا جاتا ہے مگر مقام شکر ہے کہ اتیلک جناب کے علم اور قول سے ہمکو
کچہہ کپکپی نہین آتی جب بجا ہو تا کہ کبہی مینے ایسا دعوا کیا ہوتا یہہ آپکی سمجہہ کی خوبی ہے
سبحان اللہ آپکی طبیعت کیا ہی موزون ہے کہ ہر دفعہ ایک نئی اوپچ لیکر نت نیا راگ گاتے
ہین بہلا مینے یہہ کب دعوا کیا تہا کہ آپ میری انگریزی دانی سے خوف کیجئے یا یہہ کب
لکھا تہا کہ مجھے انگریزی مین بڑا دخل ہے کہ اوسکے خوف سے آپ اپنا دیرینہ بکو مسلط

کیجیے بلکہ مینے تو یہی لکہا تہا کہ اپکے دہوکے دیے میزان حق ہی تاب ہوچکے آپ آگے
نہ چل سکینگے اور وجہ بہی اوسکی بتلا دی تہی کہ آگے ہماری طرف سے کوئی
جواب دینے پر متوجہ نہوا تہا پس اسی سبب سے جو آپ چاہتے تہے فرمایا کرتے تہے چنانچہ
میزان الحق مین بہی اپنے چالاکی سے ویسے باتین درج کین جنکے سبب سے مسلمان لوگ
معاذاللہ کہا وین ازانجملہ وہ عبارتین جو مسئلہ نسخ بہی متعلق اور جنکے باب مین اپکو مجمع
عام مین اقرار کرنا پڑا کہ غلط لکہا ہے یا وہ دہوکا آپکا جو اوسی کتاب کے صفحہ ۲۹ مین لکہا ہوا ہے
اسلیے کہ یہہ تو نہین کہہ سکتے کہ آپکو یہہ بات بیشتر سے نہ معلوم تہی کہ کتب عہد جدید
مین ذخیرہ لاکہہ اختلافات عبارت کے کہ جن مین سے ۳۰ ہزار تو آپنے بہی تسلیم کر لیے ایسے موجود
ہین کہ اونمین سے ایک کو بہی بالجزم نہین کہہ سکتے کہ یہی اصل مصنف کی عبارت ہے اور
باقی تحریف بلکہ ہر ایک پر صدق اور کذب کا احتمال ہے یا آپ یہہ نہین جانتے تہے کہ کتب مقدسہ
مسیح فقرہ ہین کہ جنمین مشتبہ آیتہ جگہہ تو آپنے بہی اقبال کیا ہے یا اپکو یہہ نہ معلوم تہا کہ ورس
ساتوان اور اٹہوان باب پانچوین نامۂ اول یوحنا کا کسی تثلیثیہ یار کا الحاق کیا ہوا ہے
لیکن باوجود اس سب جاننے کے آپ محض چالاکی کو کام فرما کے مسلمانونکو یون دہوکا دیتے
ہین کہ اگر محمدی مسیحیون کی مشہور و معتبر کتابون سے ایسی باتین (یعنی اختلافات قرأت)
توریت و انجیل کی بابت نکال لا سکتے تو البتہ اونکا یہہ دعا کہ کتب مقدسہ تحریف ہوئین

ہین بیجا ہوتا لیکن مقام تعجب ہے کہ جب مسلمانون نے اختلافات عبارت کے کہ اختلاف

قراءت سے کہین بڑھکر ہین ثابت کر دئے اور تحریف کو بہی آپ جیسے پادری سے کہ جسکا

مشنیونکو بڑا فخر ہے اقبال کروا لیا اور رسس ۶۰ و باب ۵ نامہ اول یوحنا کو الحاقی ثابت

کر دیا تب آپ نے انصاف کی آنکہین بند کر لیں ہان ناانصافی یون دراز کی کہ باوجود ان سب

خرابیونکے پہر بہی متن مین نقصان نہین ہوا اے صاحب مقتضائے انصاف تو یہہ تہا کہ جب

مسلمانون نے اون وجوہ ثبوت سے جو آپ طلب کرتے ہین زیادہ تر قوی دلائل پیش

کر دئے اور اوسپر آپ کے سلف کی گواہی بہی گذرانی اور آپنے سعادتمندی

اونکی گواہی مان کے ساتہہ اہتہہ جا تحریف کو قبول کر لیا تو آپ کو لازم تہا کہ یہہ مسلمانون

سے تحریف کی بابت کچہہ نہ کہتے اور نہ اون کتب موضوعہ محرفہ کے حامی بنتے سیوم

یہہ کہ قول آپکا اور نہ کچہہ خوف ہے کہ آپکے یا مثل آپکے اشخاصون کے اعتراضات

سے انجیل کو کچہہ نقصان یا خلل اوسے ماشاء اللہ یہہ تو آپ کو خوب سوجہی اے صاحب

خلل کا خوف تو جب آتا کہ آپکو انصاف بہی منظور ہوتا لیکن جب آپ نے انصاف کی آنکہین

بند کر لیں اور یہہ سمجہہ لیا کہ جو کوئی حق کہیگا ہم اوسکو خواہ مخواہ جہوٹہلاتے جاینگے

اور اوسکی ایک نہ سنینگے بلکہ اپنی گائے جاینگے تو پہر بہلا کیا خوف سے مجہے تعجب ہے

کہ آپ نقصان اور خلل سے کیا سمجہتے ہین مین یون سمجہتا ہون کہ جب یہہ اناجیل موضوعہ

ثابت ہوگئین کہ نہ تو یہہ حواریوں کی تصنیف ہین اور نہ وحی سے لکھی گئین اور مصنف
انکی غلطیان بھی کرتے ہتے اور تسپر کل یہہ کہلاکہ محرف بھی ہوگئین تو اب وہ کونسا
خلل اور نقصان ہے جو باقی رہگیا چہارم یہہ کہ قول آپکا بلکہ اپکو حضرت مسیح کے
اوس قول سے ڈرنا چاہئیے جو اوسنے متی کے بائیسوین باب کے جوالیسوین آیت
مین اپنے حق مین یون فرمایا ہے الخ جب یہہ ہدایت کے قابل ہوتا اور اوسپر
کچھہ التفات کی جاتی کہ پہلے آپ یہہ ثابت کرلیتے کہ حقیقت مین یہہ قول حضرت
مسیح کے ہین اور میری اون دلائل کو جو مینے آپکے علماء کی سند سے اپنے خط
مین اسبابت لکھی تہی کہ یہہ اصل موضوعہ وہ انجیل نہین ہین جسکا ذکر کلام الله
مین آیا ہے اوٹہا دیتے اور ثابت کرتے کہ یہی اناجیل اربعہ حضرت عیسے کی خود
لکہی ہوئی یا لکھوائی ہوئی ہین یا متی اور یوحنا ہی کی تصنیف ہین اور اونکا تواتر
بھی ثابت ہو اور اونمین الحاق بھی نہین ہوا لیکن آپ سے ان باتون مین سے
ایک بھی ثابت نہوئی اور نہ ہوسکیگی پس اس صورت مین ان انجیل سے ہمپر دلیل
لانا محض بیجا قطع نظر اسکے اگر ہم فرض کرین کہ یہہ مسیح علیہ السلام کے قول ہین
توپہر کیا یہہ تو آپ اوسکو ڈراوین کہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی رسالت یا اوس
انجیل کا جو اونکو وحی کی گئی تہی منکر ہو بلکہ یہہ بات نہین ہملوگ جیسے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لائے ہین ویسا ہی حضرت مسیح علیہ السلام
کو بہی نبی برحق جانتے ہین اور جس طرح سے قران شریف کو خدا کا کلام جانتے
ہین ویسا ہی اوس انجیل کو جو حضرت عیسے علیہ السّلام کو وحی کی گئی تہی برحق
مانتے ہین ہان ان اناجیل موضوعہ محرفہ کی سب عبارت کو تو البتہ خدا کا کلام
نہین جانتے نحیسہ یہہ کہ قول آپکا اور یہہ بہی جان لیجئے کہ جو باتین اپنے
راست ناراست انگریزی کتابون سے نکال لین وہ کچہہ نئی یا چہپی بات نہین ہے
کہ گویا صرف آپ ہی کے نظر مین آئی ہون وہ کتابین تو برسون سے ورق ہین چہپ گئی
ہین اور جو بات و اعتراض جواب کے لائق تہے دیندار علماء مسیحی اسکے جواب
مدت سے بخوبی و درستی دے گئے ہین اُن ہی مغالطون اور چالاکی کے باتون
مین سے تہی کہ جسکی مشنیریون کو عادت پڑ گئی ہے آپ جو کہتے ہین راست
ناراست باتین بہلا آپنے کوئی بات ناراست ثابت بہی کی یا اون باتون کا کوئی
جواب ایسا دیا کہ جو التفات کے قابل ہوتا بلکہ بخلاف اسکے ہر خط مین آئین بائین
شائین ہانکتے ہی اور آپ جو یہہ کہتے ہین کہ علماء مسیح اوسکے جواب مدت سے بخوبی
و درستی دے گئے ہین آپا کے نازن صاحب کے یا پاسو یعلیا نجان کے یا جا مین تعقیب
ہنری و اسکاٹ کے یا ڈاکٹر بنٹس اور واٹسن کے یا قدماء سلف کے یا لوتہر

وغیرہ کے کیونکہ جو کچھ مینے اون اناجیل موسومہ مجموعہ کے باب مین ثابت کیا ہے
سو انہین لوگون کی کتابون سے پس مین پوچھتا ہون کہ اگر ان لوگون نے ناراست
باتین لکھین تو پہر راست کون لکھتا ہے کیا مشنیری لوگ جو خاص مسلمانون یا
ہندوؤن کے بہکانے کے لیئے نوکر رکھہ کے بھیجے گئے ہین ششم یہہ کہ قول اپکا انجیل
کے مضمون پر جو اپکے اعتراض ہین انکا اب بہی وہی جواب ہے جو میرے خط گذشتہ
مین دیا گیا جب ہوتا کہ حقیقت مین اپنے جواب دیا ہوتا بلکہ اون اعتراضات
تو اپنے ایک کا بہی جواب نہین دیا پھر یہہ کیا سمجھہ کے اپ لکھتے ہین کہ انکا اب بہی وہی
جواب ہے ہفتم آپکے اس قول سے اپ میرے جواب مین فرقہ مانیکیا اور
ابیونیہ وغیرہ کی طرف اشارہ کرتے اور لکھتے ہین الخ معلوم ہوتا ہے کہ اپ یہہ بہی
نہین جانتے ہین کہ جواب تحقیقی کا کیا مطلب ہوتا ہے اور جواب الزامی کسکو کہتے ہین
اور جواب تنزلی کیا ہے اگر اپکو نہ معلوم تہا تو کسی سے پوچھہ ہی لیتے اے صاحب
مینے تو پہلے جواب تحقیقی دیا تہا کہ کلام اللہ سے کہین نہین ثابت ہوتا کہ یہہ اناجیل
اربعہ وہی انجیل ہے جو حضرت عیسے علیہ السلام کو وحی کی گئی تہی اور پہر الزاماً اپکے
علما کے قول سے یہہ بات ثابت کی کہ یہہ مجموعہ عہد جدید کا ہرگز وہ انجیل نہین ہوسکتا
من بعد بطور جواب تنزلی کے یہہ کہا تہا کہ اگر بفرض محال انکی پاس خاطر سے یہہ بات

مانی جاوے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین کوئی انجیل نہی ہی تو اہل
فرقوں کی انجیل کا وجود ثابت ہوگا اسلئے کہ یہی فرقے اوسوقت عرب مین موجود تہے
نہ یہہ کہ فرقہ پروٹسٹنٹ کہ جنکا وجود سولہوین صدی مین ہوا ہے ہشتم آپکے
اس قول سے اور میرا قول تو یہہ تہا کہ آپ ایسی انجیل پیش کیجئے کہ جو محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مین عیسائیون مین مستعمل تہی نہ اہل بدعت کے بیچ مجہے حیرت ہے
کہ لفظ عیسائیون سے یہان کیا مراد ہے اور وہ کون لوگ تہے اگر کہیئے کہ رومن
کہتیلک یا گریک تہے سو وہ تو آپکے نزدیک بت پرست ہین اور جو کہیئے کہ نسطوری
و یعقوبی وغیرہ سو وہ بدعتی تہے اور فرقہ پروٹسٹنٹ کا تو کچہہ نشان وگمان
ہی نہ تہا پس یہ عیسائی ایکے خیالی لوگ کون ہین نہم یہہ کہ آپکے اس قول کا
ایسی جوابدہی سے یا تو آیئے اور یا تو ثابت کیجئے کہ وہ انجیل جسکا ذکر آپکے قران مین ہے
اور اوسکو من اللہ کہا ہے اوس انجیل سے جو عیسائیونکے بیچ مستعمل ہے اور یہہ جواب مین
پہلے خط مین مفصلاً ذکر چکا ہون اور کچہہ مجملاً اس خط مین بہی کہا گیا ہے لہذا اکثر
لا اوسی بات کو پہر بار بار لکہون دہم یہہ کہ قول آپکا مسیح تو قران مین اہل کتاب کہلا
گئے پس محمد کے وقت مین نہ صرف کلام مسیح جیسا آپ کہتے ہین بلکہ وہ ساری کتاب جسمین
کلام مسیح مسطور اور مرقوم ہے اونکے پاس موجود تہی اور وہ کتاب انجیل تہی اور وہ انجیل

اوسوقت صحیح بھی ہی بقول قران کیونکہ سورۂ یونس مین مرقوم ہے یہہ محض آپکا
دعوی بلا دلیل ہے لفظ اہل کتاب سے یہہ ہرگز نہین لازم آتا کہ انکی کتاب محرف نہوئی
اور قران سے یہہ بات ہرگز نہین ثابت ہوتی ہے کہ انجیل اوسوقت مین صحیح تھی بلکہ
قران مین جابجا اوسکے محرف ہونے کا ذکر آیا ہے اور اُن دونون آیتونکو آپکے دعوی سے
کچھہ بھی علاقہ نہین اسلیئے کہ پہلی آیت کا توصرف اتنا ہی مطلب ہے کہ اسے مخاطب اگر تجھے
شک ہو کہ کلام الہی اسطرح کا نہین ہوتا ہو جیسا ہمنے اب اوتارا ہے اور خدا اسطرح
کی باتین (یعنے قیامت مین مردونکا جی اوٹھنا اور اعمال کے موافق جزا سزا کا ہونا وغیرہ)
نہین کرتا پس پوچھلے اہل کتاب سے اور دوسری آیت کا یہہ مطلب ہے کہ کفار مکہ
کہا کرتے تھے کہ یہہ رسول تو آدمی ہے چاہیئے تھا کہ پیغمبر جن ہوتا یا فرشتہ پس اونکے
جواب مین اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اہل کتاب سے پوچھہ لو کہ آیا اگلے پیغمبر آدمی ہوتے تھے
یا نہین مقام حیرت ہو کہ آپ آیتونکے بھی جو معنی چاہتے ہین گھڑ لیتے ہین اگر کوئی کہے کہ حضرت
عیسے نے یوحنا کے دسوین باب کے اٹھوین ورس مین جو کہا ہے کہ جو مجھسے پہلے آئے
ہین وہ چور اور راہزن ہین اس سے یہہ بات ثابت ہوتی ہو کہ جتنے اگلے پیغمبر آئے
ہین موسے داؤد یرمیاہ اشعیا وغیرہم سب ایسے ہی تھے چنانچہ فرقہ مانیکیا اسی
ورس کے بھی معنی سمجھتے تھے اور یہی ظاہر لفظی معنی ہوسکتے ہین پس کیا آپ یہہ

بات تسلیم کرلینگے حاشا وکلا بلکہ آپ یہہ کہینگے کہ یہہ معنی کسی مفسر نے نہین لکھے ہین لہذا ایکو یہی چاہیئے تہا کہ جو مفسرین کے معنی لکہتے ہین اوسے تسلیم کرتے نہ یہہ کہ اپنے مطلب کے لیئے جو چاہے معنی گھڑلیئے یازدہم قول آپکا وہ

انجیل جو اوسوقت سب عیسائیون کے درمیان مستعمل تہی آپ یا اور کوئی محمدی پیش

کرے اور بتا دے کہ وہ اور مضمون اور مطلب پر تہی نسبت اس انجیل کے جواب یہہ ہے سو اسکا بہی جواب پہلے خط مین بلکہ کچہہ اس خط مین بہی ہوچکا ہے تاہم یہہ کہا جاتا ہے کہ یہہ بات ہمپر کچہہ واجب نہین ہے کیونکہ جب ہم الزاما اور تحقیقا دونون طرح ثابت کرچکے کہ یہہ مجموعہ عہد جدید کا وہ انجیل نہین ہے جو حضرت عیسے علیہ السلام پر وحی کی گئی تہی تو اسصورت مین آپ پر لازم ہوا کہ یہہ ثابت کرین کہ یہی مجموعہ حضرت عیسے نے لکہوایا ہے اور اسمین تحریف بہی نہین ہوئی ہے بلکہ سندی اور متواتر ہے اور یہہ بہی دکہا دین کہ نسخہ حضرت عیسے کے وقت کا اپکے نسخون کے مطابق وموافق ہے نہ کہ ہمپر اسلیئے کہ ہم اپنا دعوی ثابت کرچکے ہین اور نہین معلوم کہ آپ عیسائیون سے کیا مراد رکہتے ہین کیونکہ آپکے زعم مین سوا پروٹسٹنٹ کے اور کوئی عیسائی نہین ہے اور جو ہین سو وے یا تو بت پرست ہین یا بدعتی اور جسے آپ عیسائی سمجہتے ہین سو وہ اوسوقت مین کہان تہے یہ تو لوتہر اور کالون کے صدقے سے سولہوین صدی مین اور تہہ

کھڑے ہوئے ہین دوازدہم قول آپکا مسیحیون کے پاس انجیل کے ایسے نسخے
اب بہی موجود ہین جو زمانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بدست و قلم لکھے گئے ہین
اور وے سب حال کی انجیل سے موافق و مطابق ہین چنانچہ میزان حق مین اونکی
تفصیل آئی ہے سو یہہ آپکے زعم مین ہے نہ حقیقت مین کیونکہ جو تین نسخہ آپ نے
میزان الحق مین لکھے ہین یعنے نسخہ کوڈکس واطی کانوس وکوڈکس سکندریہ
نوس وکوڈکس افریمی سو یہہ تینون نسخے ہرگز آن حضرت صلعم کے زمانہ کے آگے کے
لکھے ہوئے نہین ہین اسلئے کہ کوڈکس واطی کانوس تو ساتوین صدی کا ہے چنانچہ
ڈیوپن لکھتا ہے اور کوڈکس سکندریہ نوس یا تو اٹھوین صدی کا ہے جیسا میکیلس
کہتا ہے یا دسوین صدی کا جیسا اودن کہتا ہے یا ساتوین صدی کا جیسا آملر
کہتا ہے اور نسخہ کوڈکس افریمی کو بشپ مارش ساتوین صدی کا بتلاتا ہے پس یہہ
تینون نسخے جن پر آپ فخر کرتے تہے اور مسلمانون کے مغالطہ دینے کو کہتے تہے کہ ان
حضرت صلعم کے زمانہ سے پہلے لکھے گئے ہین اب کے علماء کے قول سے ثابت ہوئے کہ
اونکے بعد لکھے گئے ہین اور آپ جو یہہ کہتے ہین کہ وہ نسخے اپکی انجیل کے موافق و مطابق
ہین سو نہین معلوم یا تو آپنے اونکا حال کتابون مین نہین دیکہا یا صرف جاہلون کی
سے مغالطہ دیا چاہتے ہین ظاہرا تو پچھلی بات معلوم ہوتی ہے کیونکہ ممکن نہین کہ

باوجودیکہ آپ قسیس کا درجہ پاوین اور یہہ مشہور کتابین اُنکی نظر سے نگذرین
جنامین نسخہ اسکندریہ نوس مین تو کتاب جوڈت و ٹوبیاس دو زڈم اور چار
کتابین مقابیس کی اور کچھہ برم گیت اور دو نامہ کلی منت کے اور زبور مین سلیمان
کی بہی موجود تہین حالانکہ ان سب کتابون کو آپ جہوٹی سمجہتے ہین علاوہ برین متی
کے پچیسوین باب کے چھٹے ورس تک اور یوحنا کے چھٹے باب کے پچاسوین ورس سے
اٹہوین باب کے باونوین ورس تک اور دویم نامہ کرنتھیون کے چوتھے باب کے تیرہوین
ورس سے بارہوین باب کے ساتوین ورس تک بالکل نہین ہین اور نسخہ واٹیکانوس
مین اول کے چھیالیس باب کتاب پیدایش کے اور تیتیس زبور مین اور نامہ عبرانیہ
کے نوین باب کے چودہوین ورس سے اخیر تک اور دونو نامہ تمتہی کے اور نامہ تیتوس
اور نامہ فلیمان اور تمام کتاب مشاہدات کی نہین ہین اور کوڈکس افریمی مین بہی بہت
سے نقصان ہین قطع نظر اسکے کوڈکس واٹیکانوس اور کوڈکس الکسندریانوس
مین تو عہد عتیق کی کتابین اصل عبرانی بہی نہین ہین بلکہ صرف یونانی ترجمہ ہے
اور کوڈکس افریمی مین تو انکا نشان و گمان بہی نہین خواہ اصلی ہون یا ترجمہ بلکہ
اسمین صرف عہد جدید کی کتابین ہین اور کوئی عبرانی نسخہ دسوین صدی کے قبل کا
نہین ہے چنانچہ ڈاکتر کنی کاٹ لکہتا ہی کہ اوسے جتنے نسخہ ملے وہ سب کے سب

سنہ ۱۰۰۶ سے لیکے سنہ ۱۴۲۶ تک کے لکھے ہوئے ہیں اور سبب اوسکا یہہ بتلاتا ہی کہ ہیوگ
نے ساتوین و آٹھوین صدی کے قبل کے لکھے ہوئے نسخونکو غلطی کا الزام لگا کے جلوا دیا
اور صرف اپنے نسخہ کو صحیح قرار دیا اور جو ایک پرانا نسخہ یعنے کوڈکس لادیانوس اوسکے
ہات آیا سو اوسے وہ دسوین صدی کا اور موشیو دی روسی گیارہوین صدی کا
لکھا ہوا بتلاتا ہی اور صحت کا اوسکی یہہ حال تہا کہ جب واندر ہوٹ نے بڑی ادعا صحت سے
عہد عتیق کا عبرانی متن چہاپا تو اس نسخہ سے چودہ ہزار جا خلاف کیا علاوہ اسکے
ہارن صاحب خود لکھتا ہے کہ جہان مین کسی کتاب کے دو نسخہ ایسے مختلف نہین ہین جیسے
کوڈکس اسکندریہ نوس اور واٹی کانوس پس آپ کس مونہہ سے کہتے ہین کہ وہ
نسخے اپکے نسخون سے مطابق و موافق ہین ذرا انصاف کیجیئے کہ جن نسخونکا یہہ حال ہو
آنکی کیا سند سیزدہم قول آپکا اگر محمدی اس امر مین لاچار ہین تو تعصب بیجا سے
کنارہ کرکے مقر ہون الخ جناب من محمدی تو جب لاچار ہوتے کہ انکے پاس کوئی جواب نہوتا
بلکہ انکے پاس ایک تو کیا کئی جواب ہین چنانچہ کچہہ تو اسی خط مین لکھے گئے ہین چہاردہم
قول آپکا کہ باوجود سہو کا بتان کے ایکی انجیل اوسی مضمون اور مطلب پر ہے جو ہمیشہ تہی
الخ عجب حیرت افزا ہے کیونکہ ذرا خیال کرنے کی بات ہے کہ جب کتب مقدسہ مین ایسے
اختلافات عبارات کے جو باہم ایکدوسرے کے متناقض ہین پائے جاوین اور

اونمین سے کسیکو بالجزم کہا جاسکے کہ یہی اصل مصنف کی عبارت ہے بلکہ دونون پر
صدق اور کذب کا احتمال ہو تو بھلا اس صورت مین اُس مسئلہ پر کہ جس سے وہ عبارتین
متعلق ہین کیونکر حکم قطعی ہو سکتا ہے لہذا بہت سے مسئلون مین شبہ رہا مثلاً
حلت وحرمت کے مسئلہ مین کہ اب نہین معلوم ہو سکتا کہ کونسے جانور اصل مین
حلال ہوتے آیا وے کہ جنکے پچھلی ٹانگین اگلے پانون سے لمبی ہوتی تھین یا وے کہ جنکی
پچھلی ٹانگین اگلے پانون سے لمبی ہوتی نہ تھین کسلیئے کہ ورس ۲۱ باب ۱۱ کتاب
احبار کی دو عبارتین موجود ہین ایک وہ جو متن مین ہے سو یہہ ہے پر تم سب رینگنے
والے پرندون مین سے جو چار پانون سے چلتے ہین اور اونکی پچھلی ٹانگین اگلے پانون
سے لمبی ہوتی نہین ہین کہ وے اونسے کود کر زمین پر چلتے ہین تم اونمین سے
کہاوا اوس جملہ کی عوض اور اونکی پچھلی ٹانگین اگلے پانون سے لمبی ہوتی نہین ہین
الخ عبرانی نسخہ کے حاشیہ پر اور نسخون نے یہہ عبارت لیکر لکھی ہے اور اونکی پچھلی
ٹانگین اگلے پانون سے لمبی ہوتی ہین اور اسی حاشیہ کی عبارت کو اب عیسائی لوگ
ترجمہ کرتے ہین چنانچہ ترجمہ انگریزی ہندی و ترجمہ ہندی و فارسی مین یہی عبارت ترجمہ
ہوتی ہے یا لونڈی کے مسئلے مین کہ کون شخص اوسے ازاد کرے آیا وہ شخص جسنے اوسے
اپنے نامزد کیا ہے یا وہ شخص جسنے اوسے اپنے نامزد نہین کیا کیونکہ کتاب خروج کے ورس

باب ۱۲ کی بہی دو عبارتین منقول ہین ایک جو متن مین ہے وہ یہہ ہے اگر وہ آقا اوسکا
جو اوسے اپنے نامزد نہین کرکے رکہیا ناراضی ہو تو اوسکا فدیہ دیجیے الخ اور حاشیہ
عبرانی نسخے اور نسخہ سے یون عبارت نقل ہوئی ہے اگر وہ آقا اوسکا جو اوسے
اپنے نامزد کرکے رکہیا ناراض ہو تو اوسکا فدیہ دیجیے الخ اور یہی عبارت اب ترجمون
مین لکہی جاتی ہے یا حضرت مسیح کے زانیہ عورت کو بے سزا دئے چہوڑ دینے کا
مسئلہ جو یوحنا کی انجیل کے اٹہوین باب مین مرقوم ہے کیونکہ اوسمین بہی بہت سے
اختلافات عبارت کے ہین بجدیکہ بہت سے علماء عیسائی نے اون درسونکی صداقت
پر گفتگو کی ہے اور اسی طرح سے اور بہت سے مسئلے مشتبہ ہین لیکن بخوف طوالت
مین انہون ہی پر اکتفا کرتا ہون پس آپ سے مجہے تعجب آتا ہے کہ باوجود ایسے اختلافات
عبارت کے کہ ایسمین متناقض ہین پہر آپ کس موہنہ سے کہتے ہین کہ باوجود سہو
کاتبان کے اب کی انجیل ادسی مضمون اور مطلب پر ہے جو ہمیشہ تہی پانزدہم یہہ کہ قول

آپکا اور جب تلک آپ ان دونون باتون مین سے ایک کو ادا نہین کرلین الخ جب
مانا جاوے کہ مین ادنکے ادا کرنے سے قاصر ہون مین نے تو اکیلے ہی نہین بلکہ آپ کے
علماء کو بہی ساتہہ لیکے اون باتونکو ادا کیا اب آپکو اختیار ہے کہ اپنے سلف کو جہوٹا ٹہراسیئے
یا تصدیق کیجیے شانزدہم یہہ کہ قول آپکا اور فرض کیا کہ مینے آپکے سب اعتراضون

سے جواب بخوبی و درستی و با تفصیل تمام ادا کیے تو بہی کیا آپ اور محمدی لوگ اِسے مانتے
یہہ پیش کرکے نہیں کہوگے کہ تمہاری انجیل محرف ہے ہم اوسکو نہیں مانتے
یہہ آپکا فرض محض فرض محال اور وہم ہے کہ ہم جواب بخوبی دینگے کیونکہ ہمنے تو پادریون
سے جواب ادا ہوتے نہیں دیکہے چنانچہ تجربہ تو انہیں خطون سے جو آپنے ہمکو لکہے ہیں
ظاہر ہے ۔ ہفتدہم قول آپکا یہ ظاہر ہے کہ مضمون پر مباحثہ کرنا جب تک محمدی انجیل
پر قایل نہیں ہوئے محض بیفایدہ اور امر لاحاصل ہے الخ عجب تعجب انگیز ہے کیونکہ
پہلے آپکو یہہ کیون نہ سوجہی تہی کہ مسلمان لوگ تو اس انجیل کو محرف ثابت کر چکے ہیں
اور ہمنے بہی ساتہہ اسکے جا بجا تحریف کا اقبال کرلیا ہے پہر محمدی لوگ اس کتاب کے
کیونکر قائل ہونگے پس آپنے میری کیون اوقات ضایع کی خیر غنیمت ہے کہ آپ بہی
آپ سمجہے ۔ ہیژدہم یہہ کہ قول آپکا اب کہ نامہ سامی کا جواب ہو چکا جناب من میرے خط
کی تو ایک بات کا بہی جواب نہیں ہوا ہان آپنے اقرار کیا ہے کہ انکا جواب اسوقت
دیا جائیگا کہ جب وہ کتابین جنکا ذکر جناب مولوی رحمت اللہ صاحب نے کیا ہی چہپ
جائینگی اور وہ کتابین جو اونکی طرف سے چہپ چکی ہین میرے مطالعہ مین آوینگی سو یہہ
وعدہ آپکا بعینہ ایسا ہے جیسا عوام ہنود کہا کرتے ہین کہ اگر فلانا کام ہمسے اس جنم مین نہوگا
تو دوسرے جنم مین کرینگے اور جو وہ اوس جنم مین بہی نہو سکے گا تو تیسرے جنم مین کرینگے

پس آپکے اِس وعدہ سے صاف ظاہر ہے کہ آپ اوس خط کے جواب سے عاجز ہوئے
اور اپنے عجز کو صرف اِس لحاظ سے چھپایا کہ مبادا آپکی اپنے قوم مین سبکی اور خفت ہو
لیکن اب بہی عاقل اور صحیح الفہم یہی سمجہینگے کہ آپ عاجز ہوئے لہذا اِس حیلہ بہانہ سے
بہی آپکا مطلب نکلا تو دوسم یہہ کہ قول آپکا متی حواری نے اختصاراً لکہہ کر کئی ایک نام
قصداً چہوڑ دیئے مین الخ ایکے عذر بدتر از گناہ ہے کیونکہ ابتک ان نبیوں کا چہوٹ جانا صرف
متی کے سہو پر محمول کیا جاتا تہا لیکن اب معلوم ہوا کہ متی نے پاس سخن سکے لئے قصداً
چہوڑ دیئے لہذا کہنا الا کہہ سکتا ہے کہ اسیطرح اوسنے پاس سخن کے واسطے بالکل
انجیل طیار کی ہوگی پس آپنے سچ بیان متی کی حکایت مین بہی فرق ڈالا تسلیم یہہ کہ

قول سے اور ایسا ہی پانچوین آیت مین بہی سلمون کے بعد کتنے نام چہوڑ دیئے گئے ہین

کہ آپنے ذکر نہین کیا اور اونکے دریافت مین نہین آیا الخ آپکی سعادت مندی ظاہر ہوتی
ہے کہ جو بیچارے متی نے نہین کیا وہ بہی آپ اسکے سر تہوپے دیتے ہین اسے صاحب
اگر غلطی ہوتی تہی اور نام چہوڑے ہین تو کتاب اول اخبار الایام کے مصنف نے کیونکہ
اوس کتاب کے دوسرے باب مین لکہا ہے ورس ۱۱ نحشون کا بیٹا سلما اور سلما کا بیٹا
بوعز اور بوعز کا بیٹا عوبید اور عوبید کا بیٹا یشی اور یشی کا پہلوٹہا بیٹا الیاب
دوسرا ابی ناداب تیسرا شمعا چوتہا نتنائیل پانچوان ردی چہٹا ازم ساتوان داؤد

داؤد ڈلیس متی نے یہین سے نقل کر لیا ہوگا کیا آپ کے زعم مین متی نے عہد عتیق ہی نہ پڑہی تہی ہان اگر اعتراض ہے تو اسیدر یہہ ہے کہ چار سو برس کے عرصہ مین چار پشتین ہوئین اور یہہ قیاس سے بعید معلوم ہوتا ہے البتہ ازلی صاحب نے یہہ تو لکہا ہے کہ متی نے بعد زوربابل کے کئے نام چہوڑ دئے ہین نسبت دویم یہہ کہ ایلچی اس قول سے کہ بن بیٹا پوتا اور پڑپوتا اور آل اور نسل کے معنی اولاد یہا ہی اور خویش اور اور یا ہی معنی رکہتا ہے حضرت عیسیے کا مسیح ہونا ہی مشکل پڑا کیونکہ عہد عتیق سے تو یہہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح تو داؤد کے صلبی نسل سے ہین اور جب یہان بن کا لفظ ایسا عام ہوگیا تو کہہ سکتے ہین کہ حضرت مسیح اور داؤد مین کہین دور کا رشتہ ہوگا نسبت دویم یہہ کہ قول آپکا اور پشتونکا عدد اس طرح سے ہے کہ داؤد کا نام پہلی تقسیم کے آخیر اور پہر دوسری تقسیم کے شروع مین گننا چاہیے کچہہ نیا جواب نہین یہہ تو اورون نے ہی لکہا ہے بلکہ ایسی پانچ توجہین اور ہی کی گئی ہین کہ آپ کو نہین معلوم پہلا یہہ کیا جواب ہے کہ ایک شخص کو دو دفعہ گنکے عدد پورا کرنا چاہیے ایسے تو تیرہ کے ۲۶ رد انتالیس ہی ہو سکتے ہین قطع نظر اسکے تماشا یہہ ہے کہ اس تکلف پر ہی اعتراض نہین اوہٹتا کیونکہ اس صورت مین دوسری قسمت مین جو پیکنیا پر ختم ہوئی ہے پندرہ پشت ہو جاوینگے نہ یہہ کہ قسمت سیوم مین تیرہ کی چودہ ہوون اسسے بہتر تو مین تمہین ایک توجیہہ کہہ دیتا ہوں وہ یہہ

ہے کہ آپنے یون کیون نہ کہدیا کہ عیسائیون کے عقیدہ کے موافق مسیح مین
دو صفتین ہین الوہیت کی اور انسانیت کی لہذا اونکو دو شخص لکھنا چاہئیے پس
اِس صورت مین تیرہ کی چودہ ہوجائینگے بست ۲۳ سوم قول آپکا خلاصہ وہ سارے
اعتراض جنکو لیفٹ منکرڈ اکٹر استر اس صاحب کے قول پر بڑے تفاخر سے پیش کئے
ہین سب بیجا اور بیہودہ ہین سو یہ بات صرف آپ ہی کے زعم مین ہے ہان اگر
آپ جواب ادا کردیتے تو ایک بات تہی لیکن اوس سے آپ قاصر رہے کیونکہ جو جواب
آپنے دئے وہ جواب نہین اور سیر تولڑکے بہی ہنستے ہین کیونکہ جو اصل اعتراض
تھا وہ نہین اوٹھا بلکہ آپ اوسکی اور تصدیق کرتے ہین یعنے معترض کہتا ہے کہ
کہ جب کسی مصنف نے ایک زمانہ متعین کرکے یہہ کہا کہ اوس زمانہ مین اتنی پشتین
ہوتی ہین من بعد خواہ قصداً یا پاس خاطر کسیکے چند نام چھوڑ دیئے تو ایسے شخص
کی تاریخ کا اعتبار نہین یہان تک نامہ ساجی کا جواب ہوچکا اب ہم آپ کو بنی نوع
ہونے کے سبب کچھہ سمجھاتے ہین اور امیدوار ہین کہ آپ اوسے مانین اور وہ
یہہ ہے کہ آیندہ کو آپ کسی مسلمان سے ہرگز نہ اولجھین کیونکہ جب آپ سے
جواب نہین بن پڑتا تو آپکو آئین بائین شائین لکھنا ہوتا ہے اور سیر لوگ
ہنستے اور کہتے ہین کہ پادری صاحب خط کا جواب تو نہین لکھتے بلکہ اپنی

نوکری کا کام سجاتے اور جانتے ہین کہ کمیتی یہہ جاتے آ پادری صاحب ایک کام
مین لگے ہوئے تہے ہین مبادا تنخواہ مین خلل آوے اور ایسا ہی کہ بعضے کلیسیم
لوتہرین سے چرچ آف انگلنڈ مین داخل ہونا پڑا اور ایسا ہی کہ بعض
کاتہلک کی طرف بہی التجا کرنی پڑے لہذا آپکو مناسب ہے کہ اپنے قوم کے لوگون کو
کلیسون مین جمع کرکے وعظ اور نصیحت کیا کرین اور کسی طرف ہم اور تشفین سے بہتر نہ
آپ مختار ہین جیسا چاہین ویسا کرین ہمنے جو حق تہا سو کہہ دیا کیونکہ مین نہین چاہتا کہ لوگ آپکو ایسا سمجہین

کہ حقیقت مین آپ کیسے ہی ہون آپ جو فرما دیتے ہین کہ شاید جناب ایسے جواب سے ناراض ہونگے لیکن حق تو یہہ ہے

جو مینے لکہا جناب من بہلا یہین اسمین کیون ناراض ہونگا یہہ تو پادریون کی عادت
مین داخل ہے کہ جب جواب سے عاری ہوتے ہین تب یا تو کہتے ہین کہ تم گستاخی
کرتے ہو تمہارا جواب نہ دینگے یا تمہاری بات قابل جواب کے نہین پس آپنے بہی
عادت کے موافق کیا اسمین آپ کی کیا شکایت ہے قطع نظر اسکے جب مین
پادری میدہ صاحب کے اوس بہتان اور افترا سے جو انہون نے مجہہ پر باندہا
اور یہہ لیے شہری سے اوسے خیرخواہ ہند مین کرا اوسے بدخواہ کہا چاہتے چہاپا ناراض
ہوا لیکہ پادریون کی دیانت کا حال دیکہکر چپکا ہو رہا تو بہلا اب مین آپ سے کیا
ناراض ہونگا آیندہ جو کار میرے لائق ہو مجہے اعلام کرتے رہئیگا اور بس فقط

مگر یہہ بھی کہ میرا ارادہ ہے کہ آپ کے اور اپنے خطوں کو چھپوا دون تا خواص و
عوام کے ملاحظہ مین گذرین مگر چونکہ آپ کا اول خط میرے پاس سے گم ہوگیا ہے
لہذا آپ کو لکھا جاتا ہے کہ آپ اپنے ارادہ یا نسخہ اوس خط کی نقل بھیج دیجیے *

مورخہ آٹھوین تاریخ جولائی الراقم ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ آپ کے اصل دو خط اول و سوم بایں عرض آپکی
خدمت شریف مین بھیجتا ہون کہ جیسے اس آخری خط مین انگلستانی نامون کو
انگریزی حروف مین بھی لکھہ دیا ہے اسیطرح ان دونون خطون مین بھی اردو کے
محاذی یا اوپر انگریزی مین ہر ایک انگلستانی نام کو لکھہ دیجیے کہ اونکے پڑھے جانے مین
کچھہ شبہہ نہ رہے اور بعد انگریزی لکھہ دینے کے یہہ دونون خط واپس کر دیجیے بہت مہربانی
ہوگی اور جب یہہ دونون خط آپ کے پاس سے واپس آ جاوینگے تب مین آپ کے
اس آخری خط کا جواب لکھونگا فقط مرقوم ۱۲ جولائی سنہ ۱۸۵۴ء الراقم کشیش فنڈر صاحب

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فنڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے آپکا خط مورخہ ۱۲ جولائی سنہ حال کا معہ میرے
دو خط اول و سوم بایں غرض کہ مین اون انگریزی نامون کو جو اون خطون مین

مین مرقوم و مسطور ہوئے ہین انگریزی حرفون مین بھی لکھہ دون بہنچا جنکو
حسب خواہش آپکے مین اون نامون کو ایک کاغذ پر لکھہ کر معہ اون دونون خطون کے
آپکے پاس بہیجتا ہون امید کہ جناب خط سوم کا بھی خط آخری کے ساتھہ جواب ادا کرین

الراقم ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب — مکرر عرض یہہ ہے کہ شاید میرے آخری خط
مین ہارٹلی صاحب کی جگہ بلیر صاحب بسہو لکہا گیا ہے اگر ایسا ہوا ہو تو آپ ازراہ مہربانی
اوسے بنا دیجیے فقط مورخہ ۱۳ جولائی سنہ ۱۸۵۴ عیسوی

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ آپکا خط معہ فہرست اسمائے انگریزی اور دونو
اصل خطونکے پہنچا اب عرض یہہ ہے کہ ازراہ مہربانی اون مصنفونکی کتابون کے
نام اور اون صفحون کے نشان بھی جنمین آپکے وہ اقوال جنسے آپنے استدلال
کیا ہے واقع ہین لکھہ بہیجیے کہ بعض انمین غیر مشہور ہین فقط

الراقم بندہ کشیش فندر صاحب — مرقومہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۵۴ ع

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فندر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے آپکا خط مورخہ ۱۰ جولائی کا اس مضمون کا
کہ مین اون مصنفونکی کتابون کے نام اور صفحونکے نشان جنکو مین نے سند مین

[illegible]

ذکر کیا ہے لکہہ بہیجون اس وجہ سے کہ بعض ان مین غیر مشہور ہین یہ امر
باعث استعجاب عظیم ہوا کیونکہ ابہی چند روز ہوئے کہ آپ اپنے خط مین لکہہ چکے ہین
کہ گویا آپ اون سب مصنفون سے خوب واقف تہے اور انکی کتابین آپ کی
نظر سے گذر چکی ہین اور آج وہی لوگ غیر مشہور ہوگئے مگر آپنے پہلے وہ لکہا
اپنی بے خبری پر پردہ ڈالا تہا اب کی ضرورت پڑی تو پوچہا یہی مصلحت جانا
جو پنہان تہا وہی پر سو عیان ہے یہہ کیسے لنترانی اب کہان ہے بہرحال مجہے
اون مصنفون کے نام سے کہ جنہین آپ غیر مشہور بتلاتے ہین اطلاع دیجئے
مین انکی کتابونکے نام لکہہ بہیجونگا فقط الراقم ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب ۲۰ جولائی سنہ [illegible]

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خانصاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہ ہے کہ آپکا خط مورخہ ۲۰ جولائی سنہ حال کا میرے خط
کے جواب مین پہنچا مضمون معلوم ہوا اسے صاحب آپ کسواسطے غیر حق اور بیجا
بات لکہنے سے باز نہین آتے مین نے تو کہین نہین کہا کہ وے سب کتابین میری
نظر سے گذر چکی ہین بلکہ یون لکہا ہے کہ جو آپنے انگریزی کتابونسے انجیل پر ایراد
نکالے ہین کچہہ نئی بات نہین ہے کہ گویا صرف آپ ہی کی نظر مین آئی ہون
ہوچکی ہو اور جو بات اور اعتراض جواب کے لائق تہے دیندار علماء مسیحیہ

اسکے جواب مدت سے بخوبی و درستی دئے گئے پس ہماری بات کہاں اور آپکا بیان
کہاں خیر وہ کتابین میری دیکھی ہوئی ہون یا نہون بات ایسی نہین ہے بلکہ
ایسی ہے کہ جناب میری عرض کے موافق ان سب مصنفون کی کتابین
خواہ وہ مشہور ہون خواہ غیر مشہور جنکے منقولات کا آپنے اپنے خط مین سند پکڑا
اور اپنا دلیل بنایا ہے اون سب کتابون کا معہ نشان صفحہ اور کتاب کی جلد کے وسطور
کیجئے کیونکہ مجیب کو مباحثہ کے وقت ایسی درخواست کرنا حق ہے اور اگر معترض اسسے
انکار کرے تو البتہ مجیب یہہ کہیگا کہ معترض نے ان باتون کو اپنی آنکھہ سے نہین
دیکھا بلکہ صرف سنی سنائی بات لکھی ہے اور چونکہ میری درخواست سب کتابونکے
نام کی ہے لہذا ضرور نہین جانا کہ اون مصنفون کی کتابون کا جو میری دانست مین
غیر مشہور ہین نشان کرون اور ایک اور التماس ہے کہ آپ اون کتابونکا نام اور جلد
اور صفحہ کے عدد سب انگریزی خط مین لکھئے جو کچھہ شبہ نہ پڑے فقط

الراقم کشیش فنڈر صاحب مرقوم ۳۰ جولائی سنہ ۱۸۵۴ع

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فنڈر صاحب سلامت
بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے آپکا خط مورخہ ۳۰ جولائی سنہ حال پہنچا لکھا
حیرت ہے کہ جناب یہہ کیا سمجھکے لکھتے ہین کہ اے صاحب آپ کسواسطے غیر

حق اور تجابات لکھنے ست یا نہین آتے کیلیئے کر آپ نے ان جملون سے

توبیہ مین بہی جانتا ہون الخ اور چنانچہ ایکو او نہین کتاب انگریزی پہنچنے ہو

معلوم ہوا ہوگا الخ اور آپ نے ذکر نہین کیا اور آپ کی دریافت مین نہین آیا

الخ کچھہ اور نہین سمجھا جا سکتا مگر یہی کہ آپ یہہ جتایا چاہتے ہین کہ گویا وے سب

کتابین جنسے مین نے استدلال کیا ہے آپ کی بہی نظر سے گذرین ہین

بلکہ اونسے بہی کچھہ زیادہ چنانچہ تیسرا فقرہ اسی بات پر دلالت کرتا ہے لیکن اسکا

یہہ لکھنا کہ مین نے تو کہین نہین کہا کیا یہہ جاتا ہے اور آپ جس عبارت کو نقل کرتے

کہتے ہین بلکہ یون لکھا تھا سو اوسے تو مین آپ کی چالاکی و مغالطہ دہی کی

مین سمجھتا ہون کیونکہ آپ لکھتے ہین جو بات و اعتراض جواب کے لائق ہے علماء

دیندار مسیحیہ اوسکے جواب مدت سے بخوبی و درستی دے گئے ہین حالانکہ وہ

لوگ جنہین مین نے ذکر کیا ہے خود علماء دیندار مسیحیہ ہے اور اون کے کسی نے

جواب کبھی نہین دئے بلکہ اونکے قولون کو مستند جانکے اور علماء مسیحیہ اپنی کتابون

مین نقل کرتے ہین ذرا بشپ مارش و واٹسن و بارن و لارڈنر کی کتابونکو

دیکھئے کہ اون لوگون نے اِن مضمون کی شان مین کیا کچھہ لکھا اور اُن کی کہان تک

کیا مستند کیا ہے اور شرح ڈوالی و رچرڈمنٹ کو ملاحظہ کیجیئے اور کہین ان

لوگون کی کتابون سے کتنا کچھہ نقل ہوا ہے ۔ ب ۔ ور آپ کے جبالی علماء بغداد گورنمنٹ
سے ہین جنہون نے ان لوگون سے پڑہا وہین لکہا ہے تعجب ہے کہ آپ ایسی جاہلانہ

اور مغالطہ دہی سے باز نہین آتے اور تجہے لکہتے ہین کہ اسے صاحب آپ کو واسطے

غیر حق اور بیجا بات لکہنے سے باز نہین آتے عجیب تماشہ ہے اوسکے جور کو تو آل

کو دانستے قطع نظر اسکے بالغرض اگر یہ ۔ ۔ مانا بہی جاوے کہ اوسی عبارت کی
طرف اشارہ ہے گو حقیقت مین ایسا نہین ہے تو بہی کیا ہے مین پوچہتا ہون ایکو
یہہ کیونکہ معلوم ہوا کہ اونکا کسی نے جواب لکہا ہے آیا آپ نے اون کتابون کو
دیکہا ہے یا نہین صورت اول مین تو ہمارا مطلب ثابت اور صورت دوسری مین بے
دیکہے کیونکہ آپنے لکہا کہ اونکے جواب ہوگئے ہین پس شکایت آپکی بیجا ہے موقع
تہکی اور بفرض محال اگر یہہ ہی تسلیم کرلین کہ حقیقت مین یہہ بات بیجا ہتی تو
بہی آپ کو شکایت کرنی نہین پہنچتی کس لیئے کہ آپ اس سے زیادہ بیجا و غیر حق باتین

لکہہ چکے ہین مثلاً یہہ اور اس مرحلہ سے کہ آپ انکی کتابونکو معقول سمجہتے ہین یہہ شبہہ

ہوتا ہے کہ جناب بہی اونکے زمرے مین ہین حالانکہ مین نے ایسا نہین لکہا تہا جیسا کہ پہلے

خطو مین ذکر ہوا یا مثلاً یہہ اور آپنے بے تحقیق و دریافت اوسکی پیروی کرکے اوسکے

قول مان لیئے امید کہ آیندہ جناب متکلمین اور محدثین کے قول اپنی دلیل نہ بناوینگے الخ

حالانکہ مین نے ایسا کبھی نہین کیا کیونکہ اس سے تو اس صاحب کے اعتراض اوسکے محض قول
ہی نہین بلکہ اوسنے تو بیبل مین جگہہ بتلادین جو چاہے دیکھلے اور باقی مضمونون مین
سے بتلائیے کونسا منکر یا بدعتی ہی شاہد ہے یا ہوتا ہو تو مضایقہ نہین کیونکہ اوسکے کلیہ
آپنے موہنہ موڑ لیا ہے دل تو چاہتا ہے کہ اِس باب مین کچھہ اور بھی لکھون لیکن
چونکہ اصل مطلب سے دوری ہوئی جاتی اور خط بھی بڑہا جاتا ہے لہذا بر سر مطلب آتا ہون
آپ جو اون کتابون کے نام چاہتے اور کہتے ہین کہ معترض کے ذمہ پر ہے کہ بتلا دے اور
مجیب کو پہنچتا ہے کہ پوچھلے سو مجہے اِس سے کب انکار تہا مین نے تو صرف اتنا ہی لکہا تہا
کہ جن مضمون کو آپ غیر مشہور بتلاتے ہین اون سے مجھے اطلاع دیجئے مین اونکی
کتابونکے نام لکھہ بہیجونگا لیکن اب جو آپ سب کے نام پوچھتے ہین لہذا مین اون کتابون
کے نام ایک الگ کاغذ پر لکھہ کر اس خط مین ملفوف کرتا ہون امید کہ جناب ازراہ
مہربانی اون مصنفون اور اونکی کتابون کے نام سے کہ جنہونے ان لوگون سے
خصوصاً یوسیبیا ورلیانا وان و ڈاکٹر نیسن و جامعین تفسیر ہنری اور اسکات
وغیرہ کے جواب لکھے ہین اطلاع دیجئے فقط

الراقم
ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب
مرقومہ ۲۴ جولائی سنہ ۱۸۵۴ع

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر گیڈ بیز بیرانڈ صاحب

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ اون کتابونکا نام جنکو آپ نے ذکر کیا خطون کے
ساتھہ میرے پاس بہیجا آپ کے اگلے خطون سے مقابلہ کرکے معلوم ہوا کہ ان مصنفون
مین سے جنکا ذکر آپنے اپنے خطون مین کیا ہے اونہون کی کتاب کا بہی نام و
نشان آپنے نہین لکہا ہے مین نے تو آپ سے اون سب مصنفون کی کتابونکے
نام کی درخواست کی تہی پس التماس یہہ ہے کہ باقی کتاب کے بہی نام و نشان
مع عدد و صفحہ لکہہ بہیجئے مثلاً ایولت بیجنیدا اسٹلین لیکلرک کوپی
میکابلس لیسنگ سملر نیاندر ایکورن مارش سونکامیس ناٹ ہوف
وغیرہا اور مارن صاحب کی کتاب سے اس قول کا بہی نشان اور صفحہ
بتا دیجئے جو آپنے فرمایا ہے کہ مارن صاحب یون لکہتا ہے کہ جہان مین
کسی کتاب کے دو نسخہ ایسے مختلف نہین ہین جیسے کوڈکس اسکندریہ نوس
اور واٹیکانوس فقط الراقم
بندہ کشیش فنڈر صاحب مرقومہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۸۵۴ع

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فنڈر صاحب سلمہ

بعد ما وجب کے یہہ التماس ہے ایکا خط مورخہ ۲۵ جولائی سنہ حال کا پہنچا
اور باعث استعجاب عظیم ہوا کیونکہ جن لوگون کی بابت آپ یہہ لکہتے ہین اونکا

حال انہین کتابون مین بہی کہ جنکا نام مین پہلے لکھہ چکاہون منقول ہے مثلاً
لبکارک کوپ اور میکالیس اور لیسنگ اور بیمیر اور مارش اور اکہارن کا لا
مارن کی جلد ۳ کے صفحہ ۲۹۵ مین دیکہیے جیسا کہ مین آگے بہی لکھہ چکاہون یہ
حیرت کی بات ہی کہ آپ نے اوس صفحہ کو تو ملاحظہ نکیا اور مجہے لکھہ بہیجا شاید جلد
اور گبھیرت کے سبب سے نظر اون ناموں پر نہ پڑی ہوگی اے صاحب ایسی
اضطرابی تو اچہی نہیں ذرا دلمیں دہارس باندہیئے اور قول ابوالڈاور استاین
کا تکلک ہر لڈ مین موجود ہی چنانچہ اوسکا صفحہ بہی مین بتلا چکاہون اور
بیرشنیڈ اور زوئنگلیس کی کتابون کے نشان انگریزی مین لکھہ کر ملفوف
کرتا ہون جو وہ کتابین نملین تو مارن صاحب کی جلد چوتہی کے صفحہ ۳۰۹
کو اور وارڈ صاحب کے ۳۸ صفحہ کو دیکہہ لیجئے اور قول سملرکیلئے مارن
صاحب کی دوسری جلد کا ۵۸ صفحہ ملاحظہ کیجئے اور نسخون کے اختلاف
کی بابت اوسی جلد کے ۷۵ صفحہ کو دیکہیئے اور وانڈرہوٹ کیلئے بہی اوسی
جلد کا ۴۳ صفحہ ملاحظہ کیجئے اور چار رسالہ گفتگو کے جواب نے عنایت کئے سو وہ
حسب خواہش آپکے اون لوگونکو بہیجے گئے چنانچہ ایک تو مولوی رحمت اللہ
صاحب کو ڈاک پر روانہ ہوا اور دوسرا مولوی امیر اللہ صاحب مختار راجہ

بنارس کو دیا گیا اور تیسرا احباب مولوی محمد مظہر صاحب کو بھیجا لیکن مولوی صاحب
موصوف نے اوسے ایک رقعہ کے ساتھہ واپس کیا لہذا وہ آپکے پاس معہ
اوسی رقعہ کے اس خط کے ہمراہ بھیجا جاتا ہے اور وہ جو مجھے عنایت ہوا تھا
سو اوسے مینے بغور دیکھا آیندہ اوسکا حال مفصل عرض کرونگا ابھی اتنا کہتا ہون
کہ ایسی حرکات کو ہماری اصطلاح مین تحریف کہتے ہین اور کیون بموجب آپکے کہنے
سے کتب مقدسہ نہ بچین تو اسکی کیا حقیقت ہے اور مناسب یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ پھر ایک جلسہ مقرر ہو اور وہی اشخاص جو اوس جلسہ مین آئے تھے بلائے
جاوین اور اونکے سامنے یہہ رسالہ پیش کرکے پوچھا جاوے کہ آیا یہہ رسالہ
ٹھیک ہے یا وہ جو دہلی مین بعض لوگون نے بعبارت فارسی چھپایا ہے چنانچہ
اسیلئے مین نے آج اوسکی کئی ایک جلدین طلب کین ہین اور یہہ حال تو
مین پہلے ہی دیکھ چکا ہون اور اسیکا مین نے چوتھی خط کے آخر مین اشارہ
کیا تھا لیکن اب زیادہ تعجب اسیلئے ہوا ہے کہ اوسمین یہہ لکھا ہے اب پادری
فنڈر صاحب کی معرفت کچھہ تصحیح و تفہیم پاکر دوبارہ چھپنے مین آیا حال آنکہ
اوسمین بہت سے بہتان صریح ہین از انجملہ وہ جو صفحہ ۶ مین دوسری سطر
سے ۸ سطر تک لکھا ہے کیونکہ مولوی صاحب نے تو جسٹن اور اگستاین وغیرہ کی

وہ تہا ہین جنمین صاف صاف یہودیونکو تحریف کا الزام دیاہے بیشک کئی تہین
لیکن آپ اونہین ایسا ہضم کر گئے کہ کوئی ڈکار بہی نہ لی یا جو شرح بہی مین مولوی
صاحب نے میزان حق کی وہ عبارتین کہ جنکی مین نے اپنے پہلے خط مین نقل بہی
لی ہی پیش کر کے کہا تہا کہ یہہ آپکا قرآن اور مفسرون پر بہتان صریح ہے اور
اوسکے جواب مین آپ سے غلطی کے اقرار بجز کچہہ بن نپڑا چنانچہ اوسکو تو آپکے
منشی قمر الدین خانصاحب نے بہی ۱۰ و ۱۷ جولائی کے پرچونمین چہاپا ہے
شاباش مصرع این کار از تو آید و مردان چنین کنند ۔

الراقم فقیر محمد عزیز نعات مرقومہ ۲۶ جولائی سنہ ۱۸۵۴ع

مکرر عرض یہہ ہے کہ مین نے لفظ ڈاکٹر و صاحب محض اسلئے لکہوایا تہا تا آپ
اسبات سے مطلع ہون کہ آپ خلاف محاورہ اردو کے دستخط لکہوایا کرتے ہین
لیکن چونکہ اسپر آپ نہ چیتے لہذا کیا ضرور ہے کہ مین وہی بات کیئے جاؤن فقط

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فاندر صاحب سلامت

بعد ماوجب کے التماس یہہ ہے کہ کل کے خط مین مینے یہہ عرض کی تہی کہ اوس رسالہ کے بابت
جواب نے مجھے عنایت کیا تہا آیندہ اوسکا حال مفصل عرض کرونگا پس
حسب وعدہ آج کچہہ ارادہ تہا کہ گذارش کرون لیکن چونکہ اوسمین

کئی ایک بات کا پہلے استفسار ہونا ضرور ہے لہذا مستکلف خدمت ہوتا ہون
امید کہ جناب مہربانی سے اون باتون کا جلدی جواب عنایت فرماوین

اول یہہ کہ جناب ۲۴ صفحہ مین لکھتے ہین ہمارے علماء مثل گریسباخ
اور شولز وغیرہ نے انجیل کے سب قدیم نسخونکو نزدیک اور دور سے ڈھونڈکر
جمع کرکے بڑی محنت اور دقت سے اونکا مقابلہ کیا اور جہہ نسخون
مین سے قریب تیس ہزار حروف اور الفاظ کی سہو و غلطی پائی گئی ہے
اب مجھے اسمین کئی باتین پوچھنی ہین اولاً یہہ کہ جناب یہہ بتلادین کہ
آیا شولز اور گریسباخ نے الگ الگ نسخونکا مقابلہ کیا ہے یا ملکر اور اون
مین سے کیسے تیس ہزار اختلاف عبارت کے نشان دئے ہین ثانیاً
یہہ کہ آیا شولز اور گریسباخ نے الگ الگ نسخونکا مقابلہ کیا ہے یعنی ہر یک نے جہہ جہہ نسخہ کا یا کسینے کم اور
کسینے زیادہ ثالثاً یہہ کہ یہہ سب نسخہ پورے پورے تھے یا ادھورے یعنے کسی مین صرف کچھ حصہ تھی اور
کسی مین ایک ہی انجیل اور کسی مین چار انجیلین اور کسی مین خالی پولوس کے خط اور کسی
مین اعمال تھے رابعاً یہہ کہ لفظ سب سے کیا مراد ہے آیا کوئی نسخہ جہان مین بغیر مقابلہ
کیا ہوا نہین رہا یا اب بھی ایسے نسخہ باقی ہین خامساً یہہ کہ جناب
نے جس کتاب سے یہہ لکھا ہے اوسکا نام اور صفحہ بتلادیجئے دوم
یہہ کہ ویریوس ریڈنگ کی کیا تعریف ہے اور اسمین اور ارٹہ مین کیا فرق

ہے جناب جس کتاب سے اوسکا حال لکھین اوس کتاب کا نام اور صفحہ کا نشان بھی بتلادین
اور اس بات کا بھی لحاظ رکھین کہ جواب مفصل ہو کیونکہ مجمل تو اوس رسالہ مین
بھی مرقوم ہے فقط الراقم حقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۲۴ جولائی سنہ ۱۸۵۴ع

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فانڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب یہہ التماس ہے کہ آج خط لکھنے کے وقت ایک بات مجھے فراموش ہوگئی
حالانکہ اوسکا استفسار ہونا بھی بہت ہی ضرور ہے لہذا تکلیف دیتا ہون کہ مہربانی سے
اوسے بھی بتلادیجئے اور وہ یہہ ہے کہ جناب صفحہ ۱۵ مین لکھتے ہین مگر زیادہ تحقیق سے
معلوم ہوتا ہے کہ آیات متشابہ چار پانچ سے زیادہ ہونگی پس جناب اون آیات
متشابہ کو نشان دیدیوین کہ وہ کونسی ہین فقط
الراقم حقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۲۴ جولائی سنہ ۱۸۵۴ع بعد دوپہر

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب سلامت

بعد ما وجب کے التماس یہہ ہے کہ آپکا خط پہنچا صفحات محولہ آپ کی کتاب سے مطابق کیے گئے
تو ہارن کی ۴ جلد کے ۲۹۰ صفحہ مین صرف میکائلیس کا نام ہے اور ۳۰۰ صفحہ مین جسکو آپ
نے پہلے خط مین نشان کیا صرف سملر اور اکہارن اور مارش کا نام ہے مگر لکلارک
اور ٹمپیر کا نام نہین ہے اور پہر ہارن کی دوسری جلد کے ۳۰۹ صفحہ مین وہ نام نہین ہین جنکا

آپنے اشارہ کیا اور یہہ بات جناب کی اس جلد کے ۸۰ صفحہ مین نسخون کے اختلاف کے بابت
کچہہ بات نہین ہے اور فانڈر ہوت کا بہی ۳۴ صفحہ مین کچہہ ذکر نہین ہے شاید آپکا نسخہ
اور ہو اُس حال مین آپ اپنے نسخہ کا نام بتفصیل بتا دیجئے یا ہمارے پاس بہیج دیجئے ہمارا
نسخہ وہی ہے جو لندن مین سنہ ۱۸۴۸ع مین چہاپا گیا اور اسکا چہاپا چہاپا ہے یہہ بہی
غرض ہے کہ مین نے آپ سے اُن سب مصنفونکی کتاب کا نام اور عدد صفحہ بتفصیل مانگا تہا نہ
انکے نشان اور کتابون مین اور یہہ جواب فرماتے ہین کہ شاید آپنے جلدی اور گہبراہت
کے سبب صفحہ نہین دیکہا یہہ آپ کی ذہین بیچا یا تو نہین سے پہر ایک بات ہے جسکا ذکر
مین نے آگے بہی کیا فقط الراقم [illegible] مرقومہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۸۵۴ع

جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فانڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے یہہ التماس ہے آپکا خط مورخہ ۲۴ جولائی سنہ حال کا پہنچا حسب
خواہش آپ کے مین کتابین نشان دیکر بہیجتا ہون امید کہ جناب ملاحظہ کرکے واپس
کردین لیکن ایک حوالہ مین نہ معلوم آپنے غلطی کی یا میرے خط مین سہو ہوا ہو کیونکہ میرا
مسودہ تو درست ہی یعنی دوسری جلد کے ۳۰۹ صفحہ کے بدلے چوتہی جلد ۳۰۹ صفحہ چاہیے پس اگر
میرے خط مین سہو ہوا ہو تو آپ بنا دیجئے اور وہ جو آپنے لکہا ہے یہہ آپکی ذہین بیچا
یا تو نہین سے پہر ایک بات ہے الخ سو اسکا حال تو آپ اپنے دلمین خوب

جانتے ہین کہ ہین سے کیا بجا لکہا تہا بقول شخصے اپکی صورت ہی گواہی دیتی ہے لیکن آپنے اپنی عادت کے موافق اوس بجا کو بیجا لکہا فقط الراقم حقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۴ جولائی ۱۸۵۴ع

جناب یادر تقیا شفیق مخلصان کشنیش فانڈر صاحب سلامت

بعد ما وجب کے یہہ التماس ہے کہ بندہ نے ۴ جولائی سنہ حال کو جناب کی خدمتمین دو خط استدعا سے بہیجے تہے کہ جناب یہہ بتلا دین کہ وہ چار پانچ آیات مشتبہ جنہین آپنے زیادہ تحقیق سے معلوم کیا کونسی ہین اور وہ جو آپنے رسالہ مباحثہ کے ۴۴ صفحہ مین نسخونکے مقابلہ اور سہو کاتبونکی بابت لکہا ہے کہان سے نقل کیا لیکن ہنوز جنابنے اوسکا جواب نہین دیا لہذا امیدوار ہون کہ جلدی اون سوالونکا جواب جو اون خطون مذکورہ مین آپسے کئے گئے ہین ادا کیجیے نہین تو آپکی نسبت بہی وہی گمان جو آپ اپنے خط مورخہ بیسوین جولائی سنہ حال مین لکہہ چکے ہین کیا جاویگا فقط الراقم حقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۵ اگست ۱۸۵۴ عیسوی

مکرر عرض یہہ ہے کہ جناب یہہ بہی بتلا دین کہ اپکے نزدیک آیات مشتبہ کی کیا تعریف ہے آیا یہی مراد ہے کہ وہ آیات بعض نسخ مین پائی جاتی ہین اور بعض مین نہین یا کچہہ اور فقط

جناب یادر تقیا شفیق مخلصان کشنیش فانڈر صاحب سلامت بعد ما وجب کے یہہ التماس ہے کہ بندہ نے ۴ جولائی سنہ حال کو آپکی خدمتمین دو خط بہیجے تہے اور اونمین اوس رسالہ مباحثہ کی بابت جو آپ کی کچہہ تصحیح اور تفصیل پاکر

چہپائیے چند باتین استفسار کین ہین مگر جناب نے اونکا کچہہ جواب دیا تب مین نے آپ کو یاد
دلانے کے لیئے ۵ اگست کو ایک اور خط لکہا اوسپر بہی جناب خاموش ہو رہے
اور ہنوز جواب نہ لکہا اس لیئے پہر تکلیف دیتا ہون کہ آپ عنایت کر کے اون سوالونکے
جواب ادا کرین تاکہ جو کچہہ اُس رسالہ خصوصاً اوس حصہ کی بابت جو آپنے بہیجے سے
الحاق کیا مجہے عرض کرنا ہے مفصل گذارش کرون لہذا آپکو لکہتا ہون کہ اگر آپنے
اون سوالون کے جواب ایک ہفتہ کے اندر نہ دیئے تو مین یہہ سمجہونگا کہ جیسا آپ عاجز ہوکر
میرے خط کے جواب دینے سے قاصر رہے اور اسلیئے مباحثہ کو ایک عذر پر موقوف کیا
ویسا ہی آپ اُن سوالونکے جواب دینے سے بہی عاری ہین اور جو کچہہ آپنے ان رسالہ
مذکور مین لکہا ہے سب بے سند اور غیر واقع ہے اور یہہ بہی جانیئے کہ جب تک آپ اون
سوالونکے جواب دینگے تب تک ہم بہی اور کچہہ نہ لکہینگے اور یہی خط ہمارا اخیر خط ہوگا پس اگر آپ
کو کچہہ لکہنا منظور ہو تو اول اسبات کا لکہیئے نہ کسی اور بات کا فقط الراقم حقیر محمد وزیر خان مرقومہ ۱۰ ماہ اگست سنہ ۱۸۵۴ء

جناب ڈاکٹر صاحب شفیق مخلصان محمد وزیر خانصاحب سلامت

بعد یاد عرض یہہ ہی کہ نامہ سامی مورخہ ۸ جولائی پہنچا اور بندہ اُسکے
مضمون سے حالی ہوا مگر جائے افسوس ہی کہ جناب نے اس دفعہ غیر حق اور بیجا
باتون پر طعن بہتان بہی علاوہ کیا ہے اور یہہ نہ صرف سمجہا اور یادر ہی

صاحبان پر بلکہ جناب ہی پر بھی جو حضرت مسیح کا سوال تھا لہذا مناسب یہی تھا
کہ آپکا خط بے جواب واپس دیتا لیکن اوروں کی خاطر اور فائدہ کے واسطے
جواب لکھتا ہون اور اُس بہتان سے جسکو آپ نے ہمارے اور اور پادری
صاحبون کے حق مین قلمی فرمایا ہے نہ تو مجھکو کچھہ نقصان عاید ہوگا نہ اور پادری
صاحبونکو اور صاحبان انصاف و قدردانون کے نزدیک آپکی عزت کا باعث
بھی نہوگا شاید جناب ایسی ایسی بات اپنے قدر و منزلت کے موافق و مطابق جانتے
تھے یا نہین سو یہین آپکا اختیار ہے فاما الجواب اول جناب نے سوا اُن چودہ
نام کے جنکا ذکر آپکے پہلے خط مین ہے دوسرے خطوط مین تیس مصنفون کے
نام مسطور کیئے اور اپنا دلیل بنانا چاہا اور ویسا لکھا ہے کہ لوگ گمان کرین کہ آپ نے
اُن سب مصنفونکی کتابین دیکھی اور پڑھی ہین مگر آپکی ایسی مغالطہ دہی صرف
اُن لوگون کے سامنے کچھ چلے گی کہ اُن مصنفون سے بیخبر ہین مجھے تو اول ہی
سے معلوم تھا کہ آپ اکثر انکی کتابونکو نہ دیکھی نہ پڑھی ہین اور صرف برائے نام
انکا ذکر کیا ہے کیونکہ بہتیری جرمنی اور بعض لاتینی زبان مین لکھی ہوئی ہین
اور اُن زبانون سے آپ واقف نہین ہین اور جب مین نے آپ سے اُن
مصنفونکی کتابونکا نام و نشان پوچھا تو آپ آدھون کے بھی نام نہین

بتاسکے اور آپ کو اقرار کرنا پڑا کہ ہمین نے وہ کتاب ملاحظہ نہین کی بلکہ صرف
نام دیکھا اور سنا ہے اور اسطرح یہہ بات صادق آئی اور جب آپ جان ہوا
اب آپکا تیرا بول کہان رہا دانا اور منصف خود جانے کہ آپ کی ایسی بات کا لیا
نام رکھنا چاہیے دوم آپنے اس بات مین بھی خلاف کیا کہ آپنے یا سہواً یا
قصداً ایسا لکھا کہ گویا ہم لوگ ہر مصنف کو معتقد علیہ جانین یا اسکو معتبر جانکے
اسکی ہر ایک بات تسلیم کرین سو ایسا تو نہین چنانچہ آپکو بھی معلوم ہی اور ایک
جگہہ آپنے بھی لکھا ہے کہ ہم محمدی محدثین کا قول صرف اسوقت قبول کرتے
ہین کہ دلیل عقلی قطعی یا دلیل نقلی قطعی کے خلاف نہو پس جیسے محمدی متعصبین
کے قول بے دلیل قبول نہین کرتے ایسے ہی ہم لوگ بھی لہذا معلوم ہوتا ہے کہ آپنے
صرف اپنے مفاد کے واسطے ایسا لکھا کہ گویا ہم اپنے سب مصنفون کے قول
قبول کرلین اور مان لیوین اور یہہ کہ منکرین سے مثل اسٹراس
وہین وولٹیر وغیرہ کے ہمین کچھہ کام نہین اور کہ انکے اعتراضون کے
جواب ہمارے دیندار علماء سے بخوبی ادا ہوگئے اسکا ذکر ہوچکا اور باقی علما جنکا
ذکر آپنے کیا ہے پس انکا قول صرف اسوقت دلیل ہوگا خواہ لوطر اور کلوین
بھی ہو جب معلوم ہوا کہ کلام اللہ یعنی توریت اور انجیل کے مطابق اور موافق ہے

اور اگر علمی یا تاریخی بات ہی تو اوس حال مین قبول کرینگے کہ معتبر دلیلون سے مثبت ہو
لہذا اول یہہ لازم تھا کہ آپ ہمسے دریافت کرتے کہ فلانے مصنف کی فلانی بات آپکے
نزدیک معقول ہی کہ نہین اُسکے بعد ہمارے واسطے دلیل بنا سکتے تھے نہ قبل
ظاہر ہی کہ معترض صرف اُسوقت کسی کتاب سے دلیل لا سکتا جب اُسکو معلوم
ہوا کہ اُس کتاب کی سب بات مجیب کے معتقد علیہ ہین یہہ ہمارا جواب ہے اُن سب
باتونکا جنکو آپنے ہمارے علما کے قول پر اپنے خطوط مین لکھا یا اشارہ کیا ہے
اور اس صورت مین کہ آپنے اول اس بات کو ہم سے نہین پوچھا لیس آپکی یہہ
سب محنت ایک محنت بیفائدہ ہوئی سچ یہہ کہ آپکو بتانا او سمجھانا کہ مذکور مصنفونکی
فلان بات معقول اور میری معتقد علیہ ہی اور فلان بات نہین ہے یہہ اُسوقت
ہوگی کہ جناب اول انجیل کی حقیت اور صحت پر مقر ہون اور تعصب خلاف
اور تکرار بیجا اور طعن اور بہتان سے ہاتھہ اوٹھا کر طریق حق جوئی پر آوین
وہ جو تکراری ہے تو اُس سے کسواسطے وقت بیفائدہ ضایع کرین اور محمدی
جو لینے قران سے یہی بر خلاف انجیل کو غیر حق یا لا وجود کہتا ہے تو ظاہر ہے
کہ وہ تکراری ہے اور اُس سے کسواسطے حواریونکی وحی اور الہام کی بات مین
مباحثہ کرین یہہ تو محض بیجا اور لاحاصل بات ہوگی مگر اُمنونہج کی راہ سے

جواب دہی مین وسعت پاکر بیان کرونگا اور بتاونگا کہ آپنے بہتیری جگہہ وسوسہ اورون سے
قولوں خلاف واقع بیان کیے ہین مثلاً اسطرح اپنی دلیل نما دین قسم سوم
جانب جابجا کہا ہے کہ ہمنے انجیل کی تحریف کا اقبال کیا ہے اور کہ ہمارے
علماء اور مصححین نے بھی اس بات پر گواہی دی مگر یہہ آپکی نا راست
اور غیر حق باتون مین سے ایک ہی اور بس انصاف چاہیئے ہمنے کب کہا کہ انجیل
تحریف اور تبدیل ہوئی اور اسکے مضمون اور مطالب اور ہو گئے یا ہمارے علماء
اور مصححین مین کسنے ایسی بات کہی کیا ہارن یا گریس باخ یا
میکائیلس وغیرہ نے اگر کہین انکا ایسا قول ہو تو آپ بتائیے اور کتاب
اور صحہ ثان دیکھئے بلکہ یہ علما سبکے سب اس بات پر متفق ہین کہ باوجود
سہو کاتبان کے مضمون اور مطالب اور تعلیمات بلا کم و بیش اب بھی وہی ہین
جو ہر وقت اوائل ہی سے تھے اور انکی انجیل اصل انجیل ہے چنانچہ مباحثہ کے وقت
گریس باخ اور کنیکاٹ اور ترگل صاحب کی گواہی اس بات کے حق مین
آپکو سنائی گئی اور ہارن کی ۲ جلد کے پہلے حصہ کے ۳ باب ۳ فصل کے پہلی دفعہ کے
اخیر مین یون مرقوم ہے کہ سترہ سو برس کے بعد باوجود مختلف فرقہ کہ عیسائیون کے
بیچ ہے اور باوجود دشمنون کی عداوت اور زمانہ کی مخالفت کے انجیل مقدس

اب بھی وہی ہے جو اول مین تھی یعنی قدیم نسخے اور قدیم ترجمے اور قدیم مسیحی
معلمون کی کتابین بادقت تمام مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا ہی کہ انجیل مین ہنوز کم و
بیش نہ کچھہ تغیر و تبدیل ہوئی ہی بلکہ سب نسخون مین وہی اناجیل اربعہ ہے
وہی کتاب اعمال اور وہی نامجات ہین اور سب مین وہی تعلیمات اور وہی احکام
ہین اور میکاایلیس نے بھی اپنی کتاب کی پہلی جلد کے ۲ باب ۵ فصل مین اور دوسری
جلد کے ۱۶۳ اور ۱۸۸ صفحہ مین اس بات پر گواہی دی ہے اور مباحثہ کے وقت

بھی ہماری یہی بات تھی تا ان مین ویریوس ریڈنگ یعنی کاتبون کے سہو کا
مقر ہوا چنانچہ رسالہ دینی مباحثہ مین اسکی تفصیل آئی اب مین پر آپ لکھتے ہین
کہ مین نے انجیل کا تحریف قبول کیا اگر یہہ وہی بات ہے کہ مین کہون اس حال مین
کہ آپ قرآن مین اعراب و قرات کے اختلاف کے مقر ہین پس آپنے قرآن کا
تحریف قبال کیا ہے اور یہہ کہ آپ کہتے ہین کہ انجیل مین اختلاف عبارت لتنے
بہت ہین کہ بالجزم نہین کہہ سکتے کہ یہہ اصل مصنف کی عبارت ہے یا تحریف تو
یہہ صرف آپ ہی کا قول ہے اور بس اور آپ تو یونانی نہین جانتے اور اتنا بھی
ایسا علم نہین رکھتے کہ دو نسخے کیا بلکہ دو آیت بھی اصل زبان مین مقابلہ کر نہین سکتے
پس آپ کی بات کو ہمارے محققین کی مذکورہ گواہی کے سامنے جو زبان دان اور عالم

کامل ہے اور اپنی عمر قدیم نسخون کے مقابلہ کرنے مین صرف کی ہے کیا قدر ہوئی ظاہر
ہے کہ ہر صاحب انصاف اور مرد دانا آپکا قول محض بیجا اور بکمال غرور اور
بے وقوفی جانیگا و بس اگر کوئی شخص جو عربی سے کچھہ بھی واقف نہو کہے کہ اس
صورت سے کہ مین نے سنا اور کسی اور کتاب مین دیکھا کہ قران کے اعراب و قرات
مین اختلاف ہے پس ظاہر ہے کہ بالجزم نہین کہہ سکتے کہ قران کی اصل عبارت باقی
ہے یا سب تحریف ہوئی بلکہ ہر ایک پر صدق اور کذب کا احتمال ہے تو کیا محمدی ایسی
بات کو محض غرور اور بکمال بے وقوفی نہین جانینگے اور نہین کہینگے کہ اول عربی سیکھہ
اور بعد اسکے قران کی قرات کے باب مین بات کر فقط چہارم آپنے بار بار لکھا
کہ مینے انجیل کی تحریف با چند دلیل ثبوت مین پہنچائی تو اسمین اتنا ہیچ ہے
کہ اسکا دعوی جناب نے بہت جگہ کیا ہے مگر کوئی اور دلیل نہین لائے صرف
وہی وہ بیروبیس ریڈ تک جنکی خبر اپکو ہماری کتابون سے ملی ہے اور ان مین سے
وہ دو آیات انجیل کی ہین جنکی طرف آپ نے اشارہ کیا یعنی پہلے یوحنا کی ۵ باب
کی ۷ و ۸ آیت اور یوحنا کے ۸ باب کی پہلی سے ۱۱ آیت تک جنکو اکثر مصحین
مشتبہ جانتے ہین اور اسی جگہہ آپ یہہ بھی کہتے ہین کہ ایسی آیات اور بہی بہت
ہین مگر یہہ پھر آپکی غلط باتون مین سے ایک بات ہے اور بس کیونکہ

انکے سوا صرف وہ آیات اور ہیں جنکی صحت پر شبہ ہے یعنی یوحنا کے ۵ باب
کی ۴ آیت اور اعمال کے ۸ باب کی ۳۷ آیت اور پھر دو مقام ہیں جنکی آیات
نہ صحت کا بلکہ صرف مقدم و موخر کا شبہ ہے یعنی رومیوں کے ۸ باب کی پہلی آیت
اور ۱۶ باب کی ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ آیت مگر یاد رکھنا چاہئے کہ اُن چار آیتوں کا غیر
صحیح ہونا یقین نہیں صرف شبہ ہے کیونکہ وہ آیات سب قدیم نسخوں میں نہیں
پائی گئی ہیں اور فرض کریں کہ فی الحقیقت غیر صحیح ہوں تو بھی انکے
مضمون سے ظاہر ہے کہ انکے غیر صحیح ہونے کے سبب نہ انجیل کی کوئی تعلیم نہ
کوئی حکم اور نہ کوئی گذارش بدل گئی ہے اب اگر آپکو ذرا بھی انصاف ہوتا
تو کبھی یہہ بات نہیں کہتے کہ اُن ویریوس ریڈنگ کے سبب سے انجیل تحریف ہوئی
ہے کیونکہ اُنہیں مصححین نے جنہوں نے انکو بیان کیا اُن ہی مقاموں میں یہہ بھی
کہا چنانچہ مذکور ہوا کہ سب نسخہ مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا کہ باوجود اس تحریف
در حروف اور الفاظ و شبہ در بعض آیات تھوڑی کچھ ایسی غلطیاں ہم نے نہیں
پائیں جن سے کسی حکم یا کسی تعلیم یا کسی گذارش میں کچھ خلل آیا یا انجیل کا مضمون
تغیر و تبدیل ہوا ہو اور کیا آپکی یہہ بات آپنے نہیں دیکھی اور انکی اس گواہی سے
اپنے انصاف کی آنکھ کسواسطے بند کی جناب نے کسواسطے اُسکی تفصیل و بیان ہی

کچھ لحاظ نکیا جو ہارن کی دوسری جلد کے پہلے حصہ کے ۵ باب مین اور پہر میکائیلیس
کی پہلی جلد کے ۴ باب ۵ مین انجیل کے وریوس ریڈنگ کے بیان مین مفصلاً
مذکور و مسطور ہے اور کیا اس بات سے کہ آپنے ان مصححین کے بیان اور گواہی پر
کچھ بہی توجہ نہین کی آپکا تعصب خلاف اور تکرار بیجا ثابت نہین ہوتا لازم
اور واجب یہہ تہا کہ آپ یا تو ہمارے علما کی گواہی انجیل کی صحت اور اصلیت کے حق مین
قبول کرتے یا زبان یونانی سیکہہ کر قدیمی نسخون کو خود مقابلہ کرتے اور اگر مقابلہ
کے بعد آپ بتا سکتے کہ قدیم نسخون کے مطالب ہماری اب کی انجیل سے مثلاً ان
مین نہ مسیح کی الوہیت اور نہ تثلیث ہے نہ مسیح کی ابنیت اور نہ اسکا کفارہ
وشفاعت کی خبر نہ اسکی موت اور قیامت وغیرہ اس مین ہے تو آپکا دعویٰ
ثابت ہوتا مگر جب تلک آپنے یہہ امر عمل مین نہین لایا آپکا قول محض ایک
دعوی بلا دلیل ہی اور بس یہہ جو آپنے خط مورخہ ۹ جون مین انجیل کے
غیر حق اور غیر الہامی اور مصنوعہ ہونے کی بابت تطویل سے لکھا تو اسکا جواب
یہہ ہے اولاً محمدیون سے مباحثہ اس بات پر نہین ہے کہ انجیل الہام سے
لکھی ہوئی اور حق اور خدا سے ہے کہ نہین اور کسطرح اسکے صحیفے ایک جلد مین
جمع ہوگئے ہین کیونکہ کوئی دیندار محمدی انجیل کا حق اور خدا سے ہونیکا منکر

نہین لا سکتا بلکہ صرف اس بات پر ہے کہ آپ کی انجیل نہ تھی یہ جو محمد کے وقت مین
تھی یا نہین مگر یہہ مطلب ہے آپ کے وے اعتراضات کچھہ علاقہ نہین رکھتے
تا نہ تو وے علما جنکو آپ نے انجیل کے غیر الہام ہونیکے لیئے اپنی دلیل بنایا تو انکے
قول بالفرض آپ نے خلاف نہین سمجھے اور راست بھی نقل لیئے ہون پر تمام سے
متفق علیہ نہین اور نہ یہہ جمہور مسیحی علما کے قول کے مطابق ہی اگر بعض نے
الہام و وحی کے حق مین خلاف واقع بیان کیا ہے تو کیا اس سے ثابت ہوگا
کہ انجیل الہام سے نہین لکھی گئی ہے اور کیا آپنے نہین دیکھا جو ہارن کی پہلی
جلد مین توریت اور انجیل کے الہام و وحی سے لکھے ہونیکی بابت تفصیلاً بیان اور
مدلل ہوا ہی اور پھر وہ جو ۴ جلد کے دوسرے حصہ مین اناجیل اربعہ اور مکتوبات
کے حق اور اصل ہونیکے بیان مین مفصلاً مسطور ہے اگر آپ ابواب مذکورہ کو
غور اور انصاف سے دیکھتے اور حق گوئی پر آتے تو یہہ بات کبھی نہ کہتے کہ انجیل غیر
الہامی اور مصنوعی ہے اور پھر یہہ بھی دیکھیئے جو بشپ ولسن کی کتاب اسناد
کی پہلی جلد مین اور پھر الڈمین صاحب کی کتاب اسناد کی پہلی جلد مین اور پھر وہ جو
ڈاکٹر کمننگ صاحب کی اسناد کی کتاب مین انجیل کے حق اور الہامی ہونیکے بیان
مین مفصلاً لکھا ہوا ہی اور میزان حق کے ۲ باب کی ۷ فصل مین بھی مین نے

بیان اور ثابت کیا ہے کہ حواری رسول اور صاحب معجزہ تھے اور الہام اور وحی
انکو پہنچا تھا اور رسالت اور الہام کا دعوی نہین کرتے تھے مگر آپنے اُن سب باتونکو
قصداً اپنی نظر سے ڈالا ہی ثالثاً یہ عذر آپ لکھتے ہین کہ انجیل عبرانی مین لکھی گئی اور
کئی ایک علماکے نام اس بات کی دلیل بتاتے ہین اب یہہ بات اور اُن علما کے نام
آپنے ہارن صاحب کی ۴ جلد مین دیکھا مگر قصداً خلاف واقع بیان کیا کیونکہ وہان
تو ساری انجیل بلکہ صرف متی اور مرقس اور لوقا کا ذکر ہے اور اُن مصنفونکے
قول کا یہہ بیان ہے کہ کہا شاید متی مرقس اور لوقا کے پاس عبرانی مین ایک ایسا نسخہ
تھا جسمین حضرت مسیح کے گذارشات لکھے ہوئے تھے اور انھونے اُس سے نقل کیا متی
نے بہت اور مرقس اور لوقا نے تھوڑی سی نقل کی مگر ہارن صاحب اُسی جگہہ بتاتا اور
مدلل کرتا ہے کہ قول مذکورہ باطل و اُن علما کی بات قابل تسلیم نہین ہے اور کیا ہارن
صاحب کی یہہ بات آپنے نہین دیکھی پس قصداً ایسا خلاف واقع بیان کرنا یہہ
کیسا انصاف ہے ہان متی کی انجیل کی بابت بعض علما کا یہہ گمان ہے کہ اول عبرانی
مین لکھی ہوئی تھی اور بعد یونانی مین لیکن اکثر علما اس بات پر متفق ہین کہ متی
نے یونانی مین لکھا ہے اسکا بیان ہارن کی ۴ جلد کے ۲۶۶ صفحہ مین دیکھئے رابعاً
پھر اُسی جگہہ آپ لکھتے ہین کہ موافق قول آپ ہی کے علما کے معلوم ہوتا ہے

کہ انجیل لکھی نہین گئی اور اگر لکھی بھی گئی ہو تو مفقود ہے آپ ایسی جھوٹ بات سے جواب
مین کیا کہین اُن علما کا نام اور کتاب جسمین ایسی بات ہے آپ نے کسو اپنے مسطور
نہین کیا ہے اور کیا آپ کو لحاظ نہین آیا ایسی بات کہنا اُن سب اسناد اور دلیل
کے روبرو جو ہارن صاحب نے اپنی کتاب کی ۴ جلد کے دوسرے حصہ مین انجیل اور
انجیل کے ہریک صحیفہ کے حق اور اصل ہونیکے بیان مین مفصلاً منقول کی ہین اور
ضرور آپکے دیکھی ہوئی بھی ہین یہہ البتہ ہے کہ مسیح نے خود اپنے ہی ہاتھہ سے انجیل
نہین لکھی بلکہ اپنے حواریون کے ہاتھہ سے الہام کی راہ سے لکھوائی اور یہہ بھی درست
ہے کہ حواریون کے ہاتھہ سے لکھے ہوئے نسخے اب موجود نہین ہین مگر اِس بات کو
ایسا بیان کرنا اور کہنا کہ انجیل لکھی نہین گئی یہہ بعینہ ایسی فاحش جھوٹھہ بات
ہے کہ گویا مین کہون کہ قرآن لکھا نہین گیا اور ہے نہین کسواسطے کہ وے اوراق
اور صحیفے جن پر محمد کے اصحاب نے قرآن کو لکھا تھا مفقود ہین خاماً پھر آپ
کہتے ہین کہ چونکہ فرضی انجیلین بہت سی تھین تو اس صورت مین ہرگز یہہ بات
معلوم نہین ہوتی کہ اصل انجیل کے اقوال کتنے کتنے اناجیل اربعہ مین تقسیماً آئے
ہونگے مگر یہہ بھی صرف آپکا خلاف بیان ہے اور بس سچ ہے کہ اگلے دنون مین
فرضی یا جعلی انجیلین بہت نہین جنکو ہم لوگ اپوکریفیکل انجیلین کہتے ہین

اور انکے بعض نام آپ نے ہماری کتابوں سے نقل کیے ہیں مگر ان کی کتابیں میں آپ
نے نہیں بھی دیکھا ہوگا کہ وسے کتاب کبھی اناجیل اربعہ کے برابر نہیں گنی گئیں بلکہ اول
ہی سے جمہور علماء مسیحیہ نے انکو غیر حق اور جعلی جانکر رد کیا چنانچہ لارڈنر صاحب نے
بھی پہلی جلد کے اخیر میں اسباب کا تفصیلاً بیان کیا ہے صرف بعض بدعتی لوگ
بعض کو ان میں سے مانتے تھے مگر مسیحی لوگوں نے انکو کبھی حق نہ مانا اور نہ کبھی قبول کیا
کیا اب ایسی کتابوں سے جنکو جمہور عیسائی اول ہی سے غیر حق اور جعلی جانتے تھے
گو انکے مصنفون نے انکا نام انجیل بھی رکھا ہو اصل انجیل کی صحت پر کیا شبہ یا خلل آ سکتا
لہذا ظاہر ہے کہ آپکا شبہ اور دعوی بیجا اور بے اصل ہے اور ایک ایسی بات ہے کہ کوئی کہے
اس صورت میں کہ بہت حدیثیں غیر حق ہیں پس قرآن کے واسطے صحت کا شبہ ہے
یا کوئی محمدی کہے کہ غیر معتبر حدیث اور قرآن یکسان ہیں ۲ ششم جناب نے آخر خط
کے مرحلہ دوم میں ایسا لکھا ہے کہ گویا میں نے مسلمانوں کو دھوکا دینے کے واسطے
میزان الحق میں کاتبوں کے سہو و غلطیات ذکر نہیں کیں مگر یہ بھی آپکا قول
اور ایک غیر حق بات ہے کیا آپ کو یاد نہیں تھا کہ میں نے ۲۰ صفحہ کے آخر میں لکھا
کہ کتب مقدسہ میں تیرہ سو چودہ سو برس کے عرصہ میں کاتبوں کا سہوا نہ
قسم تبدیل اعراب حروف و الفاظ بہت سا وقوع میں آیا مگر اسی مقام میں

یہہ بھی لکھا کہ باوجود ان سب بہو کے سب نسخے مطلب اور مضمون مین موافق
اور مطابق ہین وہ پھر آپنے میزان الحق سے ہمارے لیے الفاظ نکال لئے کہ اگر محمدی
یون کی مشہور و معتبر کتابون سے ایسی باتین (یعنی اختلافات قرأت)
توریت و انجیل کی بابت نکال لا سکے تو البتہ انکا یہہ ادعا کہ کتب مقدسہ تحریف ہوئی
ہین سچا ہوگا اب دوسرے بات جو حلفیہ ہین جناب نے علاوہ کہین اور قصداً
جھوٹ لکھی ہین ہین تو اس مقام مین کسی بات سے اس اختلاف کی طرف جو
قرآن کے اعراب اور قرأت مین واقع ہین اشارہ بھی نہین کیا ہے بلکہ صفحہ ۲۴
سے ۴۹ تک مین نے تفصیلاً شیعی لوگونکی وہ بات ذکر کی تھی جو کہتے ہین کہ عثمان
نے قرآن کو کم کر دیا اور بعض آیات اور سورہ اصل قرآن سے نکالی ہین اور
دوسرے بات جو کتاب مشکات سے مسطور کی کہ عثمان نے قرآن کو تصحیح دیکے اور اپ
کا نسخہ مشہور کر کے اگلے نسخون کو سب جلا دیا اس امر کے حق مین مینے لکھا کہ اگر
محمدی الخ اب قرآن سے سورہ نکال دینا اور اسکے سب اگلے نسخون کو جلا دینا
اور بات ہی اور اختلاف قرأت اور ہے اور میری ان باتون کو اختلاف قرأت
کہنا یہہ البتہ قصداً جھوٹ لکھنا ہے اگر کنسطنطین عیسائی بادشاہ نے انجیل کی بابت
کبھی کو بھی ایسا کام کیا ہوتا جیسا عثمان نے کیا تو البتہ ہم پھر اس دعوی کو نہین

کر سکتے کہ انجیل اپنی اصل پر ہی اور ظاہر ہی کہ عثمان کے اس امر کے بعد محمدی یہ تحقیق
نہیں کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا اپنکا قران اصل قران ہی اگر عثمان صرف سورتون
کی ترتیب اور کرتا جیسا سُنی کہتے ہیں تو چاہئے تھا کہ اگلے نسخون کو خراب نکرتے
تا انکے مقابلہ سے تحریف و تبدیل کا شبہ دور ہو جاتا پس اُنکے سب کے سب جلا دینے
سے کچھہ اور بات نہیں نکلتی مگر یہہ کہ یا تو عثمان نے قران کو فی الواقع کم کر دیا ہے
یا یہہ کہ اگلے نسخے ایک دوسرے سے ایسے مختلف تھے کہ معلوم نہوا کہ صحیح کون اور
اصل کون ہے پس اُس فرق اور اختلاف کے چھپانے کو سب نسخے جلا دئے فقط

ہفتم آپ کہتے ہیں کہ دے کو تو کس یعنی انجیل کے وے قدیمی نسخے جنکا
ذکر میں نے کتاب میزان الحق میں کیا محمدؐ سے آگے نہیں جیسا میں نے لکھا ہے بلکہ محمدؐ سے
پیچھے لکھے ہوئے ہیں مگر آپ کی یہہ بات بھی درست نہیں اور آپ نے بہر قصد آنان
صاحب کی کتاب سے خلاف واقع بیان کیا ہے صاحب موصوف نے اپنی کتاب
کی دوسری جلد میں اُن قدیم نسخون کا بیان کر کے ذکر کیا کہ بعض علما مثلاً وے
جنکے نام آپ نے اُسکی کتاب سے نقل کئے یہہ گمان کرتے ہیں کہ شاید وے نسخے
ساتوین صدی کے بعد لکھے ہوئے ہون مگر اکثر مصحح ہین چنانچہ ہارن صاحب بھی
اُسی مقام میں بتاتا ہے اس بات پر متفق ہین کہ وے نسخے ساتوین صدی سے

آئے یعنی محمدؐ کے وقت سے آگے لکھے گئے ہین مثلاً گریبی شولز ح دیطیستین
دویذ مونتفاسون ہوک وغیرہ ہارن کے مذکورہ مقام کے سواد یکھئے
بروفیسر ہوک کی کتاب کی پہلی جلد ۲۵۲ صفحہ سے ۲۹۳ تک اب ان نامون سے
اپنی انکھہ بند کرنا اور قصداً خلاف لکھنا اور بعض کو کل کہنا یہہ کیا انصاف ہے
اور یہہ کہ ان نسخون مین بعض اوراق کھو گئے اور بعض بوسیدہ ہین اور
کہ کاتبونکی غلطی بھی اُن نسخون مین پائی گئی اور کہ کودکس الکسندرینوس ہکے
جلد مین اور کتاب بھی اُسکے ساتھہ مجلد ہین یہہ سب آپنے ہارن صاحب کی
کتاب مین دیکھا کہ اُسکی دوسری جلد مین یہہ بات تفصیلاً بیان ہوئی ہے
اور مجھے بھی آگے سے معلوم تھی اور مینے میزالحق مین صرف خوف تطویل کے واسطے
نہین لکھی مگر اُن باتون سے یہہ کبھی ثابت نہین ہوتا کہ گویا وے نسخے معتبر نہین
جیسا آپ کہتے ہین البتہ ہمارے علما کے قول آپ کی بات ہے کہ علم اور زبان یونانی
سے واقف نہین اور اُن نسخونکو نہ دیکھا نہ پڑہا بھی زیادہ معتبر اور قوی تر
دلیل ہے انھون نے تو وے نسخے دقت سے دیکھے اور مقابلہ کئے ہین اور مقابلہ
کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ تعلیمات اور گذارشات اور احکام انجیل جیسے اب ہمارے
انجیل مین ہین ویسے ہی اُن قدیمی نسخون مین بھی ہین اور اِس لحاظ سے

وے قدیمی نسخے معتبر دلیل ہین کہ وہی انجیل جواب ہی محمدؐ کے وقت مین اور
اُسکے آگے بہی یہی انجیل تہی اور کبہی کوئی اور انجیل عیسائیون کے بیچ مستعمل نہ تہی
مگر یہی اور یہی بات انجیل کے قدیمی ترجمون سے بہی ثابت اور مدلل ہوتی مثلاً
سوریانی اور لاطینی کہ دوسری صدی مین اور کوپٹی کہ تیسری صدی مین اور
ارمنی کہ پانچوین صدی مین اصل انجیل یونانی سے ترجمہ ہوئے ہین دیکہئے نارٹن
کی دوسری جلد ۵۶ صفحہ سے اور ہورن کے پہلی جلد صفحہ ۳۲ سے ۹۲ تک اور
یہہ ترجمہ اُس ایام سے آج تلک سوریانی اور مصری اور ارمنی اور اتیالیہ
کے عیسائیونکے پاس موجود ہین اور ان ترجمون سے بہی موافق ہین جو
کے پاس ہین پس محمدؐ کے وقت نہ مانیکیون کی اور ابیونیون کی انجیل کہ بدعتی
تہین بلکہ مذکورہ عیسائیونکی انجیل شام اور عربستان اور مصر اور روم مین
مشہور اور مستعمل تہی اور یہ ترجمہ قدیمی نسخون سے موافق اور اُنکی انجیل سے
مطابق ہین چنانچہ نارٹن اور ہورن وغیرہ کتابونسے بہی معلوم ہے آپ اُن کتابونکو
دیکہہ لیجئے اور قدیمی نسخہ بعض اُنکے تمام انجیل ہین اور بعض مین اناجیل اربعہ
اور بعض مین انجیل کے بعض صحیفے ہین خلاصہ ان سب دلیل دلائل سے
بالتمام واضح اور مثبت ہے کہ انجیل ہر وقت یہی تہی جواب ہی فقط اور اُسی مقام

اپنی اسی دفعہ دوازدہم میں آپ لکھتے ہیں کہ ہارن صاحب خود لکھتے ہیں کہ
جہان میں کسی کتاب کے دو نسخے ایسے مختلف نہیں ہیں جیسے کودکس [illegible]
اور واطیکانوس مگر یہہ غلط ہے اور پھر آپ کی آن باتوں میں سے ایک ہے
جواب نہ قصداً آراستہ اور پھر جو نقل کئی ہیں ہارن صاحب نے دوسری جلد کے
۴۴ صفحہ میں اس بات کو یون لکھا ہے کہ ان دو نسخوں کے بیچ میں زیادہ
اختلافات قرات و نقل کے ہیں انجیل کے کسی دو اور قدیمی نسخوں کی نسبت پس ہارن
صاحب کا یہہ قول کہاں اور آپ کا لکھا ہوا کہاں اور ویسا ہی آپ نے لوطراس
کالوین کے قول کو بھی اول تو خلاف سمجھہ لیا اور پھر مبالغہ کرکے خلاف واقع
بیان کیا ہے **ہشتم** ۸ اسمین جناب نے جو کہا کہ الفاظ اہل الکتاب سے یہہ لازم
نہیں آتا ہے کہ انکی کتاب محرف ہوئی ہو مگر آپنے سہواً یا قصداً ایسا بیان کیا کہ گویا یہی
بات صرف انہی الفاظ پر تھی اور حال یہہ کہ ان آیات میں تو یہہ الفاظ ہی ہیں کہ
فَسْاَلِ الَّذِیْنَ یَقْرَؤُنَ الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکَ اور پھر یہہ کہ فَسْئَلُوْا اَهْلَ
الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور پھر یہہ کہ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا
وَاُنْزِلَ اِلَیْکُمْ اب ہم نہیں جانتے کہ مفسرین نے ان آیات کو کسطرح بیان کیا اور نہ
انکی تفسیر سے ہمارا کچھہ کام ہے کیونکہ مضمون ظاہر و آشکار ہے مگر اتنا جانتا ہوں

کہ اگر ان الفاظ مین یہہ مضمون ہے تو البتہ یہہ ہے کہ اسوقت اہل کتاب کے
پاس یعنی عیسائیون کے پاس ایک کتاب انجیل موجود تھی اور اسوقت وہ
انجیل صحیح بھی تھی اور یہہ کہ اسوقت کوئی اور انجیل عیسائیونکے بیچ مشہور
نہین تھی مگر یہہ جواب ہی اسکا بیان و ثبوت ہو چکا اور آپ بھی ایک جگہہ
کہتے ہین کہ ہم اُس انجیل پر کہ حضرت مسیح کو وحی کی گئی ایمان لاتے ہین
پس آپ اُس انجیل کو ظاہر کیجئے اور بیچ مین لا کر بتایئے کہ یہہ اور انجیل ہے اُس
کہ مسیحون کے بیچ مین ہمیشہ مستعمل تھی اور اب ہی یہہ تو آپ سے برابر ہماری
درخواست تھی مگر ابتک آپ نے اُسکو ظاہر نہین کیا اور اِس صورت مین
کہ محمدی اِس بات مین لاچار ہین پس لیجیے دعوی پھا اور بے دلیل سے آپ
ہاتھ اٹھایئے اور انصاف سے اقرار کیجیے کہ ایکی انجیل وہی اصل انجیل ہے فقط
نہم ۹ آپ کئی ایک جگہہ کہتے ہین کہ معلوم نہین کہ عیسائی آپ سکو کہتے
گریک یا رومن کتولک یا نستور یا پروتستنت اب اگرچہ معلوم ہوتا ہے
کہ آپنے محض تکرار کی راہ سے ایسا لکھا ہے تو بہی اور ونکی خاطر کے واسطے
اسکا بہی جواب دونگا پس منکرین انکو کہتے ہین جو نہ کلام و الہام نہ وحی اور
نہ نبی اور نہ رسل کو مانتے ہین بلکہ ان سب سے انکار کرتے مدعی وہی ہے جو بعض

بالکل تعلیمات انجیل کو قبول نہین کرتا اور اور بات اسپر علاوہ دیتا ہی عیسائی وہی
ہی جو انجیل کی تمام تعلیمات تسلیم کرتا ہے مثلاً وحدت تثلیث مسیح کی الوہیت
اسکی ابنیت اور شفاعت اسکی موت اور قیام وعروج گناہ کی بخشش مسیح کے
کفارہ اور فدیہ کے سبب سے اور روز انصاف وقیامت وغیرہ چنانچہ قانون اصولیہ
دینیہ مین اختصاراً مذکور ہوا ہے وہ جو اُن سب کو مانتا اور مقر ہی سو ظاہری
عیسائی ہی اور وہ جو انجیل کی سب بات مانتا اور عمل مین بھی لاتا ہے سو
حقیقی عیسائی ہے خواہ گریک یا نستوری یا ارمنی یا رومن کاتولک یا
پروتستنت اسکا نام ہوا اور ہم صرف ان رومن کاتولک اور گریک وغیرہ
کو بت پرست کہتے ہین جو فی الحقیقت صورت اور مورت کو مانتے اور انکی پوجا
کرتے ہین **دہم** آپ کہتے ہین کہ اگر مینے اُن لوگون کو یعنی (استراس
اور پاین اور ولتاییر اور اسپینوزہ کو) مسیحیہ لکھا تو کیا غضب کیا جواب
کہ یہ غضب آپنے کیا کہ یہ ایک غیرحق اور جھوٹ بات لکھی استراس
پاین اور ولتاییر تو منکرین مین سے تھے اور اسپینوزہ ایک یہودی تھا
اور اپنی بے ایمانی کے سبب یہودیون کے مجمع سے بھی نکالا گیا ❊ **یازدہم**
جو جناب مرحلۂ ششم مین لکھتے ہین کہ جو بیچارہ متی نے نہین کہا وہ بھی آپ

اُسکے سترہ کو پرے دیتے ہیں الخ تو یہہ بھی آپکی بیجا اور بغیر مناسب باتوں مین سے ایک ہے اور آپ لحاظ بھی نہین کرتے کہ متی کے حق مین جو حضرت مسیح کا حواری اور رسول تھا ایسے طعن اور بہتان لکھتے ہین ایسی بات کا کیا کہون منصف آپکے ایسے انصاف کی منصفی کرے اور جو آپنے نسب نامہ کی بابت میرے جواب مین لکھا سو سب بیجا اور بے مطلب ہے اور معلوم ہوا ہے کہ آپنے محض کچھہ کہنے کے واسطے جو قلم مین آیا سو لکھا ہے کیونکہ مینے تو نہین کہا ہے کہ متی حواری سے غلطی ہوئی یہہ آپ ہی کا انصاف ہے بلکہ مین نے نسب نامہ کی پانچوین آیت پر اشارہ کرکے کہا کہ اس آیت مین بھی متی نے نام چھوڑ دیئے ہین اور یہہ کہ اخبار الایام مین بھی وہی نام چھوڑ دیئے گئے ہین یہہ اُتنی ہماری بات کی دلیل ہے کہ توریت مین بھی بعض مقام مین نسبنامے اختصار سے لکھے ہوئے ہین فقط آپ پھر نسبنامہ کے حق مین لکھتے ہین کہ تماشا یہہ ہے کہ اس تکلف پر بھی اعتراض نہین اٹھتا کیونکہ اس صورت مین دوسری قسمت مین جو یکنیاہ پر ختم ہوئی پندرہ پشت ہو جاینگی الخ اب یہان بھی آپنے قصداً خلاف کہا تا اپنے اعتراض کی بنا ناواقفون کے سامنے کچھہ صورت بنا ئین کیا آپکو معلوم نہوا کہ جب دوسری قسمت داؤد کے نام سے شروع

جیسا میں نے بیان کیا تو اسلی اخیر پشت یعنی چودھویں پشت کو سمجھ سے
اور دیکھنا تیسری قسمت کا پہلا پشت ہے اور اس طرح تین قسمت کی پشت
ٹھیک آتی ہیں **یازدھم ۱۲** آپ اپنے خط کے آغاز میں لکھتے ہیں کہ
میں نے اس مباحثہ کو شروع کیا ہے مگر یہہ بھی درست نہیں ہے کیونکہ میں نے
تو وہ تین کتاب انگریزی زبان میں صرف آپکے ملاحظہ کے لیئے بھیجی تھیں نہ
آپ سے اُن کتابوں کا جواب طلب کیا نہ جواب میرا مقصد اور مطلب تھا
بلکہ آپ نے کتابوں کو واپس دینے کے وقت انکے ساتھ اپنا پہلا خط بھیجا
اور جواب طلب کر کے مباحثہ شروع کیا۔ پھر آپ کی ایک اور غیر حق بات
ذکر کر کے اس جواب کو ختم کرونگا اور وہ یہہ ہے کہ آپ پہلے خط میں لکھتے
ہیں کہ میں نے صاحب استفسار کا جواب ہنوز نہیں دیا یہہ تعجب کی بات ہے
کیا آپ نے اسکا جواب ہماری کتاب حل الاشکال میں صفحہ ۹۶ سے ۱۹۰
تک نہیں دیکھا اور آپ کو یاد نہیں ہے کہ اب سات برس ہوئے کہ وہ کتاب
طبع میں آئی ہے فقط خلاصہ آپ کے خطوں کا جواب ادا ہوا اور جناب
کی غیر حق اور بیجا باتوں کا بیان اور ثبوت کہ جسکا طلب آپ نے کیا ہے یہہ بھی عمل
میں آیا اور اگرچہ میں نے آپ کے سب غیر حق اور بیجا باتوں کا بیان نہیں کیا

اتنا جو لکھا گیا کافی اور وافی ہی کہ منصف اور دانا پدر آپ کا انصاف اور
حق گوئی ظاہر و عیاں ہوئی اور اگرچہ مین نے اس جواب کو کچھہ سختی آمیز
لکھا تو یہہ خوشی یا عداوت کی راہ سے نہین بلکہ ایسی سختی آپ نے مجھہ پر لازم
کی ہے فقط فی الجملہ الصاحب اگر آپکے گوشہ دل مین محبت اور دوستی کی
بات کے واسطے کچھہ جگہہ ہو اور آپ ایسی بات کو طعن نہ سمجھیں تو محبت کی راہ
سے یہہ بھی مجھے کہنے دیجیے کہ انجیل مقدس کو حق جوئی کی راہ سے غور و تفکر سے
پڑھیئے اور اگر حواریوں کا کلام آپ کو فی الحال ناگوار معلوم دیتا ہے
تو اُس پر جو خاص حضرت مسیح کا قول ہے خوبی و درستی سے متوجہ
ہوجیئے اور خدا سے دعا مانگیئے کہ آپ کو حق کی طرف ہدایت کرے تو بیشک
بفضل الٰہی رفتہ رفتہ تمام انجیل کی فضیلت اور اسکے نجات بخش مضمون
آپ پر بھی روشن ہونگے اور مسیح کی شفاعت اور الوہیت کو قبول کر کے
اور اس پر ایمان لاکر اسکی نجات کے فیض سے مشرف ہونگے یہی اس بندہ
کی دلی دعا اور التجا ہی درگاہ الٰہی سے اُس جناب کے حق مین ہے آمین

الراقم

کشیش فانڈر صاحب ۱۴ اگست سنہ ۱۸۴۳ عیسوی

مکرر انکہ آپ نے جو میرے پہلے خط کی نقل مانگی تہی سو اُسکا مسودہ اگر ہوتا
تو مین خوشی سے بھیجتا مگر اُسکا مسودہ مین نے نہین کیا تہا منشی کو
زبانی مطلب بتاکر خط لکھوا دیا تہا اب اسکی نقل کہان سے ہو مین اسمین معذور ہون

چونکہ پادری صاحب نے باوجودیکہ ایسا بڑا خط لکہا لیکن اوس عبارت کی جو
اونہون نے رسالہ مباحثہ کے ۴۲ صفحہ مین لکھی ہے اور جسکی بابت اونسے کئی بار استفسار
بہی کیا گیا سند نہ بتلائی تو ڈاکٹر صاحب نے ۱۵ تاریخ کو خاص اوسی کی نسبت ایک
خط لکہا وہ یہہ ہے جناب پادری صاحب شفیق مخلصان کشیش فانڈر صاحب سلامت
بعد ما وجب کے یہہ التماس ہے کہ آپنے آیات متشتبہ کو تو نشان دیا لیکن آپ نے
میرے اون سوالون کے جواب جو مین نے خط مرقومہ ۲۲ جولائی مین آپ سے
اوس عبارت کی بابت جو آپنے رسالہ مباحثہ کے ۴۲ صفحہ مین لکھی ہے کیے تہے
نہین لکھے لہذا امیدوار ہون کہ جناب اونکا جلدی جواب عنایت فرماوین تاکہ
مجھے آپکے خط مورخہ ۱۴ اگست کے جواب دینے مین دیر نہو لیکن اوسکے جواب
مین اس بات کا ضرور لحاظ کیجئے گا کہ ویر نوس ریڈنگ کی تعریف کسی معتبر کتاب
سے نقل ہو نہ یہہ کہ آپ کہدین کہ اوسکے سہو کاتب معنی ہین کیونکہ مین یہہ
نہین پوچھتا ہون کہ آپ اوسکا کیا ترجمہ کرتے ہین بلکہ یہین اوسکی تعریف

پوچھتا ہون فقط   الراقم حقیر محمد وزیر خان   محررہ ۱۵ ر اگست

اُس خط کو پادری صاحب نے اپنے خط مین ملفوف کرکے ۱۹ تاریخ واپس کیا اور
مراسلات موقوف کئے اور ڈاکٹر صاحب نے بہی پادری صاحب کے اخیر خط کی نقل
رکہکر اصل خط کو اپنے خط مین ملفوف کرکے واپس کردیا وہ دونو خط جانبین کے
یہہ ہین +   پادری فانڈر صاحب ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب سے عرض کرتا
ہون کہ مین نے اپنے اخیر خط مین اسبابات کا اشارہ کیا اور اب صاف لکہتا ہون کہ اب مین
آپ صاحب سے نہ اور کوئی خط قبول کرونگا نہ اونکو لکہہ بہیجونگا کیونکہ صاحب موصوف
غیر مناسب اور بیجا باتین لکہنے سے دست بردار نہین ہوتے بلکہ طعن و بہتان بہی
علاوہ کیا پس اسکے لایق نہ ٹہرے کہ آیندہ اونسے یہ رسم خط کتابت جاری
و برقرار رہے لہذا اونکا خط بے کہولے اور بے پڑہے واپس دیتا ہون اور صاحب
ممدوح پہر خط میرے پاس نہ بہیجین کہ مین قبول نہ کرونگا جو اُن صاحب
کے خطوط کا ضروری جواب تہا سو میرے اخیر خط مین ادا ہوا ہے اور اگر وہ صاحب
چاہین کہ اور کچہہ لکہین تو لکہہ کر چہپوا دین اور اگر جواب کے لایق ہوگا تو مین
بہی چہاپے کی راہ سے جواب دونگا فقط

پادری صاحب کے انگریزی دستخط   مرقومہ ۱۶ ر اگست سنہ ۱۸۵۴ع

سب اسسٹنٹ سرجن محمد وزیر خان پادری فنڈر صاحب سے عرض
کرتا ہے کہ اوسنے تو کبھی کوئی بات بیجا یا نامناسب اول نہین لکھی بلکہ صرف چند
باتین ایک عبارت کی بابت استفسار کی تہین اور نہ کبھی اوسنے اپنی طرف
سے کسی سخت بات کے لکھنے مین تقدم کیا ہان جب پادری فنڈر صاحب نے
بیجا اور غیر مناسب بات کا لکھنا شروع کیا تب اوسنے بہی لاچار ہوکر کچھہ سختی
اختیار کی چنانچہ یہہ بات طرفین کے خطوط سے ہر شخص پر خوب روشن ہوگی
اور حق یہہ ہے کہ وہ عبارت مذکور جو پادری فانڈر صاحب نے رسالہ مباحثہ
کے ۳۲ صفحہ مین لکھی ہے بے سند اور غیر واقع لہذا اونکے پاس اب کوئی
جواب نہین ہے اسلیئے یہہ حیلہ نکالا کہ گفتگو کو موقوف کیا ہے پس جواب دینے سے
عاری ہونا اور اوسکے دفع کے لیئے ایک حیلہ نکال کے خط کو واپس کرنا اسسے
سب اسسٹنٹ سرجن محمد وزیر خان بڑا انسلٹ سمجھتا ہے گو یہہ حیلہ سازی بہی پادری
فانڈر صاحب کی کچھہ کارگر نہوگی کیونکہ ہر دانشمند اب بہی سمجھہ لیگا کہ وہ صاحب
موصوف جب سب طرف سے بند ہوا اور اوسے کوئی جواب نہ سوجہا تو
لاچار ہوکر اسی آڑ مین آچہپا اور اپنا پیچہا چھوڑایا ایسی ایسی صورت مین سب
اسسٹنٹ سرجن محمد وزیر خان بہی اونہین صاحب کا خط واپس کرتا ہے

اور لکھتا ہے کہ وہ صاحب ہی اب اوسسے کوئی اور خط نہ لکھے اور نہ وہ اوس
صاحب کو کچھہ لکھیگا کیونکہ اوس صاحب نے داب مناظرہ اور بھلا دمیون
کی رسم کے خلاف کیا لہذا ایسا نرہا کہ کوئی بھلا آدمی اوسسے کچھہ لکھے یا اوس سے
کچھہ بات کرے فقط مرقومہ ۱۰ اگست ۱۸۵۴ء ڈاکٹر صاحب کے انگریزی دستخط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ پادری فنڈر صاحب نے ایک لوچ وجہہ کی بناء پر مباحثہ کو موقوف
کیا اور میرے خطوط مورخہ ۲ جولائی اور ۵ و ۱۴ اگست کے جواب مین ضمین یہہ
استفسار کیا گیا تہا کہ آپ نے جو رسالہ مباحثہ کے ۴۴ صفحہ مین یہہ عبارت لکھی ہے
کہ ہمارے علماء مثل گریس باخ اور شولز وغیرہ نے انجیل کے سب قدیم نسخون کو دور دراز
اور دور ملکون سے جمع کرکے بڑی محنت و دقت سے انکا مقابلہ کیا اور چھہ سو چوہتر
نسخون مین قریب تیس ہزار حروف اور الفاظ کی سہو اور غلطی پائی گئی فقط
اسکی سند یعنی نام کتاب اور نشان صفحہ بتلا دیجئے کہ آپ نے کہان سے یہہ عبارت نقل
کی ہے پادری صاحب نے کچھہ نہ لکھا بلکہ جب مین نے ۵ اگست کو دوسرا ایک خط بتاکید
طلب جواب خط مرسلہ ۲ جولائی بھیجا تو پادری صاحب نے خط کو واپس کرکے یون
لکھہ بھیجا کہ اگر اس صاحب کو یعنی مجھے انکے خط مرقومہ ۱۴ اگست کے جواب مین کچھہ لکھنا

اوس رسالہ مباحثہ کے ۴۴ صفحہ مین پادری فنڈر صاحب

منظور ہو تو اوسکو لکھہ کر چھپوادون لہذا حسب خواہش پادری صاحب کے مین
ایسا ہی کرتا ہون اور انکی باتون کا جواب لکھہ کر سامعین اور ناظرین سے
انصاف چاہتا ہون لیکن جواب لکھنے سے پہلے کئی باتونکا اظہار مناسب معلوم
ہوا لہذا پہلے انہین ذکر کرتا ہون مخفی نرہے کہ پادری صاحب اپنے اخیر خط مین
مباحثہ کو موقوف کرنیکی وجہہ یون مرقوم کرتے ہین کہ کیونکہ صاحب موصوف
(یعنی مین) غیر حق اور بیجا بات الخ حالانکہ پادری صاحب کا یہہ لکھنا خود
سراسر غیر حق اور بیجا ہے کیونکہ مین نے اس قسم کی باتین ابتداءً کبھی نہین
لکھین اور نہ کبھی طعن وبہتان کے الفاظ کو روا رکھا ہان جب پادری صاحب نے
بیجا اور نامعقول باتین لکھنی شروع کین اور مغالطہ دہی اور چالاکی کا شیوہ
اختیار کیا تب مین نے بھی لاچار ہو کر اس امر مین کچھہ لکھنا ضرور جانا اور
بضرورت فی الجملہ سختی اختیار کی اور مین اوسمین معذور تھا کیونکہ پادری صاحب نے
اس ڈھب کی باتین کرنی مجھپر واجب ولازم کردین اب مین پادری صاحب
کی غیر حق اور نامعقول باتون مین سے کئی ایک کا ذکر کرتا ہون اور امیدوار
ہون کہ ہر ملت اور مذہب کے صاحبان انصاف علی الخصوص وے عیسائی لوگ
جنکے دلمین کچھہ خوف خدا بھی ہو وے تعصب کو کنارے رکھکر پادری صاحب

کی باتوں اور میری باتوں کو میزان انصاف میں تولیں اور دیکھیں کہ
کونسا پلہ بھاری ہے اور درشتی اور سخت کلامی کا بادی ہم دونوں میں
سے کون ہوا ہے اور لائق ہے کہ یاد رہے جیسا صاحب باوصف عدم اتحاد سابقہ
اور باوجود اسکے کہ میرے اور انکے درمیان کبھی رسم مراسلت بھی نہ تھی
دفعتاً بے باکانہ ایک خط کے ذریعہ میں چند انگریزی کتابیں میرے پاس
بھیجدیں جنکے مصنفوں نے اپنا منہ کالا کرکے اور اپنی عاقبت بگاڑکر اور
اپنی قبر میں انگارے بھرنے کے لیئے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن
مجید اور حدیث شریف کی نسبت کلمات نامناسب اور اتہامات بیجا اور بہتانات
ناروا لکھے ہیں پس اب صاحبان انصاف دیکھیں کہ یہہ کیسی بیجا بات ہے
اور درشتی اور سخت کلامی کسنے شروع کی ہے کیونکہ یہہ ظاہر ہے کہ کسی شخص کو
زبان سے برا کہنا یا کچھ لکھکر اسکے پاس بھیجدینا برا ہے سو پادری صاحب
کا ان کتابوں کو میرے پاس بھیجنا بمنزلہ اسکے تھا کہ گویا انہوں نے میرے
سامنے سرور کائنات علیہ افضل الصلواۃ والتحیات کی خدمت میں گستاخی اور
بے ادبی کی اس جہت سے میرے لیئے جائز بلکہ واجب تھا کہ جو بجا ہوں
سو کہوں اور جو کچھ دلمیں آوے لکھوں لیکن میں نے پادری صاحب کی

اثنی یہ بیت گویا ساری لوگون کی سنی بات سمجھ کر اور سمجھکا پادریون کی عادت
اور انکی خلقت اور جبلت کا مقتضا جانکر طرح دی اور اپنی چھاتی پر پتھر رکھکر
چپ ہو رہا تا ثانیاً یہہ کہ پادری صاحب ہیرے اشتعال غمانہ اور طرح دینے
پر بھی متنبہ نہوئے اور شاید یہہ جی مین سمجھے کہ مین آپ سے ڈر گیا اور آنکی
نالائق باتون کا متحمل ہوکر آن ناشنیدنی باتون پر راضی ہوا سو انہون نے
زیادہ جرأت پائی اور رسم و عادت کے خلاف دوسرے خط مین میری نسبت
ایسے کلمات لکھے جنسے یہہ مفہوم ہوتا تہا کہ گویا مین دہریون کے زمرہ مین سے ہون
اور یہہ صرف میری نسبت لکھا بلکہ اور اہل اسلام پر بھی بہتان باندھکر کہا کہ
چنانچہ ملت اسلامیہ مین بہت لوگ ہین کہ ظاہر مین محمدی اور باطن
مین دہریہ ہین علی ہذا القیاس چوتھے خط مین مجھکو استرایس صاحب کا پیرو
قرار دیا اور خط اخیر مین تو انہون نے کربلا اور بودہ نیہ کے حیلہ بنکر جو دل
مین آیا خوب ہی فرمایا پس اب مین عموماً سب صاحبان خصوصاً عیسائیان
باانصاف سے داد خواہ ہون کہ تعصب اور طرفداری سے باز آکر طرفین
کی باتونکو ملاحظہ فرماوین اور انصاف کرین کہ پادری صاحب کی کیتنی
اور باتین غیر حق اور بیجا ہین یا میری **قولہ** (دفعہ اول) جناب نے سوا اسکے

ان چودہ نام کے الخ اقول پادری صاحب کی یہہ مونہہ زوری اسوقت
درست ہوتی اور انکا وہ طعن و تشنیع جب بجا ٹھہرتا کہ حقیقت مین مین نے
ایسا لکھا ہوتا کہ وہ سب کتابین مین نے پڑہی ہین بلکہ مین نے تو پہلے ہی
جب پادری صاحب نے اُن کتابون کے نام اور صفحات پوچھے صاف صاف
لکھہ بھیجا کہ مین نے فلان فلان کتاب سے نقل کیا ہے لہذا ہارن اور وارڈ
اور کاتھلک ہرلڈ اور واٹسن وغیرہ کی کتابون کے صفحے بتلا دیئے پر اُن کتابون
کے صفحات جنکے اوپر ان مصنفون کی کتاب مین حوالہ دیا گیا ہے نہ لکھے حالانکہ
کتب محول الیہ کے صفحات اور جلد وغیرہ کا نشان بصراحت تمام ان کتابون مین
موجود تھا مگر مین نے اس جہت سے کہ وہ کتابین میری نظر سے نہ گذری
تھین انکے صفحات وغیرہ کا نشان دینا اپنے شیوہ کے خلاف سمجھا اگر مجھکو پادری
صاحبون کی طرح مغالطہ دہی منظور ہوتی تو کون مانع تھا کہ مین بےتکلف
انکے صفحون کا نشان بتلا دیتا لیکن یہہ طریقہ صاحبان پادری ہی کو مبارک
رہے معہذا پادری صاحب کا یہہ لکھنا کہ مین اُنہون کے بھی نام نہ بتلا سکا
ایک دروغ بے فروغ اور محض بہتان صریح ہے پس باقی رہا یہہ طعن کہ مین
یونانی اور لاطینی اور جرمنی زبانون سے آگاہ نہین ہون سو اول تو یہہ

نقص کسی طرح پادریصاحب کے کار آمد اور مفید نہین ہے کیونکہ مقصود
اصلی تو یہہ ہے کہ جو کچھہ اعتراضات مین نے مصنفان مذکورہ بالا کی کتابون
سے نقل کئے ہین صحیح ہین یا غیر صحیح اگر صحیح ہین تو فہو المراد اور اگر غیر صحیح ہین
تو پادری صاحب اُنکو ثابت کردین صرف زبان سے ٹائین ٹائین کرنا لاحاصل
محض ہے اسکے سوا مین حیران ہون کہ پادری صاحب نے کس دلیل سے یہہ
جانا کہ مین ان زبانون سے واقف نہین ہون شاید روح القدس نے
اونپر اوترکر اونہین کہدیا ہو پر افسوس اوسمین بھی سہو ہوا لیکن یہ معلوم
کس سے اور ہرچند اپنی زبان سے فخریہ کلمات کہنے معیوب ہین اور مجھکو ہرگز پسند
نہین آتا کہ ایسی بات زبان پر لاؤن جس سے میری علمیت اور استعداد کا
اظہار ہو لیکن پادریصاحب کی بڑہ بولیان سب کچھہ کرواتی ہین لہذا مین
پادری صاحب کے مقابلہ مین بلاچاری کہتا ہون کہ مین اُنکی عربی دانی سے
لاطینی اور یونانی اور عبرانی بمدارج بہتر جانتا ہون کیونکہ پادری صاحب کی
عربی دانی تو اُس مجمع عام مین جسمین ہزارہا آدمی فراہم تھے محمدیہ اور سب
حاضرین جلسہ پر کھل گئی کہ پادریصاحب قران شریف کی وہ آیت جسکو اُنہون
نے اُس کتاب مین جسے اپنی تصنیف قرار دیتے ہین داخل کر دیا ہے

نہ پڑھ سکے حتی کہ قاضی القضاۃ صاحب نے عین جلسہ میں انلوگوں کا اور فرمایا
کہ آپ عربی عبارت نہ پڑھئے صرف ترجمہ ہی پر اکتفا کیجئے کیونکہ لفظ کے بدلنے
سے معنی بدل جاتے ہیں اور پادریصاحب کو مجبوری اقرار کرنا پڑا کہ مجھے معاف
رکھئے کہ میری زبان کا قصور ہے بالجملہ اگر پادریصاحب کو ایسی ہی عربی دانی کا دعوی
ہو اور میرے اس لکھنے پر کچھہ اعتراض و شک رکھتے ہوں تو پھر ایک مجمع عام قرار
دیویں اور اس مجمع میں میرے سامنے کتب عربیہ پڑھ سنا دیں اور جو پادریصاحب
جانچیں گے تو میں بھی ان زبانوں کی کتابیں پڑھ دونگا رہی زبان جرمنی
سو اسکے نجاننے سے کسی طرح مضرت نہیں ہے اور مباحثہ کی باتوں میں اس سے
فتور نہیں آتا کیونکہ مباحثہ کچھہ اس بات پر موقوف نہیں ہے کہ آدمی ساری دنیا
کی زبانوں سے آگاہ ہووے اور اگر پادری صاحب کے عندیہ میں ساری زبانوں کا
جاننا بھی شرط ہے تو خود ہی ذرا خدا سے ڈر کر سوچیں اور گریبان میں منہ ڈالیں
کہ آپ کس کس زبان سے آگاہ ہیں عرصہ گذرتے ہیں کہ پادریصاحب ترکی اور
سریانی اور کاپتک اور سنسکرت وغیرہ زبانوں سے آگاہ نہیں ہیں بلکہ گمان
یہہ ہے کہ شاید عبرانی بھی نہیں جانتے پس اب منصف لوگ انصاف کریں کہ زبان
دانی اور مباحثہ سے کیا نسبت ہے قطع نظر اس سے اکثر جرمنی کتابوں کا

انگریزی کا ترجمہ بھی ہو گیا ہے خصوصاً اون مصنفوں کی کتابوں کا جنکا مین نے ذکر
کیا ہے لہذا پادری صاحب کا یہ سب طعن و تشنیع محض ایک امر لغو ہو گیا

قولہ دفعہ دوم آپ نے اس بات مین بھی خلاف کیا الخ اقول اول تو پادری
صاحب کا یہہ قاعدہ کہ پہلے معترض مجیب سے دریافت کرے کہ کونسی مصنف کی
کونسی بات اسکی معتقد علیہ ہے اور کونسی نہین ایک عجیب قاعدہ ہے کہ امر مباحثہ
مین اوسکا جاری ہونا منجملہ محالات معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہر دین مین لاکھون
کتابین لکھی گئی ہین سو ہر کتاب کی باتونکو چھانٹنے اور آنکی ایک ایک بات کی نسبت
اعتقاد اور عدم اعتقاد کا حال دریافت کرنے کے لیئے ایک عمر نوح چاہیئے دوم
اگر بالفرض یہہ قاعدہ تسلیم بھی کیا جاوے تو ہر شخص جس بات کو اپنی خواہش کے
موافق دیکھیگا اسکو مانیگا اور جو اسکی مرضی کے خلاف ہوگی اس سے انکار کریگا
اس صورت مین ہر شخص مجتہد ٹھہریگا اور ممکن نہین کہ کسی شخص کی کسی شخص پر
حجت تمام ہو سیوم اس قاعدہ کے جاری کرنے کے لیئے یہہ بھی لازم ہوگا کہ آدمی
ہر زبان سے واقف ہو کیونکہ ہر دین کی کتابین مختلف زبانون مین تصنیف ہوئی
ہین مثلاً کتب اسلامیہ اردو فارسی عربی ترکی پنجابی و پشتو وغیرہ مین اور کتب
مسیحیہ عبرانی یونانی لاطینی اٹالین جرمنی فرانسیسی انگریزی وغیرہ مین پس سب

زبانوں کا جاننا ہی محالات سے ہے چہارم قطع نظر ان سب باتوں کے ہم
پوچھتے ہیں کہ پادری صاحب نے جو میزان الحق میں بہت سی باتیں ہماری کتابوں
سے نقل کرکے ان پر اعتراض کیا ہے کیا اونہوں نے ہم محمدیوں سے پوچھہ لیا
تہا کہ کونسی بات تمہاری معتقد علیہ ہے اور کس بات کو تم نہیں مانتے اور کونسے
مصنف کی کونسی بات پر تم اعتقاد رکھتے ہو اور کون سی بات پر نہیں لیکن
پادری صاحب نے ایسا نہیں کیا پس انکی سب محنت ایک محنت بیفایدہ ہوئی
سو یہہ کہ پادری صاحب کو بتلانا اور سمجہانا کہ کونسے مصنف کی کونسی بات ہماری
معتقد علیہ ہے اور کونسی نہیں یہہ اسوقت ہوگا جبکہ پادری صاحب قرآن
شریف کی حقیت کے مقر ہوں اور آنحضرت صلعم کو بہی برحق جانیں اور
تعصب خلاف اور تکرار بیجا اور طعن اور بہتان سے باز آویں اور تب آکر طریق حق
جوئی پر آویں اسیطرح ہندو مشنری لوگوں کے مقابلہ میں بہی کہہ سکتے
ہیں کہ جو کچہہ تمنے ہماری کتابوں سے نقل کرکے اسپر اعتراض کیا ہے کیا تمنے
ہمسے پوچہہ لیا تہا کہ کونسے مصنف کی کونسی بات ہم مانتے ہیں اور کونسی
نہیں لیکن ہرگاہ تمنے ایسا نہیں کیا تو تمہاری سب محنت ایک محنت بیفایدہ
ہوئی بہہ یہہ کہ تمکو بتلانا اور سمجہانا کہ کونسے مصنف کی کون سی بات ہماری

معتقد علیہ ہے اور کونسی نہیں یہہ اسوقت ہوگا جبکہ تم کرشن کو سچا اوتار جانو
اور ہمارے بید کی حقیت کے مقر ہوا اور پارسی بھی ایسی ہی کچھہ گفتگو کرینگے کیا غرض
پادری صاحب کے اس کلیہ سے یہہ بات لازم آتی ہے کہ کسی ملت و مذہب کا
آدمی دوسری ملت والے پر کسی طرح کا اعتراض نکر سکیگا کیونکہ طرف مقابل
اوسی وقت کہیگا کہ کیا تمنے ہمسے پوچھہ لیا تھا کہ یہہ بات ہماری معتقد علیہ سے
کہ نہیں لہذا آگے پھر کوئی جواب نہوگا سو اس صورت میں ہمارا تو کچھہ نقصان
نہیں ہوتا اور نکسی ملت و مذہب والے کا کچھہ بگڑتا ہے مگر صاحبان پادری
کی البتہ خرابی و بربادی نظر آتی ہے کیونکہ اگر صاحبان سوسیٹی کے ذہن میں
یہہ بات جم گئی تو پھر پادری لوگ کوڑی کوڑی کو مارے پھرینگے کیلئے ارباب
کمیٹی ہرگز اسباب کو روانہ کرینگے کہ لا حاصل اور بیفایدہ محض ہزارہا روپیہ
خرچ کرکے کتابیں چھپواویں اور مشنیری لوگوں کو بڑی بڑی تنخواہیں
دیکر نوکر رکہیں پادری صاحب نے غضب کیا اپنے پانوں میں آپ کلہاڑی ماری
اور بے سوچے ایک بات منہہ سے نکال بیٹھے اور یہہ نہ سمجھے کہ ایسا کہنا اپنے
ہی حق میں کانٹے بونا ہے اجی صاحبو ذرا انصاف سے بولو کہ اگر کوئی
دوسرا شخص ایسی لغو اور بیہودہ بات زبان پر لاتا تو کیا تم سب صاحب

یہہ نہ لکھتے کہ یہہ ہذیان بکنا ہے اسے مالیخولیا ہو گیا ہے پر پادری صاحب کی نسبت تو ایسا کبھی نہ کہہ سکتے ذہن کیجیے کہ پادری صاحب تو اپنے تئین بڑا عالم و عاقل سمجھتے ہین پس معلوم ہوتا ہے کہ جب پادری صاحب کو اور کوئی جواب نہ آیا اور دیکھا کہ الزام کہا نا پڑا تو لاچار ہو کر ایسا جواب دیکر سمجھا کچھ تو ہو ایا لیکن افسوس صد افسوس یہہ نہ سمجھے کہ اسمین تو اور بڑا نقصان ہے **قولہ**

اور محمدی جو اپنے قران سے بہی بر خلاف انجیل کو غیر حق بالا وجود کہتا ہے الخ **اقول** دیکھا کہ ان اقوال سے دو باتین لازم آتی ہین ایک تو یہہ کہ شاید پادری صاحب میرے تیسرے خط مورخہ ۹ جون اور چوتھے خط مورخہ ۸ جولائی کو بالکل نہین سمجھے اور یا یہہ کہ جان بوجھہ کر محض چالاکی اور مغالطہ دہی کی راہ سے ایسا کچھ لکھتے ہین اگر پہلی بات ہے تو بڑا غضب ہے کہ پادری صاحب باوصف اس استعداد کے کہ عبارت اردو کے سمجھنے مین بہی معذور ہین مباحثہ کرنے اور کتابین بنوا بنوا کر اپنے نام سے جاری کرنے پر مستعد ہین اور نہ خدا سے ڈرتے ہین نہ بندگان خدا سے شرماتے ہین اور اگر دوسری بات ہے تو افسوس ہے کہ پادری صاحب دیانت دار کہلاوین اور ایسے ایسے فاش جھوٹ بولین خدا انکو شرما وے اور راہ راست دکھلاوے **قولہ** سیوم جناب نے

جا بجا کہا ہے کہ مین نے انجیل کی تحریف کا اقبال کیا الی قولہ اے صاحب
مین نے کب کہا کہ انجیل تحریف اور تبدیل ہوئی اقول اللہ اکبر پادری صاحب
بھی عجیب شخص ہین مین حیران ہون کہ انکی یہان کیا مراد ہے آیا اونہون نے مطلقاً تحریف
کا اقبال نہین کیا یا اس بات سے منکر ہین کہ سب کتاب نہین پلٹی گئی ہے شق اول مین
تو تاسف کی بات ہے کہ اوسوقت ہزار ہا آدمی موجود تھے اور اونہون نے اپنے
کانون سے اقبال تحریف سنا ہے رہی شق دوم سو یہہ ہم بھی نہین کہتے کہ پادری
صاحب نے یہہ قبول کیا ہے کہ ہر ہر لفظ اور ہر جملہ بدل گیا ہے اور نہ یہہ ہمارا دعوی
ہے اور نہ ہمنے ایسا کبھی لکھا قطع نظر اسکے بڑی حیرت ہے کہ مین نے تو یہہ بات اول
و دوم و سیوم خط مین بھی لکھی تھی پھر کیا وجہہ تھی کہ پادری صاحب اُسوقت
خاموش ہو رہے اور انکار نکیا ظاہرا پادری صاحب یہہ سمجھے ہونگے کہ اب اتنی
مدت کے بعد ہمارا اقبال کرنا کسکو یاد ہوگا یا یہہ کہ جب مین نے چوتھے خط مین
لکھا کہ مین ان خطوط کو چھپواتا ہون تب پادری صاحب نے یہہ خیال کر لیا کہ بڑا غضب
ہوگا کہ جو لوگ شریک جلسہ تھے وہ بھی ہمارے اقبال سے مطلع ہو جاوینگے انکا کیا

اور اپنے خط مورخہ ۱۰ اپریل کا مضمون جسمین لکھ چکے ہین کہ تحریف و تبدیل اسطرح
کا ہوئی وغیرہ نکتون اور جملون اور لفظون مین اور بعض بعض جگہ تو مین بھی ہوا یا اصل بھول گئے قولہ

علماے اور مصححین مین سے کسی نے ایسی بات کہی الخ **اقول** پادریصاحب
نے جو ایسا انکا سمجھ لیا ہے مین حیران ہون کہ اسکی کیا وجہہ ہے بجز اسکے
اور کوئی بات قیاس مین نہین آتی کہ پادریصاحب اپنے علمار کی کتابون
سے ناواقف محض ہین اور کبھی انہون نے اپنے مفسرین او مصححین کی کتابین
نہین دیکھین پر یہہ قیاس تو ظاہر صحیح نہین ہے کیونکہ پادری لوگ تو اسی کام
کی روٹی کھاتے ہین اور نمک حلالی کے لیئے رات دن ایسی ہی کتابین دیکھا کیا
کرتے ہین پہر یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اپنی دینی کتابون کے مضمون سے مطلقاً
آگاہ نہون بلکہ یہہ کہ مغالطہ دینے کے لیئے جھوٹ بولتے ہین سو یہہ انکا جھوٹ
بولنا انکے سامنے چل سکیگا جو انکی جڑ و بنیاد سے واقف نہو لہذا پادریصاحب
کی تشفی خاطر کے لیئے مین دو چار قول انہین علمار معتبر کے جن کا ذکر پادریصاحب
نے اپنے خط مین لکھا ہے اور جنکے اقوال انکے نزدیک بہت ہی مستند و معتبر ہین نقلکرتا ہون اول
هارن صاحب جلد اول کے صفحہ ۲۰ مین توریت کی بابت یون لکھتا ہے کہ الحاق
کے باب مین یہہ قبول کیا جاوے کہ توریت مین ایسے فقرے (یعنی الحاق)
موجود ہین پہر دوسری جلد کے صفحہ ۴۳ مین یہہ لکھتا ہے کہ عبرانی متن مین
محرف مقامات تھوڑے ہین یعنی صرف وہی ہین جنہین ہم پہلے ذکر کر چکے اور

اسی جلد کے صفحہ ۱۳۳ مین عہد جدید کے الحاقات کے بیان کرنے کے بعد یہ لکھتے ہے
کہ ایسے ہی بہت سے الحاق حواریون کے اعمال مین ہوئے ہین جو صحیح کرنے کے خیال
سے وقوع مین آئے پہر اسی صفحہ مین یون لکہتا ہے کہ قصداً تحریف اُن لوگون نے
بہی کی ہے جو دیندار کہلاتے تھے اور بعد اسکے وہی تحریف ترجیح دیجاتی اور مقبول
ٹہرتی تہی اس وجہ سے کہ یا تو مسئلہ مقبولہ کو تائید ہو یا جو کچھہ اعتراضات اُس
مسئلہ پر عائد ہوتے ہون اُٹھ جاوین اور مرتفع ہون ثانیاً گریس باخ نے ورس
۳۵ باب ۲۷ متی مین سے یہہ عبارت تاکہ جو نبی نے کہا تہا پورا ہووے کہ اونہون
نے میرے کپڑے آپسمین بانٹے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالا الحاقی مانا ہے اور ورس
۲۶ باب ۱۰ نامہ اول کرنتہون مین یہہ عبارت کہ زمین اور جو کچھہ اُسمین ہے خدا
کی ہے الحاقی قرار دیکر خارج سمجہی ہے چنانچہ ان دونون الحاقون کا حال ہارن
صاحب نے اپنی دوسری جلد کے صفحہ ۲۳۱ اور ۲۳۳ مین لکہا ہے علاوہ اسکے
جسٹن شہید اور آگسٹاین اور کریزاسٹم وغیرہ نے یہودیون کو عہد عتیق مین
تحریف کرنیکا الزام لگایا ہے چنانچہ اون لوگون کے اقوال مباحثہ کے پہلے حصہ اور
اعجاز عیسوی مین منقول ہو چکے ہین اور پادری صاحب کو بہی جلسہ مین سنا
گئے تھے لیکن اب مین پوچہتا ہون کہ تحریف کے ثبوت کے لئے اور کیا چاہئے

قولہ بلکہ اسکے برعکس سب کے سب اسبات پر متفق ہین **الی قولہ** چنانچہ مباحثہ کے وقت گریسباخ اور لیتی کاٹ اور شریگل صاحب کی گواہی اسبات کی ثبوت مین آپ کو سنائی گئی **اقول** سبحان اللہ پادریصاحب بڑے سیدہے ہین اسبات کو بھی خوب سمجھتے ہین مین کہتا ہون درحالیکہ ہارن صاحب وگریسباخ وغیرہ اسبات کے معترف ہون کہ ان کتابون مین تحریف ہوئی ہے اور انہین الحاقی بھی موجود ہین جیسا کہ اونکے قول اوپر گذرے ہین اور یہہ یون لکھین کہ انمین کچھہ نقصان نہین ہوا تو کہئے اونکی یہہ گواہی کب شنوائی کے قابل ہوگی خصوصاً ہم لوگون پر کہ اونکے قول محض الزاماً نقل کرتے ہین کب دلیل ہو سکتی ہے علاوہ برین تعجب ہے کہ کینی کاٹ نے تو عہد عتیق کے عبرانی نسخون کا مقابلہ کیا تہا نہ عہد جدید کا پس عہد جدید کی بابت گواہی لکہنے کا کیا موقع تہا ذرا پادریصاحب اوس کتاب کا نام اور صفحہ تو بتلا دین جہان کینی کاٹ نے عہد جدید کی بابت مذکورہ گواہی دی ہے اور اسی جہت سے کہ پادریصاحب نے کینی کاٹ کو معتمد علیہ سمجھکر اپنے خط مین اوسکا ذکر کیا ہے ضرور پڑا کہ مین اوسکے دو چار قول جو اوسنے عہد عتیق کے باب مین لکہے ہین نقل کرون ذرا پادریصاحب انہین انصاف کی نظر سے ملاحظہ کرین اولاً تو کینی کاٹ یہہ کہتا ہے کہ محققین بیل نے

جو سامریون کو تحریف کا الزام لگایا ہے سو وہ الزام یہودیون کو دینا چاہیے
اور سامریون کی عبارت اصل ہے چنانچہ اسکا حال ہارن صاحب نے جلد
دوسری کے صفحہ ۱۴۰ مین لکھا ہے اور کتاب صموئیل کے ۱۷ باب کے درس ۱۲ سے
۳۱ تک بیس درسون کو کینی کاٹ الحاقی اور قابل الاخراج سمجھکر کہتا ہے
کہ جب ہمارے ترجمہ کی کچھ کوئی تصحیح کیجاوے تو ان درسون کو نہ داخل کرنا چاہیے چنانچہ بشپ
ہارسلی نے جلد اول کے صفحہ ۳۳۰ مین ذکر کیا ہے اور اسیطرح جہان عبرانی اور سامری
مین فرق ہے وہان کینی کاٹ نے اکثر سامری کو ترجیح دی ہے اور عبرانی کو محرف
یا غلط کہا ہے چنانچہ اسکا کچھہ بیان اعجاز عیسوی مین کیا گیا ہے اور بشپ ہارسلی نے
جابجا عہد عتیق مین تصحیح کی ہے جسکا جی چاہے اسکی کتاب مین دیکھہ لے اُسنے کتنے مقامات الحاقی
قرار دئے ہین اور کتنی جگہہ تحریف کا مقر ہوا ہے مثلاً درس ۳ و ۴ باب ۲۶
کتاب گنتی اور درس ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ باب ۱۴ کتاب یوشع اور درس ۱۴ باب
۱۲ کتاب قضاۃ اور درس ۲ باب ۳۰ کتاب اول صموئیل اور درس ۲ باب ۲
کتاب ۲ صموئیل وغیرہ کو محرف کہا ہے اور درس ۱۲ باب ۲ اور درس ۱۰
باب ۱۰ اور درس ۱۴ باب ۱۵ کتاب یوشع اور درس آٹھ سے ۹ تک باب اول
کتاب قضاۃ کو الحاقی مانا ہے اب چاہئے غور ہے کہ جن لوگون کو پادری صاحب

بڑا مستند سمجھتے ہے اور جنکے بھروسے بہت باتین بولتے تھے اور اپنے خط مین
بہی رہنمین لوگون کے اقوال سے دلیل چاہتے تھے اُنہون نے کہا کیا باعث ہے اور
پادری صاحب کی کیسی جڑ کہودی اسپر بہی اگر پادری صاحب ویسی ہی باتین
کئے جاوین اور تحریف کو نہ مانین تو یہہ پادری صاحب کے انصاف اور دیانت
کی دلیل ہے خدا جانے اُنہون نے اپنے ذہن مین تحریف کس چیز کو سمجہہ رکہا ہے جو
ایسی بات بار بار کہے جاتے ہین اور جو پادری صاحب نے ہارن کی دوسری جلد
کے پہلے حصہ کے تیسرے باب کی تیسری فصل کی پہلی دفعہ کا حوالہ دیا ہے سو اس
نسخہ مطبوعہ سنہ ۱۸۲۲ع مین جو لندن مین تیسری دفعہ چھپا ہے ایسی فصل کا
پتہ بہی نہین ہے بلکہ اُس باب مین صرف دو ہی فصلین ہین جنکو انگریزی
مین سکشن کہتے ہین نہین معلوم پادری صاحب سے ایسی فاش غلطی
کیونکر ہوئی یہہ تو یقین نہین آتا کہ پادری صاحب ایسا صریح جہوٹ بولین
جو کسی طرح بہی مخفی نہ رہ سکے اور ایک گہنٹہ نہ چہپ سکے لیکن شاید سہو و غلطی سے
ایسا لکہہ دیا ہے یا جیسا اُنکی عادت ہے عوام الناس کو مغالطہ مین ڈالنے کے
لیئے چال چلا ہے بہرکیف اگر پادری صاحب کے پاس اُسکا کوئی ثبوت ہووے تو پیش کرین
منصف لوگ خود انصاف کر لینگے **قولہ** ہان ہین وہہ پوشیدہ رنگ یعنی

کیا ہون کے سہو کا مقر ہوا چنانچہ رسالہ دینی مباحثہ مین اسکی تفصیل آئی
اب اسپر آپ کہتے ہین کہ مین نے انجیل کا تحریف قبول کیا مگر یہہ وہی بات ہے
کہ مین کہوان اوس حال مین کہ آپ قران مین اعراب و قرات کے اختلاف کے
مقر ہین پس آپ نے قران کا تحریف اقبال کیا ہے انتہی **اقول** الحمد ربہ
پادری صاحب کی مغالطہ دہی کیا اونکے دلخشہ آنا توف بالکل اوٹھہ گیا ہے جو ایسی
ایسی باتین کرنے ہین صاحبو ذرا انصاف کرو اور داود مین کہتا ہون
جس صورت مین ویریوس ریدنگ ایسی مختلف عبارتون کو کہتے ہون
کہ جنمین بالیقین نہ معلوم ہو کہ انمین سے کونسی اصل مصنف کی عبارت ہے
اور کونسی تحریف بلکہ ہریک پر صدق اور کذب کا احتمال ہوا ور اسی حیثیت سے
سب کی سب مشتبہ ہون چنانچہ ہارن صاحب بھی جلد دوسری کے ۳۲۵
صفحہ مین یون لکھتا ہے کہ ارا تہ یعنے غلطی کاتب اور ویریوس ریدنگ
یعنی اختلاف عبارت مین میکائیلس کی تفریق سچی معلوم ہوتی ہے
(یعنے) جب دو یا زیادہ مختلف عبارتین پائی جاوین تب اونمین ایک
ہی سچی ہو سکتی ہے اور باقی یا قصداً تحریف یا بھول کاتب کی ہین اگرچہ اصل
عبارت کو جھوٹی وساختہ عبارت سے تمیز کرنا اکثر دشوار ہے پس جب

ذرا بہی شبہ رہے تب سب کو اختلاف عبارت کہینگے مگر جب صریح معلوم ہوگیا کہ یہان کاتب نے جہوٹ لکہا ہے تب اوسے غلطی کاتب کہینگے انتہی اور مجہنا ایسی ہی ڈیڑہ لاکہہ عبارتین عہد جدید کے ... نسخون مین پائی جاوین اور اونمین سے ۲۹ ہزار تو پادری صاحب بہی تسلیم کرین اور پہلا اسکے عہد جدید کی کتابون کا تواتر لفظی بہی محفوظ ہو تو بہلا کہئیے پہرکونسی دلیل سے پادریصاحب ایسے اختلاف عبارت کو قبول کرکے تحریف سے انکار کرتے ہین ذرا خدا سے ڈرین تحریف اورکسکا نام ہے اور انصاف کی کیون گردن مارتے ہین جو ایسے اختلاف عبارت کو اختلاف قرات کے ساتھہ مناسبت دیتے ہین ہان اگر اختلاف قرات ایسے ہوتے کہ صرف ایک ہی عبارت اللہ تعالی کیطرف سے نازل ہوتی اور انحضرت صلعم بہی اوسکو ایک ہی طرح پڑہا کرتا اور بعد انحضرت صلعم کے لوگ اپنی طرف سے عبارتین گڑہ گڑہ کر قران مین داخل کرتے اور قران کا تواتر لفظی بہی نہوتا اور پہر یہہ بہی نہ معلوم ہوسکتا کہ اونمین سے قران کی اصل عبارت کونسی ہے اور لوگون کی کونسی تو البتہ پادری صاحب کا کہنا درست ہوتا لیکن ہرگاہ ایسی بات نہین ہے بلکہ قران کی ساتون قراتین انحضرت صلعم سے بتواتر منقول ہین تو پہر کیا جائے اعتراض ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ یا تو پادریصاحب

اپنے بہان اور ہمارے یہان کی کتابون سے کچھہ خبر نہین رکھتے یا باوجود خبر
رکھنے کے محض چالاکی سے مغالطہ دیا چاہتے ہین **قولہ** اور یہہ کہ آپ کہتے ہین
انجیل مین اختلاف عبارت اتنے بہت ہین کہ بالجزم نہین کہہ سکتے کہ کونسی
مصنف کی عبارت ہے اور کونسی تحریف سو یہہ حرف آپ ہی کا قول ہے
اور بس الخ **اقول** صاحبو ذرا انصاف کیجئے کہ جب ویریوس ریڈنگ کے
یہہ معنی سمجھہ چکے جو اوپر مذکور ہین معہذا اوہی ویریوس ریڈنگ عہد جدید کے
نسخون مین ڈیرہ لاکھہ نشان دئے گئے ہین جیسا کہ آگے بیان ہو چکا اور
جنمین سے تیس ہزار تو پادری صاحب نے بھی اقبال کر لئے ہین تو کہئے مین نے
جو لکھا تھا کہ کتب مقدسہ مین ایسے اختلاف عبارت کے ہین کہ جنمین یقیناً نہین
معلوم ہو سکتا کہ اونمین سے کونسی اصل مصنف کی عبارت ہے اور باقی تحریف
تو کیا خلاف کیا کیونکہ مین نے تو وہی بات کہی تھی جو اونکے ہارن اور میکالیس
صاحب کہتے ہین پس اپنی کتابون سے خبر نہ رکھنا یا باوصف خبر رکھنے کے اُنکو
خلاف بیان کرنا اور میری حق باتون کو جھٹلا کے درشتی اور سخت کلامی اختیار
کرنا کیسی لغو حرکت ہے اب منصف لوگ ملاحظہ فرماوین کہ کس کا قول محض تھا
اور کمال غرور اور بیوقوفی ہے **قولہ** (دفعہ چہارم) آپ نے بار بار لکھا کہ مین نے

انجیل کی تحریف با چند دلیل ثبوت مین پہنچا ہی الخ **اقول** سبحان اللہ پادری
صاحب کیا خوب تقریر کرتے ہین شاید اس مجمع عام مین پادری صاحب نے بلا دلیل
ہی تحریف کو قبول کر لیا تھا کیا اگستاین اور جسٹن وغیرہما کے قول جو پادری صاحب
نے اس بات کی نسبت سنائے گئے تھے کہ یہودیون نے عہد عتیق مین تحریف کی آپ
ایسا جلد بھول گئے اور ورس ۶ و ۸ باب ۵ نامہ اول یوحنا کو جو پادری صاحب
نے الحاقی مانا اور ایسی ہی سات آٹھ جگہ تحریف کا اقبال کیا تھا ابھی سے فراموش
کر گئے اگر ایسا ہی سہو ہے تو خدا حافظ اور یہہ جو پادری صاحب کہتے ہین کہ
ویریوس ریڈنگ کے سوا اور کوئی دلیل پیش نہین ہوئی سو بالفرض اگر
یہہ صحیح بھی ہوتا ہم پادری صاحب کا کوئی مطلب حاصل نہین ہوتا کیونکہ ویریوس
ریڈنگ کا ہونا عین تحریف ہے اور ہماری اور پادری صاحب کی صرف نزاع لفظی ہے
جسکو ہم تحریف کہتے ہین اسکو پادری صاحب ویریوس ریڈنگ بتلاتے ہین
چنانچہ اسکا حال آگے آتا ہے باقی رہا یہہ کہ پادری صاحب جو کہتے ہین کہ چار آیتین
مشتبہ ہین اور انکے سوا اور نہین ہین سو یہہ محض انکا دعوی بلا دلیل ہے
اور بس کیونکہ اول تو درست بیانی انکی یہہ ہے کہ آپ ہی پندرہ آیتون کا نشان
دیتے ہین اور آپ ہی انکو چار بتلاتے ہین خدا جانے یہہ باتین ہوش کی ہین

یا عالم مستی مین کچھہ کا کچھہ لکھے ہین دوم انکی راست بیانی یہہ ہے کہ ان ایات
کو مشتبہ بتلاتے ہین حال انکہ ہارن صاحب جلد ۴ کے ۳۱۰ صفحہ مین لکھتا ہے
کہ اراسمس اور کالوین اور بیزا اور گروشیس اور لیکلرک اور وٹسٹین
اور سملر اور شلز اور مورث اور ہیمن لین اور پالس اور شمٹ اور
اور مصنف جنکا ذکر ہو دلفیوشس اور کوچنے کیا ہے ان ورسون (یعنی ورس ۵۳
باب ۷ سے تا ورس ۱۱ باب ۸) یوحنا کی سچائی پر گفتگو کرتے ہین اور یہہ لکھتا ہے
کہ کریزاستم اور تہیوفلکت اور نونس کی شرح مین جنہون نے انجیل
کی شرح لکھی ہے نہ یہہ ورس نقل ہوئے نہ انکی شرح کی گئی ہے اور یہہ ورس
کپریوس اور ترتولیانوس کے حوالون مین بھی نہین ہین گو انہون نے
عفت اور زنا کی بابت بہت کچھہ لکھا ہے اور اسی لئے نقل کرنے کا بڑا موقع
رکھتے تھے اگر یہہ ورس اونکے نسخون مین موجود ہوتے پس جب اتنے علماء
ایک طرف ہون تو پادری صاحب یا فرض کرین کہ ہارن صاحب ان ورسون
کا حامی بنکر کیسے کہ اینپر کچھہ شبہ ہے تو بہلا کب پذیرائی کے قابل ہوگا سیوم
پادری صاحب کی راست بیانی یہہ ہے کہ کہتے ہین کہ ان آیات پر اسواسطے
شبہ ہے کہ بعض نسخون مین پائی گئین اور بعض مین نہین اور انکے

سوا اور ایسی آیتین نہین ہین حالانکہ ایسی آیتین بہتیری اور بہی ہین
چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے کسیقدر آیات کا ذکر کیا جاتا ہے مثلاً

ورس ۵ ۳ باب ۲۷ متی مین تاکہ جو نبی نے کہا تہا پورا ہووے کہ انہون نے میرے
کپڑے آپسمین بانٹے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالا الحاقی مانا گیا ہے ہارن
صاحب دوسری جلد کے صفحہ ۳۳۰ و ۳۳۱ مین لکہتا ہے کہ یہہ عبارت الحاقی
یونانی نسخون مین اور ترجمہ سریانی اور کاپٹک اور سیسی ڈک اور اتہیوپک
اور روسی کے تمام خطی نسخون مین نہین پائی جاتی اور کریزاستم اور تہیوپیلکٹ
اور یوتہیمس اور تہیو فلکٹ اور آریجن اور اربینوس کے پرانے مترجم
اور آگستاین اور جوونکوس کے حوالون مین بہی یہہ عبارت نہین ہے گریسباخ
نے جو اسکو بلاشبہ ساختہ سمجہکر چہوڑا خوب کیا پہر ورس ۲۸ باب ۱۰ نامہ اولے
کرنتہیون کی اسقدر عبارت کہ زمین اور اُسکی آبادی خداوند کی ہے الحاقی
مانی گئی ہے ذرا سنیئے وہی ہارن صاحب جلد ۲ کے صفحہ ۳۳۴ مین لکہتا ہے کہ یہہ
عبارت کوڈکس الکسندریانوس اور واٹیکانوس اور اور بارہ نسخون مین
اور کئی ترجمون اور بعضے مشائخون کے حوالون مین نہین پائی جاتی گریسباخ نے
اُسکو متن سے خارج کیا ہے مخفی نرہے کہ ہارن صاحب نے اُن سب ترجمون

اور مشایخ کا نام بھی لکھا ہے مگر مین نے خوف تطویل سے یہان چھوڑ دیا جسکو
کچھہ دیکھنا ہو ہارن صاحب کی کتاب مین دیکھہ لے یا اعجاز عیسوی ہین کہ وہان
کل عبارت ترجمہ کی گئی ہے اور ورس ۱۳ باب ۶ متی مین یہہ عبارت کیونکہ
بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرا ہے اور ورس ۵۹ باب ۸ یوحنا مین
یہہ عبارت کہ انکے بیچ ہو کر اور یون چلا گیا الحاقی مانی گئی ہے چنانچہ اسکا حال
اعجاز عیسوی کے ۲۲۴ صفحہ مین تفصیلاً بیان ہوا ہے پس اب پادری صاحب
کا یہہ فرمانا کہ ان آیات کے سوا جنکا انہون نے نشان دیا اور آیتین مشتبہ
نہین ہین کیا لغو اور بیجا ٹھہرا اور میرے کہنے کو غلط کہنا کیا غلط ہو گیا
کیونکہ انکے سوا اور کئی آیتین الحاقی ثابت ہو گئین اور یہہ جو پادری صاحب لکھتے
ہین کہ وہ آیتین جنکا انھون نے نشان دیا اسلیئے مشتبہ ہین کہ وہ آیات
سب قدیم نسخون مین نہین پائی گئی ہین سو مین کہتا ہون کہ اگر پادری
صاحب کے نزدیک سب قدیم نسخون مین آیات کا نہ پایا جانا موجب اشتباہ
ہے تو ایسی آیتین تو بہتیری اور بھی ہین جو اگلے نسخون مین نہین پائی
گئین مثلاً ورس ۱۷ باب ۲۳ لوقا کا کوڈکس الکسنڈریانوس اور کیرلوس
اور استفنی اور ترجمہ کاپٹک اور سہی ڈک اور سپرانڈ اٹالک سے

نسخہ اور سلف یس مین نہین ہے اور درس ۲۶ باب ۹ مرقس کا
کوڈکس و اطیکانوس نمبر ۱۲۰۹ اور کوڈکس استیفنی اور واطیکانوس
نمبر ۳۴۵ اور سات اور نسخون مین اور ترجمہ کاپٹیک اور ایک نسخہ مین
اٹیالک کے نہین ہے اور آپیسے تھیو فلکٹ نے چھوڑ دیا ہے اور درس ۳۵ باب ۶
متی کا کوڈکس نمبری مین نہین ہے اور درس ۴۳ باب ۲۲ لوقا کا نسخہ
کوڈکس اسکندریانوس اور بعض اور نسخون مین چھوڑا گیا ہے کیونکہ بعض
دیندارون نے فرشتہ کا مسیح کو قوت دینا مسیح کی الوہیت کے خلاف سمجھا اور
بعض نسخون مین اور کلیمنس اسکندریانوس اور آورجین اور یوسیبیس
کے حوالون مین درس ۳۳ باب ۶ متی کے بعد یہہ عبارت زیادہ ہے بڑی چیزین
ڈہونڈہو اور چہوٹی چیزین بہی تمہین دے دیجاوینگی آسمانی چیزین
ڈھونڈہو اور زمینی چیزین بھی تمکو عطا ہونگی چنانچہ پادری صاحب کے بڑے
معتبر ہارن صاحب نے اپنی جلد دوسری کے صفحہ ۳۲۲ و ۳۲۸ و
۳۳۳ مین اسکا ذکر کیا ہے **قولہ** اور فرض کرین کہ فی الحقیقت غیر صحیح ہونا

تو بھی انکے مضمون سے ظاہر ہے کہ انکے غیر صحیح ہونے کے سبب نہ انجیل کی
کوئی تعلیم نہ کوئی حکم نہ کوئی گذارش بدل گئی ہے **اقول** مین حیران

ہون کہ پادریصاحب کی عقل پر کیا پردہ پڑہ گیا ہے جو کہتے ہین کہ ان آیات کے مشتبہ
ہونے سے کسی مسئلہ مین فتور نہین پڑا کیا پادریصاحب نہین دیکہتے کہ باب ۸
یوحنا کے ورس ۱ سے تا ۱۱ کے غیر صحیح ہونے سے کیا ایک بڑا مسئلہ الٹ
گیا کیونکہ ان ورسون مین اوس زانیہ عورت کا قصہ مذکور ہے جسکو
یہود نے حضرت عیسیٰ کے سامہنے لاکر کہا کہ یہہ عین حالت زنا مین پکڑی گئی
ہے اور ہمکو موسیٰ نے توریت مین حکم دیا ہے کہ ایسی کو سنگسار کرین
اب تم کیا کہتے ہو پس اسپر حضرت عیسیٰ نے ایسی ایک وجہہ نکالی جس سے
وہ حد اوسپر جاری نہوئی پس اس قصہ کے غیر صحیح ہونے سے عیسائیون
کے اوپر چاہیئے کہ حد زنا جاری ہو ہان اگر اوس حکم موسوی کو منسوخ
مانین تو البتہ ایک عذر ہوگا لیکن اونکے واسطے انجیل یا توریت مین ناسخ آیت کا ثابت کرنا
اونکے ذمہ ہوگا علاوہ اسکے یہہ ورس توریت کے محرف ہونے کے لئے
ایک معقول دلیل ہین کیونکہ ان آیتون مین آیۃ رجم کا ذکر ہے جو اوسوقت
توریت مین موجود تھی ورنہ یہود حضرت عیسیٰ سے کیونکر کہہ سکتے کہ موسیٰ نے
توریت مین ایسا حکم کیا ہے پر اب وہ حکم بالکل مفقود ہے لہذا معلوم ہوا
کہ اوس مقام مین یہودیون نے حضرت عیسیٰ کے بعد تحریف کی ہے اور

مقام حیرت ہے کہ باوجودیکہ مین نے اپنے چوتھے خط مین اسی مسئلہ تثلیث کے ساتھ
دو مسئلے اور بھی لکھے تھے مگر پادری صاحب اونکو ہضم کر گئے اور اونکے جواب
مین کان بھی نہ ہلائے اور جو پادری صاحب بار بار یہہ کہتے ہین کہ تمکو ہمارے
علما کی گواہی ماننی واجب و لازم ہتی تو ہم کہتے ہین کہ اگر پادری صاحب کے
نزدیک یہی بات مسلم ہے کہ شخص معترض جب فریق مقابل کے کسی مصنف
یا کسی کتاب سے کوئی بات الزاماً ذکر کرے تو اسکو یہہ بھی لازم ہے
کہ اسکی سب باتون کو مانے تو اس صورت مین پادری صاحب کے لیے بڑی
مشکل ہوگی کیونکہ انھون نے بھی قران شریف اور تفسیر و حدیث کی
کتابون سے بہت کچھ الزاماً نقل کیا ہے حالانکہ قران شریف اور سارے
مفسرین اور محدثین کا اسپر اتفاق ہے کہ جو شخص جناب رسالتماب
صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق نہ جانے وہ کافر ہے اور اسکا ٹھکانا دوزخ
کتب مقدسہ یہود و نصاریٰ کی محرف اور اونکے احکام منسوخ ہین
تثلیث باطل اور صلیب کا عقیدہ جھوٹا ہے **قولہ** جناب نے کسواسطے اتنی
تفصیل اور بیان بیفائدہ لکھا جو مارٹن صاحب کی ۲ جلد کے پہلے حصہ کے
پانچوین باب مین ہے الی **قولہ** وہ یونس رتذنگ کے بیان مین مفصل

مذکور او مسطور ہے **اقول** واہ واہ پادریصاحب نے یہہ تو خوب ہی کیا جو
ایسا لکہا کہ جس سے ہم ویریوس ریڈنگ کا کچہہ حال لکہین ہرچند کہ ہم تو ایک
مدت سے اسکو دیکہے اور پڑہے بیٹہے ہتے پر اوسکا اعلان و اظہار بخیالات
چند در چند مستحسن نہ معلوم ہوتا تہا اسلیئے اوس سے اغماض کیا تہا از انجملہ
ایک خیال تو یہہ تہا کہ شاید بے محل ذکر کرنے سے لوگ ہمارے اوس کہنے اور لکہنے
کو تعصب پر محمول کرین گے لیکن اب کہ پادریصاحب نے ہارن صاحب کا حوالہ
کیا تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو کچہہ ہارنصاحب نے اپنی کتاب کی دوسری
جلد مین ویریوس ریڈنگ کی بابت لکہا ہے اوسکا ذکر کرین لیکن اوس سے
پہلے ایک بات کا اظہار کرنا بہت مناسب معلوم ہوا اسلیئے اوسے پہلے ذکر کرتے ہین
اور وہ یہہ ہے کہ پادریصاحب نے ویریوس ریڈنگ کے بیان کی جگہہ اوس جلد
کے پانچوین باب مین نشان دی ہے حالانکہ ہمارے نسخہ مطبوعہ سنہ ۱۸۲۲ع
مین اوس باب مین انکا کچہہ ذکر نہین ہان البتہ ہارن صاحب نے اوسی جلد
کے اٹہوین باب مین ویریوس ریڈنگ کی بابت خوب لکہا ہے چنانچہ اوسکا
خلاصہ نقل کیا جاتا ہے سنو صاحبو ہارن صاحب نے ویریوس ریڈنگ کے
وقوع کے لیئے چار سبب لکہے ہین **اول** سبب غفلت اور سہو کاتب اور یہہ کئی

وجہہ سے ہوسکتا ہے پہلی وجہہ یہہ کہ لکہانے والے نے خود کچہہ کا کچہہ بتلا یا یا لکہنے والے
نے بتلانے والے کی بات نہ سمجہکر کچہہ کا کچہہ لکہدیا دوسری وجہہ یہہ کہ
عبرانی اور یونانی حروف باہم مشابہہ ہین پس ایک کی عوض سہواً دوسرا لکہا
گیا تیسری وجہہ یہہ کہ کاتب نے اعراب کو لکیر سمجہا یا لکیر کو جسپر لکہنا تہا اسکو
حرف کا جزو جانا یا اصل مطلب نہ سمجہکر عبارت بنا دی اور یون غلطی کی چوتھی
وجہہ یہہ کہ کاتب کہین سے کہین لکہہ گیا اور جب مطلع ہوا تو سمجہا کہ پچہلے
پس جہان سے چہوڑ دیا تہا پہر وہین سے لکہنا شروع کیا اور جو عبارت کہ
لکہہ چکا تہا اسکو بہی رہنے دیا پانچوین وجہہ یہہ کہ کاتب نے کچہہ چہوڑ دیا
اور بعد کچہہ لکہنے کے خیال آیا تو اوس چہوٹی ہوئی عبارت کو لکہہ لیا پس اس صورت
مین ایک جگہہ کی عبارت دوسری جگہہ جا ملی چہٹی وجہہ یہہ کہ کاتب
کی نظر چوک کر ایک سطر سے دوسری سطر پر جا پڑی پس کچہہ عبارت رہگئی
ساتوین وجہہ یہہ کہ کاتب نے الفاظ مخفف اور کوتاہ کو کچہہ کا کچہہ سمجہکر پورا
لفظ لکہدیا اور اسیطرح غلطی ہوئی آٹہوین وجہہ جہالت یا غفلت کاتبون
کی ویریوس ریڈنگ کے وقوع کا بڑا منشاء و منبع ہوئی ہے کہ اونہون نے
حاشیہ یا تفسیر کو جزو متن سمجہکر داخل کرلیا دوسرا سبب اختلاف کا

نقصان خود نسخہ کا جس سے نقل کی گئی اور وہ بہی کئی طور پر ہے **اولاً** یہہ کہ
حرکات اور شوشے حروف کے اوڑ گئے اور محو ہو گئے **ثانیاً** وہی حرکات اور
شوشے جو صفحہ کے دوسری طرف تہے پہوٹ کر اس صفحہ کے حروف کے
ساتھہ ایسے مل گئے کہ انکا جزو سمجہے گئے **ثالثاً** یہہ کہ کوئی فقرہ کسی نسخہ
مین چہوٹ گیا اور کاتب نے اسکو حاشیہ مین بے نشان لکہہ دیا سو اس سے
دوسرے لکہنے والے کو غلطی ہوئی اور معلوم نہ ہوا کہ اوس عبارت حاشیہ کو
کہان داخل کرے **تیسرا سبب** اختلاف کا خیالی تصحیح اور اصلاح ہے
اور یہہ بہی کئی صورت پر ہوئی **اول** یہہ کہ کاتب نے کسی عبارت کو جو حقیقت
مین ناقص نہ تہی ناقص سمجہا یا مطلب کے سمجہنے مین غلطی کی یا خیال کیا کہ
اوس عبارت مین قاعدہ کی غلطی ہے حالانکہ وہ خود غلطی پر تہا یا وہ قاعدہ
کی غلطی جسکو وہ صحیح کرتا ہے حقیقت مین مصنف ہی سے واقع ہوئی
دوم بعض محقق کاتبون نے صرف قاعدہ کی غلطی درست نہین کی بلکہ
عبارت غیر فصیح کو فصیح کیا یا فضول لفظون یا الفاظ مترادف کو جنکا فرق
اونکو نہ معلوم ہوا حذف کر ڈالا اور اوڑا دیا **سیوم** سب سے زیادہ تصحیح
یہہ ہوئی ہے کہ مقابل فقرون کو یکسان کیا اور اسطرحکا تصرف انجیلون مین

خصوصاً ہوا اور پولوس کے ناموں میں اسکے سبب اکثر الحاق ہوا تاکہ عہد عتیق
سے جو حوالے اوسنے دیئے ہیں سپٹواجنٹ کے موافق ہوں چہارم
بعض محققین نے عہد جدید کو ولگیٹ (یعنی لاطینی) ترجمہ کے موافق بنادیا
چوتھا سبب اختلاف عبارت کا قصداً تحریف ہے جو کسی نے اپنے مطلب
کے لیئے کی ہو وسے عام اس سے کہ تحریف کرنے والا دیندار ہو یا بدعتی اور قدیم
بدعتیوں میں مارسیون سے زیادہ کسی پر تحریف کا الزام نہیں دیا گیا ہے اور
نہو ہی ایسی حرکت ناشایستہ کے سبب اوس سے زیادہ ملامت کا مستحق تہا
سوا اسکے یہہ بہی تحقیق بات ہے کہ بعض تحریفات قصدی اون لوگوں
نے کی ہیں جو دیندار کہلاتے تھے اور بعد اونکے وہی تحریفات ترجیح دیجاتی تہیں
تاکہ مسئلہ مقبولہ کی تائید ہو یا جو کچھہ اعتراض اوسپر وارد ہوتا ہو اوٹھہ جاوے
انتہیٰ ملخصاً مخفی نہ ہے کہ ہارن صاحب نے وہیرلوبیس ریڈنگ کے واقع ہونے
کے سببوں کے ساتھہ بہت سی مثالیں بطور نمونے کے لکھی ہیں مگر اون
سب کا بیان موجب تطویل سمجھہ کر یہاں چہوڑ دیا گیا ہے پر کئی نمونے جو
ہارن صاحب نے فاف صاحب کی کتاب سے دینداروں کی تحریف کرنے کی
بابت ذکر کئے ہیں نقل کئے جاتے ہیں مثلاً ورس ۴۳ باب ۲۲ لوقا جسکا

ذکر اوپر ہو چکا اور ورس ۲۵ باب ۱ متی مین یہہ الفاظ قبل اسکے کہ وے ہم
بستر ہوں اور ورس ۲۵ مین لفظ اوسکا پہلوٹا بعض نسخون مین
قصداً چھوڑے گئے ہین تاکہ حضرت مریم کی ہمیشہ کی دوشیزگی پر شبہہ نہ
پڑے اور ورس ۵ باب ۱۵ نامہ اول کرنتہیون مین بجائے بارہ گیارہ بنائے
گئے ہین تاکہ پولوس پر جھوٹ کا الزام عاید نہ ہونے پاوے کیونکہ یہودا اسخریوطی
مر چکا تھا اور ورس ۳۲ باب ۱۳ مرقس مین کچہہ لفظ چھوڑ دیئے گئے
اور بعض مرشدون نے بہی اون الفاظ کو رد کیا ہے کیونکہ انکو یہہ خیال تھا
کہ وہ لفظ ایرین فرقہ کے موئید تھے اور ورس ۳۵ باب اول لوقا مین
کچہہ لفظ سریانی اور فارسی در عربی اور اتہیوپک اور اور ترجمون کے
نسخون مین اور بہت سے مرشدون کے حوالون مین فرقہ یوٹیکینس کے مقابلہ
مین بڑہائے گئے کیونکہ وہ فرقہ حضرت عیسی کے دو صفتون کے ساتہہ متصف
ہونے کا منکر تھا پس اب ناظرین انصاف کرین اور دیکہین کہ عبارت مرقومہ
بالا کی روسے کوئی دقیقہ تحریف ہونے مین باقی رہا یا نہین ظاہر و آشکار
ہے کہ تحریف کی جتنی صورتین وہم و قیاس مین گذرتی ہین ہارن صاحب
نے سب کا بیان کر دیا اور ہر طرح کی مثالین ذکر کر کے یہہ بات بخوبی ثابت

پہنچا ہی کہ کتب مقدسہ مین سب صورتون سے تحریف واقع ہو ہی لیکن
اس صورت مین کہ ہارن صاحب نے ایسا لکھا ہے کہ جس سے یہہ بات اظہر
من الشمس ثابت ہو گئی کہ دینداروں اور بدعتیون نے قصداً تحریف
کی اور کاتبونکے وہم سے سہواً بھی وقوع مین آ ہی یعنی کبھی تو حاشیہ کی
عبارت متن مین داخل ہو گئی اور کبھی متن کی عبارت خارج کردی گئی
کبھی محققین نے عبارت کو قاعدہ کے خلاف سمجھکر کچھہ کا کچھہ بنا دیا اور کبھی عبارت
غیر فصیح کو فصیح کیا کبھی دینداروں نے اپنے مطلب کے موافق تحریف کی اور
کبھی بدعتیون نے حسب دلخواہ اپنے کتاب کو بگاڑا تو بھلا اب کونسی صورت
تحریف کی باقی رہی اگر پادریصاحب وقوع تحریف کی اور کوئی صورت جانتے
ہون تو ذکر کرین نہین تو ایسی لغو باتین کہہ کہکر کیون لوگون کو اپنے اوپر
ہنسواتے ہین ذرا تو دل مین سوچین اور خدا کا خوف کرکے خیال کرین کہ
کونسی وجہہ اور کس دلیل سے دینداروں اور بدعتیون کی قصداً تحریف
اور محققین کی قیاسی اصلاح اور کاتبون کے وہمی تصرف کو سہو کاتب مین
داخل کرکے کہتے ہین کہ سہو کاتب سے تحریف ثابت نہ ہوگی بھلا یہہ کیا انصاف
کی بات ہے معلوم ہوا کہ پادریصاحب بھی نامنصف ہین کوئی سہو کا ذکر بھی اپنی

پادریصاحب ان ساری باتونکو جنکا ذکر ہوا سہو کاتب کہینگے تو بھی ہمارا کچھ نقصان نہیں ہے کیونکہ اس صورتمین ہمارے اور پادریصاحب کے درمیان صرف نزاع لفظی باقی رہیگی یعنی جسے ہم تحریف کہتے ہین اوسکا پادریصاحب سہو کاتب نام رکہتے ہین کو مقصود دونونکا ایک ہیچہ **قولہ** اور کیا اسبات سے کہ آپنے اُن مصححین کے بیان اور گواہی پر کچھ بھی توجہ نہین کی الخ **اقول** ہمنے تو پادریصاحب کے علماء مصححین کے بیان اور گواہی پر خوب توجہ کی ہے اور ایک مدت سے انکی بات مانتے ہین ہان ہم مجملاً تحریف کا ذکر کرتے تھے اور ان علماء نے ہمین بہت سی تعین نکالی ہین اور ایسی وجوہ کافی سے ثابت کیا ہے کہ کسی نہج پر تحریف کے وقوع مین کچھ شبہ باقی نہین رہا جیساکہ ابھی مذکور ہوا **قولہ** (دفعہ پنجم) اولاً محمدیون سے مباحثہ اسبات پر الخ **اقول** محمدی تو اسی انجیل کی حقیت کے قایل ہین جو حضرت عیسیٰ علیہ پر نازل ہوئی تھی نہ اس مجموعہ عہد جدید کی جسکے بعض اجزاء کونسلی حکم سے کئی سو برس کے بعد الہامی ٹھیرے چنانچہ اسکا حال خطا مرقومہ وجوہ ہین مفصلاً اور مشروحاً بیان ہوچکا ہے پس اسصورتمین محمدیون کے ساتھہ اس مجموعہ کے الہامی ہونے کی بابت مباحثہ کیون ہے اس سے معلوم یہہ ہوتا ہے کہ پادریصاحب اسکے جواب دینے مین عاری ہین اسلیئے اس بحث سے گریز کرتے ہین **قولہ** ثانیاً وے علماء جنکو آپ نے

انجیل کے الخ **اقول** الحمد للہ کہ پادری صاحب نے یہان ایک بات تو ایسی
کہی ہے جو بہت کام آئیگی یعنی یہہ کہ جمہور کے قول کے آگے بعض کا قول
مستند نہیں ہو سکتا پر خدا پادری صاحب کو توفیق دیوے کہ نہیں اپنے
عادت کی موافق اس قول سے پہر جاویں اور اسکو یاد رکہیں پر چند
پادری صاحب کا یہہ دعوے کہ جو کچہہ مین نے کہا ہے وہ جمہور علما کا مذہب
نہیں بلکہ بعض کا قول ہے سراسر خلاف واقع اور محض دہوکہ بازی اور بے دلیل
ہے کیونکہ مین نے جن لوگون کے اقوال سند کے طور پر بیان کئے ہین
وہ دو چار نہین ہین بلکہ ایک جم غفیر کا وہی مذہب ہے اب انکی تفصیل سنئے
تفسیر ہنری اور اسکاٹ وہ کتاب ہے جو ایک سو کئی علمار کی کتابون سے
جمع کی گئی ہے اور وہ سب عیسائیون کے نزدیک بڑی معتبر اور مستند سمجہی
جاتی ہے چنانچہ لندن کی ترکٹ سوسیٹی نے بہی اسکو الہامی سمجہکر چہپوایا ہے
اور جو قول کہ مین نے اپنے خط مین نقل کیا تہا وہ اس کتاب مین الکزینڈر
کیننن یعنی الکزینڈر کے اصول ایمانیہ سے نقل کیا گیا ہے جو نہایت بڑی سند کی
اور اعتبار کی کتاب ہے چنانچہ پادری وارن صاحب نے بہی کالڈرن صاحب
کے مقابلہ مین انجیل کی صحت و عدم صحت کی بابت اسی کتاب کا حوالہ

دیا ہے اور ہاسو نیز اور لیبا فونٹین بھی بڑے مشہور علما دین سے
ہین اور اُنکی کتاب بھی بڑی معتبر مانی جاتی ہے جیسا کہ ناٹ اور واشن نے
لکھا ہے اور ڈاکٹر ہنسن کی کتاب بھی یہی حال رہے چنانچہ پلیس کی
سائیکلو پیڈیا کی ۱۹ جلد مین ڈاکٹر ہنسن کے حال مین بیان لکھا ہے کہ ہنسن نے
جو کچھ الہام کے باب مین بیان کیا ہے وہ بادی النظر مین آسان اور حسن
قیاس معلوم ہوتا ہے اور جانچنے پر بھی نہایت بے نظیر اور لاثانی سمجھا جاتا ہے
اور سائیکلو پیڈیا برٹینیکا کی جلد ۱۱ کے صفحہ ۲۷۴ مین الہام کے بیان مین
لکھا ہے کہ اس بات پر گفتگو ہے کہ آیا کتب مقدسہ کی ہر بات اور ہر معاملہ الہامی
ہے یا نہین جیروم اور گروٹیس اور ارازمس اور پیڈو کوپیس اور بہت سے
اور لوگ کہتے ہین کہ کتب مقدسہ کی سب باتین الہامی نہین ہین انھو اسی
کتاب کی ۱۹ جلد کے صفحہ ۲۰ مین لکھا ہے کہ جو لوگ اس بات کے قایل ہوگئے ہین
کہ کتب مقدسہ کا ہر معاملہ اور تمام گذارشات الہامی ہین وے اپنے دعوی کو
کو آسانی نہین ثابت کر سکینگے پھر لکھا ہے کہ اگر از راہ تحقیق ہم سے تقاضا کیا
جاوے کہ تم عہد جدید کے کونسے اجزا کو الہامی مانتے ہو تو ہم جواب دینگے کہ
مسائل اور احکام اور پیشین گوئیان ایسی چیزین جو دین عیسوی کی اصل الاصول

ہیچ اُنسے الہام کا خیال علحدہ نہین ہو سکتا گذارشات کیلیے حواریون کی نا و
کافی ہتی اور ریس کی سایکلوپیڈیا کی ۱۹ جلد مین لکھا ہے کہ لوگون نے کتب
مقدسہ کے تمامہا الہامی ہونیکی نسبت گفتگو کی ہے اور وسے کہتے ہین کہ اُن اور فن
یعنی مولفین کے افعال اور ملفوظات مین غلطیان اور اختلاف ہے
متی کے ۱۰ باب کے ۱۹ و ۲۰ ورس اور مرقس کے ۱۳ باب کے ۱۱ ورس اور
اعمال کے ۲۳ باب کے پہلے سے تا ۶ ورس کو باہم مقابلہ کرکے دیکہو یہہ
بہی کہا گیا ہے کہ حواری لوگ ایک دوسرے کو صاحب وحی نہین سمجہتے تہے
جب کہ یروشلم کی کونسل کی اپیس کی بحث اور پولوس سے پیٹر کو الزام دینے
سے ظاہر ہے اور یہہ بہی کہا گیا ہے کہ قدما مسیحین اُن لوگون کو خطا
خالی نہین سمجہتے تہے کیونکہ بعض اوقات اُنکے افعال پر روک ٹوک کی گئی
ہے (اعمال کے ۱۱ باب کے ۲ و ۳ ورس اور اعمال کے ۱۲ باب کے ۲۰ سے
۲۴ ورس تک) اور یہہ بہی کہا گیا ہے کہ پولوس مقدس جو اور حواریون
سے اپنے تئین کمتر نہین سمجہتا (دوسرے کرنتہیون کے ۱۱ باب کا ۵ ورس
اور ۱۲ باب کا ۱۱ ورس) خود اپنے حال مین ایسا بیان کرتا ہے جس سے
صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے تئین ہمیشہ اور ہر وقت الہامی نہین سمجہتا

چنانچہ پہلے کرنتھیون کے ۷ باب کا ۱۰ و ۱۲ و ۲۵ و ۴۰ ورس اور ۲
کرنتھیون کے ۱۱ باب کا ۱۷ ورس ۳ اور ہم نہین پاتے ہین کہ حواری
لوگ ایسے طور پر گفتگو شروع کرتے ہین جیسے پیغمبر لوگ شروع کرتے تھے
کہ گویا وے خدا کی طرف سے بولتے ہین پھر لکھا ہے کہ میکالس نے اپنی
ہوشیاری اور خیال سے جو ایسے بڑے مطلب کے واسطے ضرور تھا
طرفین کے دلائل کو تول کر اس اعتراض کا یون فیصلہ کرنا چاہا تھا
نامون کے لیئے تو الہام البتہ مفید ہے لیکن تاریخی کتابون کے واسطے
مثلاً انجیلین اور اعمال اگر الہام بالکل قطع نظر کیجاوے تو کچھہ نقصان
نہین بلکہ کچھہ فائدے ہی ہوگا اگر تاریخی معاملون مین حواریون کی گواہی
صرف آور اُن لوگون کی سی گواہی مانی جاوے جیسا حضرت عیسی نے
بھی ورس ۲۷ باب ۱۵ یوحنا مین خود کہا ہے تم بھی میرے گواہ ہو گے اسلیئے
کہ تم میرے ساتھہ شروع سے ہتے تو بھی کچھہ نقصان نہین اور کوئی شخص منکر
کے مقابلہ مین دین عیسوی کے صداقت کی بابت کسی مسئلہ کو اوّلاً فرض و تسلیم
کرکے گفتگو نہین کریگا بلکہ مسیح کی موت اور جی اوٹھنے اور معجزات کی صداقت
کی دلیلون کی بناء انجیل نویسون کے اعتبار پر کہیگا یہہ سمجھکر کہ گویا وے

مورخ ہیں اور وہ لوگ جو اپنے ایمان کی بنا دیا چاہیں انکو الہام سے
کہ انجیل نویسونکی گواہی ان لوگون کی سچ سمجھین کیونکہ انجیل کی کل ارشادات
کو الہامی قرار دیکر سچا سمجھنے مین دور لازم آتا ہے اسلیے کہ انجیلین
بلحاظ مضامین الہامی سمجھی گئی ہین پس حالات مذکورہ بالا مین
بجز اسکے اور کچھہ چارہ نہین کہ انجیل نویسونکی گواہی اور اور دیندارون کی
گواہی سمجھی جاوے اور تمام تاریخی معاملون مین حواریون کو ایسا سمجھے سے
دین عیسوی مین کچھہ نقص و قباحت لازم نہ آویگی اور ہم کہین صراحتہً لکھا نہین
پاتے کہ عام معاملے جنہین حواریون نے اپنے تجربہ سے اور لوقا نے اپنی تحقیقات
سے دریافت کیا الہامی ہووین بلکہ اگر ہمکو اس خیال کرنیکی اجازت
حاصل ہووے کہ بعض انجیل نویسون نے کچھہ کچھہ غلطی کی اور پیچھے سے یوحنا
نے اسکو درست کیا تو انجیل کی تطبیق کے لیئے بڑا فائدہ حاصل ہوگا مسٹر
کڈل صاحب کی راے اپنے رسالہ الہام کے دوسری فصل مین میکالس
کی راے کے ساتھہ متفق ہے عہد جدید کی آن کتابون کے الہامی ہونے
کی نسبت جنکو حواریون کے شاگردون نے لکھا یعنی انجیل مرقس
اور لوقا اور اعمال حواریین میکالس تامل کرتا ہے انتہی ملخصاً پس اب

پادری صاحب بنظر انصاف دیکھیں کہ یہہ لوگ بعض ہیں یا ایک جم غفیر
کا یہی مذہب ہے قطع نظر اسکے اگر پادری صاحب ہارن صاحب ہی کے
قول کو جمہور کا مذہب سمجھتے ہیں تو ہم اسپر بھی راضی ہیں اُنہیں کے
قول پر فیصلہ سہی پادری صاحب مہربانی کر کے بگوش دل سنیں
ہارن صاحب جلد اول کے صفحہ ۱۳۱ میں لکھتا ہے کہ اگر ہم تسلیم کریں کہ
بعض کتابیں پیغمبروں کی جاتی رہیں تو کہتے ہیں کہ وے کتابیں الہام سے
نہیں لکھی گئی تھیں اور اس بات کو آگستائن بڑی قوی دلیل سے ثابت
کرتا ہے اور کہتا ہے کہ سلاطین یہودا اور اسرائیل کی تاریخوں میں بہت
ایسی چیزوں کا ذکر ہے جنکا بیان وہاں نہیں اور حوالہ اونکے بیان کا اُ
پیغمبروں کی کتابوں کیطرف ہے اور بعض بنام اون پیغمبروں کا بھی مذکور
ہوا ہے اور وے کتابیں اس قانون میں جسکو کلیسہ خدا واجب
التسلیم مانتا ہے موجود نہیں اور سبب اسکا سوا اسکے نہیں بتلا سکتا کہ تحریر
یعنی آگستائن
پیغمبروں کی جنکو روح القدس بڑی بڑی چیزیں سندی مذہب کی الہ
کرتا تھا دو طرح تھی ایک مثل مورخوں دیانت دار کے (یعنی بغیر الہام کے) د
الہام سے اور انکے دونوں قسم کے مکتوبات میں ایسا فرق تھا کہ اول

انکی طرف اور دوم خدا کی طرف منسوب ہونے یعنی اول باتے ہمارے علم
کی زیادت اور دوسرے ہمارے دین اور قانون کی سند مقصود تہی
پہر اسی جلد کے صفحہ ۴۴ مین جہان نامہ کے گم ہوجانے کے بیان مین جسکا ذکر
درس ۱۴ باب ۲۱ کتاب گنتی مین ہے یون لکہا ہے کہ یہہ کتاب جسکا گم ہونا
مظنون ہے موافق رائے تاریخ محقق داکٹر لایت فٹ کہ وہی جسکو موسے
نے بعد شکست دینے عمالیق کے خدا کے حکم سے بطور تذکرہ اور یادداشت یوشع
کے لکہا تہا پس معلوم ہوتا ہے کہ اوس کتاب مین فقط حال وس فتح کا
اور تدبیرین انتظام لڑائی آیندہ کی بطور تعلیم یوشع کے مرقوم تہین اور
اسطرح سے وہ الہامی نہ تہی اور نہ جز کتاب قانونی کا پہر اسی جلد کے صفحہ
۴۴۲ مین حاشیہ پر یون لکہا ہے کہ جب ہم کہین کہ کتب مقدسہ خدا کا کلام
ہین ہماری یہہ مراد نہین ہے کہ وہ سب کلام خدا نے بولا یا لکہا ہے یا ہر جز جو
اوسمین ہے کلام خدا ہے بلکہ انصاف اور رحم اور زندگی کی پاکی کے احکام
کے بیان اور اون تاریخی حصون مین جنمین ایسی زندگی کا جو ان اصول
و احکام کے برخلاف ہے نتیجہ دکہایا گیا ہے تفریق کرنا چاہیئے پہلا تو پاک اور
کلام خدا ہے اور دوسرا یعنی تاریخی حصہ اوسمین بعض کلام نیک آدمیونکا

اور بعض بشر کا اور بعض کلام شیطان کا ہے اور اس سبب سے اسکو
کلام خدا نہین کہہ سکتے انتہی ملخصاً اور پہر اُسی جلد کے ضمیمہ اول مین یون لکھا ہے
کہ جب یہہ کہا جاوے کہ کتب مقدسہ خدا کی طرف سے وحی کی گئی ہین تو ہم یہہ
نسمجھین کہ خدا نے ہر لفظ یا ساری عبارت بتلائی ہے بلکہ اختلاف محاورہ
اور مختلف طرز بیان سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اُن مصنفونکو اجازت تہی کہ
اپنے اپنے مزاج اور سمجھہ اور عادت کے موافق لکھین اور علم الہام اُسی طور
اور قاعدہ پر جیسا رسمی علوم کام مین آیا کرتے ہین کام مین آیا اور نہ یہہ
خیال کیا جاوے کہ ہر ایک معاملہ مین جو وہ بیان کرتے تہے یا ہر ایک حکم مین جو وہ
دیتے تہے اُنکو الہام ہوتا تہا انتہی ملخصاً پہر لکھتا ہے کہ عہد عتیق کی تاریخی کتابون
کے مصنفونکو کبھی کبھی تو الہام ہونا متحقق ہے پہر یون لکھتا ہے کہ اُنمین سے
بعض کتابین پیچھے سے اُن پاک ملفوظات سے جنکے مصنف پیغمبر یا سیر لوگ تہے
اور اُن دفتر کے کاغذات یا اور سچے ملفوظون سے جمع کی گئین جو غیر الہامی
لوگون کی تصنیف تہی انتہی اب منصف مزاج لوگ ذرا انصاف کرین اور دیکہین
کہ ہارن صاحب جسکے اوپر پادری صاحب کو بڑا بہروسا تہا اور جسکے اوپر
پادری صاحب بہت پہولتے تہے کیا کہتا ہے رسالہ الہام کے مصنف نے کیا

بیجا لکہا ہے جسپر پادری صاحب اتنا اچہلتے ہین اب دیکہین کہ پادری صاحب
اور مصنف رسالہ ہٰذا کے کلام مین کیا فرق ہے کیا پادری صاحب کے قول سے
یہہ بات بخوبی تمام ثابت نہین ہوتی ہے کہ یہہ مجموعہ عہد جدید تمام خدا کا کلام
نہین ہے بلکہ اسمین کلام غیر الہامی بہی شامل ہے پس اب اگر پادری صاحب
اسکے برخلاف دو چار آدمیون کی سند بہی ڈہونڈہ ڈہانڈہ کے نکال لاوین تو
اسپر ہم غیر کے مقابلہ مین ہرگز قابل اعتبار نہین **قولہ** یہہ آپ کہتے ہین
کہ انجیل عبرانی مین لکہی گئی الخ **اقول** سبحان اللہ پادری صاحب مطلب بہی
خوب سمجہتے ہین افسوس کہ عبارت اردو بہی انکے فہم مین نہین آتی اے
صاحبو ہم نے تو یہہ لکہا تہا کہ اگر آپ تعصب یا کسی اور وجہ سے کہین کہ
ہمنے یہہ تو مانا کہ یہہ سب مجموعہ غیر الہامی ہے لیکن یہہ وہ انجیل جسکا ذکر کلام الہی
مین آیا ہے کیا ہو گئی اگر ہو تو پیش کرو سو اسکا جواب یہہ ہے کہ آپ ہی کے
مورخون اور قدما کی کتابون سے بلکہ ان اناجیل اربعہ موضوعہ سے بہی یہہ بات
ثابت ہوتی ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام تو کوئی کتاب آپ نہین لکہوا گئے
اور وہ جو دیسی لکہتا ہے کہ لوگونکی یہہ عادت تہی کہ حضرت عیسے کے وعظ یا اور
مشہور باتین کچہہ لکہہ لیا کرتے تہے اور یون کچہہ وقت مین بہت سے ملفوظ

پائے جاتے ہیں یا جو لیکلرک اور کوپ اور مسٹر ملیس ہور اور لیسنگ اور شمیر اور ایکہورن اور
مارش کہتے ہین کہ اصل ایک عبری نسخہ تہا اور اوسکے کئی ترجمہ بہی تہے سو یہہ
سب بہی ناپید ہوگیا بقاعدہ علماء کے نزدیک یقینی بات ہے کہ مفقود ہین پس اب موافق
قول آپ ہی کے مشہور علماء کے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل لکہی نہین گئی اور اگر لکہی بہی
گئی ہو تو مفقود ہے نہین یہہ کتابین کہ جنکا آپ نے انجیل نام رکہا ہے اور جو
حضرت عیسے کی تواریخ کے طور پر بہت دنون کے بعد لکہی گئی ہین الخ پس
دیکہئے کہان میری گفتگو کہان پادری صاحب کا جواب اسمین اسمین تو زمین و
آسمان کا فرق ہے **قولہ** رابعاً پہر اسی جگہہ آپ لکہتے ہین کہ موافق آپ ہی
کے علماء کے الخ **اقول** اب حضرات ناظرین ذرا بچشم انصاف ملاحظہ فرماوین
کہ عبارت مرقومہ بالا سے بجز اسکے اور کونسی صورت نکلتی ہے کہ یا تو انجیل
لکہی نہین گئی اگر مجموعہ لکہی بہی گئی ہووے تو مفقود ہے کیونکہ نہ تو حضرت عیسے کا
مجموعہ لکہنا لکہوانا ثابت ہے اور نہ اُن ملفوظوں کا جنکا ذکر ویسی کرتا ہے اور نہ
اوس عبرانی نسخہ کا جسکا میکالس وغیرہ نے ذکر کیا ہے وجود ثابت ہے
پس سبحان اللہ پادری صاحب کی ایسی سخن فہمی کو ہم کیا کہین رہا **قول** انکا ان متی
کی انجیل کی بابت بعض علماء کا یہہ گمان ہے الخ سو اس مقام پر بہی پادری صاحب

یا تو براہ مغالطہ کے ایسا لکھتے ہیں اور اخفاء حق کرتے ہیں یا تحقیق انکو
معلوم نہیں ہے کیونکہ متی کی انجیل کا عبرانی زبان میں لکھا جانا جمہور متقدمین
کے نزدیک ثابت ہے اور بہتیرے متاخرین کا بھی یہی مذہب ہے کچھہ بعض علما
کا یہہ گمان نہیں ہے جیسا پادری صاحب لکھتے ہیں اب ذرا انکو شش دل ادہر کی
صاحب متوجہ ہوکر سنئیں ریو صاحب اپنی تاریخ انجیل میں لکھتا ہے کہ یہہ بات
غلط ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ متی نے انجیل یونانی میں لکھی تھی اسیلئے کہ انکو بہی تحقیق
اپنی تاریخ میں اور اسیطرح بہت مرشدون عیسائی نے لکھا ہے کہ متی نے انجیل عبرانی
میں لکھی ہے نہ یونانی میں جیروم کہتا ہے کہ مین فی نس نے اس انجیل کی ایک
عبری جلد انڈیا میں پائی تھی اور وسنے اوسکو اسکندریہ میں لاکر بہی سریا کے
کتب خانہ میں رکھی تھی کہ دو ناسے وہ جاتی رہی مگر ترجمہ یونانی اوسکا باقی رہا
اور نام مترجم کا ٹہیک نہیں معلوم یہاں تک قول ریو کا ہے اور تفسیر ہنری اور
اسکاٹ میں ہے کہ سبب مفقود ہوجانے نسخہ عبری کا یہہ ہوا کہ فرقہ ابیونیہ نے جو منکر
الوہیت جناب مسیح کا تہا اوس نسخہ میں تحریف کی تھی اور بعد تباہی یروشلم کے
نسخہ انجیل عبری کا جاتا رہا اور بعضے کہتے ہیں کہ ناصریون یا یہودیوں نے جو
کہ عیسائی ہوئے تھے انجیل عبری کو محرف کیا تھا اور فرقہ ابیونیہ نے بہت سے

فقرے اوسکے نکال ڈالے ہیں اور یوسی بیس اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ
کہ ارینیس کہتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل عبری مین لکھی ہے اور کلیات لارڈ نرکی
دوسری جلد کے ۱۰۰ صفحہ مین یون لکھا ہے کہ پی پیس لکھتا ہے کہ متی نے انجیل
عبری مین لکھی اور ہر کسی نے اپنی لیاقت کے موافق اوسکا ترجمہ کیا اور صفحہ ۱۰۱
مین یون مرقوم ہے کہ ارینیوس لکھتا ہے کہ متی نے یہودیون کے لیئے اونکی
زبان مین انجیل لکھی جن دنون پولوس اور پطرس روم مین وعظ کرتے
تھے پھر صفحہ ۱۰۲ مین یون مسطور ہے کہ یوسی بیس کہتا ہے کہ پین ٹی نس
جب انڈیا (یعنی حبش) مین آیا وسنے وہان ایک نسخہ عبری انجیل متی
کا پایا جو وہان کے لوگونکو برتولما حواری سے پہنچا تہا اور اوسوقت سے اونکے
پاس محفوظ تہا اور جیروم کہتا ہے کہ پین ٹی نس اوس نسخہ کو وہان سے اسکندریہ
مین لایا اور لارڈنر بعد نقل کے قول یوسی بیس کی تعریف کرتا ہے اور صفحہ ۱۷۴
مین لکھتا ہے کہ ارجن سے تین فقرے ہین ایک وہ کہ یوسی بیس نے نقل کیا ہے
کہ متی نے انجیل یہودی ایمانداروںکو عبری مین دی دوسرا یہہ کہ روایت ہے کہ
متی نے پہلے لکھا اور انجیل دی عبریون کو تیسرا یہہ کہ متی نے لکھا عبریون کے لیئے جو
منتظر اوسکے تہے جو ہونے والا تہا ابراہیم اور داود کی نسل سے پھر جلد ۴ کے

صفحہ ۵۹ مین لکھتا ہے کہ یوسبی بیس لکھتا ہے کہ متی نے عبریون مین وعظ کرکے
جب ارادہ جانے کا اور قومونکی طرف کیا تو اونکو اونکی زبان مین انجیل لکھکر
دے گیا اور صفحہ ۱۶۵ مین قول اتفاقی سینٹ یرون نقل کرتا ہے کہ متی نے
اپنی انجیل عبری مین یروشالم مین لکھی تھی اور یعقوب خداوند کے بھائی نے اوسکا
ترجمہ کیا (یعنے یونانی مین) اور صفحہ ۱۷۴ مین لکھتا ہے کہ سرل کہتا ہے کہ متی نے
انجیل عبری مین لکھی اور صفحہ ۱۷۶ مین لکھتا ہے کہ اپی فانیس لکھتا ہے کہ متی نے
وعظ کیا اور لکھی انجیل عبری مین پھر لکھتا ہے کہ متی نے انجیل کو عبری مین لکھا اور وہی
صرف لکھنے والا عہد جدید کا ہے جسنے اوس زبان کا استعمال کیا اور صفحہ ۳۴۹
مین لکھتا ہے کہ جیروم لکھتا ہے کہ متی نے یہودیہ مین ایماندار یہودیونکے لیے انجیل عبرانی مین
لکھی اور سایہ (یعنے توریت کا) امتن کا ساتھ سچ انجیل کے نہین ملایا اور صفحہ ۳۴۱ مین لکھتا ہے
کہ جیروم اپنی فہرست مورخین مین لکھتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل یہودیہ مین یہودی
ایماندارونکے لیئے عبری زبان مین اور عبری حرفون مین لکھی اور یہہ بات کہ
اوسکا ترجمہ یونانی مین ہے اور یہہ بات کہ کسنے اوسکا ترجمہ یونانی مین کیا ہے
تحقیق نہین علاوہ اسکے کتب خانہ سیزریا مین جسکو پمفلس شہید نے بڑی
جانفشانی سے جمع کیا تہا وہ نسخہ عبری موجود ہے اور مجھے باجازت ناصریون کے

جو شہر یا حلب سیریا مین رہتے تھے اور اوس نسخہ عبریکا استعمال کرتے تھے ایک نقل
لی اور صفحہ ۱۰۵ مین لکہتا ہے کہ آگسٹائن لکہتا ہے کہ ان چارون مین سے متی نے
صرف کہا گیا ہے کہ اوسنے عبری مین لکہی اور باقیون نے یونانی مین اور صفحہ ۳۸۵
مین لکہتا ہے کہ جیروم سینٹ لکہتا ہے کہ لکہا گیا ہے کہ متی نے بدرخواست یہودیون
ایماندارون کے اپنی انجیل عبری مین لکہی ہے جلد پانچوین کے صفحہ ۱۳۲ مین لکہتا ہے
کہ اسی دوڈ لکہتا ہے کہ ان چارون سے متی نے صرف عبرانی مین لکہی اور باقیون
نے یونانی مین اور تفسیر ڈوائلی اور رچرڈ مینٹ مین ہے پچہلے زمانہ مین بڑا
اختلاف تھا کہ کس زبان مین یہہ انجیل لکہی گئی اور بہت قدما صراحۃ کہتے ہین
کہ متی نے انجیل اپنی عبری یعنی اوس زبان مین جو اوسکے زمانہ مین ملک فلسطین مین بولی
جاتی تہی لکہی ہے اور اس قسم مین قول متفق علیہ قدما کا (یعنی یہہ کہ یہہ انجیل
عبری زبان مین تہی) قول فیصل گنا جاوے اور ہارن صاحب جلد چوتہی اپنی تفسیر مین
نام اون شخصون کے جو عبری الاصل ہونے اس انجیل کے قائل ہین یون لکہے ہین

بلرمن — گروٹیس — کسابن — بیشپ — والٹن — ٹاملن — تہ — اکبر — کیو — ہمنڈ
مل — ہاروو — اوون — کمبن — بل — ای کلارک — سیائمن — ٹلی منٹ — پری تہیس
ڈوپن — کامٹ — میکالس — اری نیس — ارجن — سرل — ایی آنانیس — کرزاستم

جز و دوم اور اور علمار متقدمین اور متاخرین کے نزدیک ثابت تھا رڈول فی پائیس کا ہے کہ یہہ
انجیل عبری میں لکھی گئی تھی انتہی اور سائیکلوپیڈیا پینی پنیا کی وا جلد میں لکھا ہے
کہ عہد جدید کی سب کتابیں یونانی میں لکھی گئیں الا انجیل متی اور نامہ ابرانیان
جنکا عبرانی زبان میں لکھا جانا بدلائل متیقن ہے پس ان علمار کبیر کے مقابلہ میں
اگر چند علمار پروٹستنٹ کے قول سے استدلال کیا بہی جاوے تو ہرگز اہل فراش
کے نزدیک قابل اعتبار نہیں **قولہ** اور کیا آپ کو لحاظ نہیں آیا الخ **اقول**
جب ہارن صاحب نے تو صرف یہی لکھا ہے کہ متی کی انجیل متی ہی نے لکھی اور علی ہذا القیاس
ہر صحیفہ کے حال میں ایسا ہی کچھہ بیان کیا ہے یعنی جس شخص کی طرف اسکی نسبت
کیجاتی ہے اسی کی تصنیف ہے سو اس بیان کو ہمارے اعتراض سے کیا علاقہ ہم تو
یہہ کہتے ہیں کہ مجموعہ عہد جدید کا بعینہ وہ انجیل نہیں ہے جو حضرت عیسے کو وحی
کی گئی تھی اور جسکا ذکر کلام اللہ میں آیا ہے ہاں اگر ہارن یہہ بات ثابت کرتا کہ
یہی مجموعہ عہد جدید کا حضرت عیسی کو وحی کیا گیا تھا اور حضرت عیسی نے اسکو
لکھوایا ہے تو البتہ ہمارے اعتراض سے کچھہ علاقہ ہوتا حالانکہ ایسا نہیں ہے
اور خود یادر لکھا بہی اسبات کے مقر ہیں کہ مسیح نے خود اپنے ہاتھہ سے انجیل نہیں
لکھی رہا انکا یہہ دعوی کہ اپنے حواریوں کے ہاتھہ سے الہام کی راہ سے لکھوائی

... سے بہلا آپ ایک جگہہ تو بتلادین جہان حضرت عیسیٰ نے حواریونکو لکہنے
کے واسطے حکم کیا ہو بلکہ بخلاف اسکے متی نے اُن یہودیون کے لیئے جو نئے مسیحی
ہوئے تہے اپنی انجیل کو لکہا لوقا نے اپنی تحقیق کے موافق تہیوفلس کے لیئے اور
عبرانی یا یونانیان ہر چند و عہد جدید کسی خاص وجہہ سے لکہا گیا ہے مثلاً یوحنا نے
سرنتہس اور ابیونیون کے جواب مین اپنی انجیل بنائی علاوہ برین بہت سے
معاملات تاریخی ہین اور یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کے گذارشات مین الہام کی
حاجت نہین جیسا پاسویرا اور لیافان اور میکالس وغیرہ علماء کے اقوال سے
بخوبی تمام ثابت ہو چکا ہے **قولہ** پہر آپ کہتے ہین چونکہ فرضی انجیلین بہت سی
تہین الخ **اقول** اللہ اکبر پادریصاحب کی سمجہہ بہی بہت ہی خوب ہے آپ ہی
اعتراض کرتے ہین اور آپ ہی اس بات کو تسلیم بہی کرتے ہین کہ فرضی انجیلین
بہت سی تہین ہمنے فرض کیا کہ ایک گروہ نے انکو نہین مانا بلکہ صرف انہین
چار انجیلونکو مانا ہے تو بہلا اس سے ہماری اس تقریر پر کیا اعتراض
پڑتا ہے **قولہ** احباب نے آخر خط کے مرحلۂ دوم مین ایسا لکہا ہے الخ **اقول**
سبحان اللہ پادریصاحب نے وہان تو دہوکا دیا ہی تہا لیکن یہان بہی نہ چوکے
وہان اتنا ہی فرق ہوا تہا کہ وہان صرف الفاظ کی تقدیم و تاخیر کا اقبال

کیا تھا اور یہاں تبدیل اعراب اور حروف و الفاظ کا اقرار کیا لیکن شاید یہ
بات کہتے ہیں کہ دوسرے کے قرآن سے آیتیں گھٹ گئے اور دوسرے کے قرآن سے خارج ہو گئے
اور دوسرے کے قرآن میں داخل ہو گئیں پادری صاحب کو شرم آتی **قولہ**
میں نے تو اس مقام میں کسی بات سے اس اختلاف قراءت کی طرف جو
قرآن کے اعراب اور قراءت میں واقع ہیں اشارہ بھی نہیں کیا بلکہ ۴۲ صفحہ
سے ۴۹ صفحہ تک تفصیلاً شیعہ لوگوں کی وہ بات ذکر کی ہے جو کہتے ہیں کہ
عثمان نے الخ **اقول** سبحان اللہ پادری صاحب کیسے سچے ہیں میں پوچھتا ہوں
کہ ۲۵ صفحہ میں جو پہلی حدیث لکھی ہے اور اسمیں بجز اختلاف قراءت کے اور
کچھ مذکور نہیں سو اسکے ذکر سے کیا مقصود ہے پس پادری صاحب کا بالکل انکار
کرنا کہ میں نے اختلاف قراءت کو ذکر نہیں کیا صریح جھوٹ بولنا ہے اور جو کچھ کہ
پادری صاحب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نسبت اعتراض کرتے ہیں سو وہ
چند وجہ سے قابل التفات نہیں اولاً یہ کہ پادری صاحب اسی خط میں لکھتے
ہیں کہ بعض کا قول جمہور کے مقابلہ میں سند نہیں تو اس صورت میں اگر
کوئی شخص اہل سنت میں سے بھی ایسی بات کا قائل ہوتا تو اسکا قول
بھی جمہور کے مقابلہ میں معتبر نہوتا چہ جائیکہ دوسرے فرقہ کے بعض لوگوں کا

قولہ جنگل چوتھا اسی فرقہ کا علماء معتبر اور محققین تکذیب کرتے ہین ثانیاً یہہ
کہ پادری صاحب نے بموجب اپنے قاعدہ کے ہمیشہ پوچھہ نہ لیا کہ آن لوگون کا قول
ہمارا معتمد علیہ ہی یا نہین ثالثاً یہہ کہ یہہ وہی پرانا اعتراض ہی جسکا جواب بجواب
استفسار اور صمصام و ازالۃ الاوہام بخوبی تمام دیے جا چکے ہین مگر پادری صاحب نے
جوانمردی سے اسی اعتراض کو پھر پیش کردیا ہے حالانکہ آج تک اسکا جواب الجواب
نہین دے سکے پادری عوامون کو مغالطہ مین ڈالنے کے لیئے بار بار وہی باتین
کہے جاتے ہین اب بنظر دیو مذکورہ بالا اگرچہ جواب دینے کی کچھہ حاجت
نہی لیکن ناواقف مسلمانون کے فائدہ کے واسطے یہان پر دونون طرح
کے جواب یعنی الزامی اور تحقیقی لکھے جاتے ہین جواب الزامی موشیم اپنی تاریخ
کی جلد اول کے صفحہ مین لکھتا ہی کہ فرقہ ابیونیہ جو اول صدی مین تھا یہہ
عقیدہ رکہتا تھا کہ حضرت عیسی صرف ایک آدمی تھے اور حضرت مریم اور یوسف
نجار سے مثل اور آدمیون کے پیدا ہوے اور اطاعت شریعت موسوی کی صرف
یہودیون ہی پر نہین بلکہ اور لوگون پر بھی واجب ہے اور اسکے احکامون پر
عمل کرنا نجات کے لیئے ضرور ہے اور جو پولوس اوس پر عمل کرنے کو ضروری
نہین کہتا تھا اور بڑے زور سے انکا مقابلہ کرتا تھا سو اسکو بہت مرتد کہتے تھے

اور وہ اسکی تحریرون کی نسبت بڑی بے ادبی سے پیش آتے تھے انتہی لارڈنر
اپنی کتاب الاسناد کے ۶ جلد کے صفحہ ۳۰۳ مین قول اوریجن کا یون نقل کرتا
فرقہ ابیونیہ کے دونون گروہ کے لوگ پولوس کے نامجات کو رد کرتے اور پولوس
کو دانا اور نیک آدمی نہین جانتے تھے اور قول یوسیبیس کا اسی صفحہ مین یون
نقل کرتا ہے کہ یہہ فرقہ پولوس کے نامجات کو رد کرتا اور اسکو مرتد بتاتا تھا
بیل صاحب اپنی کتاب مین اس فرقہ کے بیان مین یون لکھتا ہے کہ یہہ فرقہ عہد عتیق
کی ساری مقدس کتابون مین سے صرف توریت ہی کو مانتا اور داؤد او
سلیمان اور یرمیا اور حزقیل علیہم السلام کے نام سے نفرت رکھتا تھا اور عہد جدید
سے انکے پاس صرف انجیل متی کی تھی اور اسمین بھی بہت جا انہون نے تحریف
کی تھی اور دونون باب اول کے خارج کر دئے تھے اور پھر بیل صاحب مارسیونی فرقہ کے
بیان مین لکھتا ہے کہ یہہ فرقہ عقیدہ رکھتا تھا کہ دو خدا ہین ایک خالق خیر کا
اور دوسرا خالق شر کا اور کہتا تھا کہ توریت اور سب کتابین عہد عتیق
کی دوسرے خدا کی عطا کی ہوئی ہین اور یہہ سب مخالف عہد جدید کے ہین اور یہہ
لکھتا ہے کہ وہ فرقہ عقیدہ رکھتا تھا کہ عیسی ع بعد مرنے کے جہنم مین اترے اور وہان
سے قابیل اور سدوم کے لوگون کی ارواح کو نجات دی کیونکہ وے عیسی ع کے

سابقین سے بیزار ہے اور اونہون نے اپنی زندگی مین خدا خالق شر کی اطاعت نہ
کی تہی اور ہابیل اور نوح اور ابراہیم اور تمام نیکون کی روحون کو دوزخ مین
رہنے دیا ہے بلکہ اونہون نے گروہ اول کا خلاف کیا تہا اور یہہ فرقہ عقیدہ رکہتا تہا
کہ خالق جہان کا وہی خدا ہے جسنے حضرت عیسی کو بہیجا ہے اسی لیئے عہد عتیق کی کتابون کو
الہامی نہ مانتا تہا اور عہد جدید مین سے انجیل لوقا کو مانتا تہا اور اوسمین سے بہی دو
باب اول کو نہین مانتا تہا اور پولوس کے نامجات سے دس نامے مانتا تہا لیکن
انہین بہی جو اوسکے خیال کے مخالف تہا اوسکو رد کر دیتا تہا اور لارڈنر آتہوین
جلد کے صفحہ ۴۸۴ مین لکہتا ہے کہ مارسیون نے عہد عتیق کی کتابون کو بالکل الگ کر دیا
تہا اور کہتا تہا کہ یہہ کتابین اوسکی بہیجی ہوئی ہین جو سارے گناہون اور برائیون کا
خالق ہے اور اوسکے پیرو کہتے تہے کہ توریت اور انجیل ایک شخص کی بہیجی ہوئی نہین
اسلیئے کہ بہت سی چیزین اول مین دوسرے کی مخالف ہین اور کہتے تہے کہ اول مین
بیان ہے کہ جہان کا خالق جاہل ہے کیونکہ آدم کو پکارا کہ تو کہان ہے اور اسطرح
متلون ہے کہ مختلف حکم دیتا ہے اور جہان کے پیدا کرنے اور ساؤل کو بادشاہ کرنے
سے پچہتایا یہہ صفحہ ۴۸۶ مین اوسی جلد کے فرقہ مارسیونی کے حال مین لکہتا ہے
کہ یہہ فرقہ عہد عتیق سے اسقدر نفرت رکہتا تہا کہ عہد جدید کی اون کتابون سے

جسکو وہ مانتا تہا اون سب رسولون کو جنہین ذکر توریت یا اور پیغمبرونکا تہا
یا اونہین اون کتابون سے حوالا لیا گیا تہا یا اونہین حضرت عیسی کے آنے کی
پیشین گوئی تہی یا اونہین باپ کو دنیا کا خالق کہا تہا نکال کے بہت سے فقرے
اپنی طرف سے لگا دیئے تہے اور کہتے تہے کہ یہودیونکا خدا اور ہے اور عیسی کا
باپ اور اور عیسی انہین کے مٹانے کو آیا تہا کیونکہ وہ انجیل کے مخالف تہا اور ہی
جلد مین بڑی تفصیل سے حال اونکا مرقوم ہے اور کچہہ تہوڑا اوس سے بعد
لکہا جاتا ہے کہ مارسیون عہد جدید سے کل گیارہ کتابین مانتا تہا اور اون کتابون
کو بہی ناقص و تبدیل کی تہی اور اونکو دو قسم کرتا تہا انجیل اور نامے
اور انجیل سے فقط انجیل لوقا کی مانتا تہا اور نامون سے پولوس کے نامجات کو
اور ان دونون قسمونمین بہی بہت کچہہ نکال ڈالا تہا اور بہت جا الحاق کیا تہا
پہر لارڈنر تیسری جلد مین فرقہ مانی کیز کے بیان حال مین قول اگستائن کا
یون نقل کرتا ہے کہ یہہ فرقہ کہتا ہے کہ وہ خدا جسنے موسی کو توریت دی اور
عبرانی پیغمبرون کے ساتہہ بولا سچا خدا نہین بلکہ ایک شیطان ہے شیطانونہین
کا اور عہد جدید کی مقدس کتابونکو مانتا ہے لیکن الحاق کا نہین قایل ہے
اور جو اوسے پسند آتا ہے لے لیتا ہے اور باقی کو ترک کرتا ہے اور بعض جہوٹی کتابونکو

اون پر ترجیح دیکے کہتا ہے کہ یہ کتابین بالکل صحیح ہین پہر لکہتا ہے کہ سب
مورخون کا اتفاق ہے کہ تمام فرقہ مانی کیز کا ہر وقت مین مقدس کتابون عہد
عتیق کو نہین مانتا تہا اور اعمال ارکلاس مین اوسکا یہہ عقیدہ لکہا ہوا ہے
کہ شیطان نے یہودکے پیغمبرونکو فریب دیا ہے اور شیطان ہی موسی اور اور یہودیون
کے پیغمبرون سے بولا ہے اور روس ہ باپا یوحنا کو سند کرتے ہین کہ مسیح علیہ السلام
ان سب کو چورا اور ڈکیت کہا ہے اور اعمال حوارین کو خارج کر دیا تہا اور فاسٹس
کہتا تہا کہ اگر تم انجیل کو مانتے ہو تو تمکو چاہئیے کہ سب اون چیزون کو مانو جو اوسمین
لکہی ہین اور تم جو عہد عتیق کو مانتے ہو تو کیا اون سب چیزونکو جو اوسمین لکہی
ہین یقین کرتے ہو بلکہ سوا اون پیشین گوئیونکے جو اوس بادشاہ یہود کے حق مین
ہین جسکو تم مسیح کہتے ہو اور سوا بعض اخلاقی نصیحتون کے تم اوسکی کچہہ زیادہ قدر
نہین کرتے بہ نسبت پولوس کے جو اوسکو گندگی خیال کرتا ہے پس کیون مین عہد
جدید کے ساتہہ ایسا ہی نکرون کہ جو میری نجات کے لئے عمدہ اور درست ہے اوسے ہی
مانون اور اون چیزون سے انکار کرون جو فریب سے تمہارے باپ دادون نے
اوسمین الحاق کر دی ہین اور اوسکی خوبصورتی اور بہتری کو بدشکل اور خراب کر دیا
کیونکہ یہہ تحقیق ہے کہ اس عہد جدید کو نہ حضرت عیسی نے لکہا ہے اور نہ اونکے حواریون نے بلکہ ایک شخص نے مسیح کے بعد

گمنام شخص نے لکھا ہے اور اسنے اس لحاظ سے کہ مبادا اوسکو اون رسالات سے جو لکھتا ہے [illegible]
پہنچے اعتبار نکرین حواریون اور حواریون کے رفیقون کے نام لگا دیئے ہین اور اوسنے عیسے کے مریدون
کو بھی تکلیف دی ہے کہ اونکے نام سے اون کتابونکو جنمین بہت سی غلطیات [illegible]
کیا یہہ حضرت عیسے کے مریدون کے ساتھہ جو باہم متفق اور یکدل تھے بیوفائی کرنی نہین [illegible]
اور ہمنے یہہ دیکھکر یہہ طور درست لیا ہے کہ ہر چیز کو موافق قاعدہ عقلی [illegible] اور آپ [illegible]
اون چیزونکو جو ایمان مین مفید اور مسیح اور اوسکے باپ خدا بزرگ کی عزت کے قابل ہین قبول
کرین اور اون چیزونکو جو مفید اور قابل نہین رد کرین اور جیسا حضرت عیسی نے عہد عتیق سا
مین بعض چیزونکو سکہایا اور بعضونکو رد کیا اوسیطرح سے روح القدس جسکی بابت عیسی نے انجیل
مین وعدہ کیا تہا ہمین سکہاتا ہے کہ کیا ہم مانین اور کیا رد کرین اور اسلیے ہم روح القدس کے وسیلے
عہد جدید مین وہی انکرین جو ہمنے مسیح کے وسیلے عہد عتیق مین کیا منسوخ ہوا اور سچا مین جیسا کہ
کہا گیا کہ اوسے نہ عیسی نے لکہا اور نہ حواریون نے بالجملہ جیسا تم عہد عتیق سے قربانیین کو [illegible]
باتین اخلاق کی لیتے ہو اور حکم ختنہ اور قربانی اور یوم السبت وغیرہا کو رد کرتے ہو تو ہمکو
کیا مضایقہ ہے کہ ہم بھی عہد جدید سے صرف وہی چیزین لین جو اون کی عزت کے قابل ہین اور اونکو [illegible] یا
حواریون سے [illegible] ہین اونکو جو حواریون نے [illegible] کہی ہین یا جو بیہودہ [illegible] کی طرف
ہوتین انتہی اور فرقہ [illegible] کا [illegible] جو باتفاق علما [illegible] مین [illegible]

اور اب بہی پروٹسٹنٹ کے سارے فرقون سے جنکا حصہ زیادہ ہی ایسی مجموعہ
ببلیا مین نو دس کتابین اور الہامی شمار کے داخل کرتا ہی اور عشای ربانی
مین جسمیت کہ حضور یکا قایل ہے اور اسکو سجدہ کرنا فرض جانتا ہے
ہیں پادری صاحب جو بعض فرقہ کے قول کو دلیل گردانتے ہین اور ہمارے
عقاید مین تشکیک کرتے ہین ذرا چشم انصاف سے اپنے فرقون کے حالات پر نظر
کرین کہ کیسا عقیدہ رکہتے ہین اور لارڈنر کی کتاب الاسناد کی جلد پانچوین
کے صفحہ ۱۲۴ مین مرقوم ہے کہ جب قسطنطنیہ مین مسالہ حاکم تہا پاک انجیلین
مصنفون کی جہالت کے سبب سے بحکم بادشاہ اناسطیشوس بری شمار کی
گئین اور انکی پہر تصحیح ہوئی اور ریس کے سائیکلوپیڈیا کی جلد ۷ مین بیل کے
بیان مین لکہا گیا ہے کہ ڈاکٹر کینی کاٹ لکہتا ہے کہ قریب تمام نسخے موجودہ عہد عتیق کے
ہین سنہ ایکہزار اور چودہ سو ستاون کے لکہے گئے ہین اور اسی سے آگے
اور یہ بات کہتا ہے کہ تمام نسخے جو ساتوین صدی یا اٹہوین صدی کے لکہے ہوئے تہے
یہودیون کی کونسل کے حکم سے اس سبب سے کہ وہ نسخے ان نسخون سے جنکو وہ
بہت صحیح سمجہتے تہے بہت مخالفت رکہتے تہے نیست و نابود کئے گئے اور ایشپ والتن
بہی اسی واسطے کہتا ہے کہ چہ سو برس کے نسخے کمیاب ہین اور سات سو

البتہ سوبدس کا نسخہ تو بہت ہی اباب سے ہے ہارنصاحب جلد دوسری کے صفحہ
۸۹ میں لکہتا ہے کہ اٹھارہ ان علماء جرمنی میں سے ہیں جو حضرت موسی ایکے
الہام کے قائل نہیں اور صفحہ ۹۱ میں لکہتا ہے کہ سٹاہلن اور ڈی وہتیہ اور روزن ملر
اور ڈاکٹر جیدس لسیات کے قائل ہیں کہ موسی کو الہام نہ تہا بلکہ انہونے
اپنی پانچون کتابین اسوقت کی مشہور روایتون سے جمع کی ہیں اور یہی رای
ابعلماء جرمنی میں بہت پہیلی ہوئی ہے اور مسٹر کاکرن نے رسالہ ۳ میں لکہا ہے
کہ اسٹاہلن جرمنی کہتا ہے کہ اشعیا کے ۴۰ باب سے ۶۶ باب تک اشعیا کی تصنیف
نہیں ہوسکتے اب پادریصاحب بیچارہ یان میں غور ڈالکے دیکہیں
کہ انکے فرقے کتب مقدسہ پولوس مقدس کی نسبت کیا کچھہ اعتقاد رکھتے
ہیں اور اپنے مصححین میں سے ڈاکٹر کنی کاٹ کو جسکی گواہی پر پادریصاحب
بہت اچہلتے تھے ملاحظہ کریں کہ وہ کتب مقدسہ کی نسبت بالیود کرنیکے باب میں
کیا لکہتا ہے اور لارڈنرکیا اوس دایت کیطرف جو اسنے انجیل کی نسبت نقل کی ہے توجہ
کریں جواب تحقیقی مخفی نرہے کہ جو پادریصاحب نے بدلیل قول بعض علماء شیعی قران
شریف کی تحریف و تبدیل کا دعوی کیا ہے سراسر بے بنیاد ہے اور بعض لغو ہے کیونکہ
پادریصاحب جسکی فرقے کے بعض آدمیونکے قول سے دلیل لاتے ہیں اوسی فرقے

کے علمار معتبر اور محققین اور مجتہدین اور بڑے بڑے فاضل بہیات بہیے
صاف انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو شخص قرآن شریف کی تحریف کے
قائل ہونے کی بابت ہم لوگون کو متہم کرتا ہے بالکل جہوٹا ہی اور ہم ہرگز اسبات
کے قائل نہین ہین چنانچہ شیخ صدوق ابوجعفر محمد ابن علی بابویہ قمی جو اس
فرقہ کا بڑا عالم ہے رسالہ اعتقادات مین یون لکہتا ہے اعتقادنا فی القرآن
ان القرآن الذی انزل اللہ تعالی علی نبیہ ھو ما بین الدفتین وھو ما فی ایدی
الناس لیس باکثر من ذالک مبلغ سورہ عند الناس مائۃ واربعۃ عشر سورۃ
وعندنا والضحی والم نشرح سورۃ واحدۃ ولایلاف والم ترکیف سورۃ واحدۃ
ومن نسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذلک فھو کاذب الخ یعنی قرآن کے باب
مین ہمارا یہہ اعتقاد ہے کہ قرآن جسکو اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا ہے وہی
ہے جو بین الدفتین موجود ہے اور وہی ہے جو لوگون کے ہاتہہ مین پایا جاتا
اس سے زیادہ نہین اور اسکی سورتین لوگونکے نزدیک ایک سو چودہ ہین
اور ہمارے نزدیک والضحی اور الم نشرح ایک سورۃ ہے اور سورۃ الفیل اور لایلاف
ایک سورۃ ہے اور جو شخص ہماری طرف اسبات کی نسبت کرے کہ ہم کہتے
ہین کہ قرآن اس سے زاید تہا پس وہ جہوٹا ہے فقط اور سید مرتضی جو بہت

ہو گیا ہو علی ہذا القیاس ابو علی طبرسی صاحب تفسیر مجمع البیان جو اعظم مفسرین
شیعہ مین سے ہے اور اسکی تفسیر عام علما شیعہ کے نزدیک مسلم الثبوت ہے اپنی
سید مرتضی سے یون نقل کرتا ہے کہ ان القرآن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان مرتباً علی ما ہو علیہ الآن وانہ کان یعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
یتلی علیہ وان جماعۃ من الصحابۃ ختموا علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عدۃ ختمات
ومن خالف فی ذالک من الامامیۃ فلا یعتد بخلافہم فان الخلاف منسوب الی
قوم نقلوا اخبارا ضعیفۃ لا یرجع بمثلہا عن العلم المقطوع علی صحتہ یعنی قرآن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اسی ترتیب پر تھا جس ترتیب پر اب موجود ہے
اور بلا شک یہی قرآن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پڑھا جاتا اور آنکے حضور
تلاوت کیا جاتا تھا اور اصحابون نے بار ہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اسکو
ختم کیا اور امامیہ مین سے جو شخص اسکے خلاف ہے اسکی مخالفت اعتبار کے قابل
نہین ہے اسلیئے کہ یہ مخالفت ان لوگون کی طرف نسبت کیجاتی ہے جنہون نے ایسی
ضعیف ضعیف خبرین نقل کی ہین کہ انکی جہت سے علم قطعی سے پہر نہین سکتے اسی
طرح قاضی نور اللہ شوستری کہ وہ بہی اعظم علماء امامیہ سے ہی اپنی کتاب مصائب
النواصب مین لکھتا ہے ما نسب الی الشیعۃ الامامیۃ بوقوع التغیر فی القرآن

لیس کما قال بہ جمہور الامامیۃ انما قال بہ شرذمۃ قلیلۃ منہم لا اعتداد بہم
فیما بینہم یعنی قران مین تغیر واقع ہونے کا اعتقاد جو گروہ امامیہ کیطرف
نسبت کیا گیا ہے اُس قسم سے نہین ہے جسکے جمہور امامیہ قائل ہون بلکہ صرف
تہوڑے سے لوگ ہین جنکے قول کا کچھ اعتبار نہین ایسا ہی محمد بن الحسن حر عاملی
نے جو فرقہ شیعہ مین بڑا محدث گذرا ہے اپنے ایک رسالہ مین جو اپنے بعض ہمعصر اور
معاصرین کی رد مین لکھا ہے یون کہا ہے کہ ہر کسیکہ تتبع اخبار و تفحص تواریخ
و آثار نمودہ بعلم یقینی میداند کہ قران در غایت شہرت و اعلیٰ درجہ تواتر بودہ
و آلاف صحابہ حفظ و نقل میکردند آنرا و در عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجموع
مولف بود انتہی ملخصاً یعنی جسنے حدیثون اور تاریخون کو خوب دیکھا ہے
وہ اسبات کو بالیقین جانتا ہے کہ قران نہایت شہرت اور تواتر کے اعلیٰ
درجہ پر رہا ہے اور ہزارون صحابی اُسکو حفظ اور نقل کرتے تھے اور عہد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم مین جمع اور مولف ہو چکا تہا اور اسی طرح اور علماء شیعہ کی تصریح
ہے علاوہ اسکے خود قران شریف مین اللہ جل شانہ نے سورہ حجر مین فرمایا ہے
کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون یعنی تحقیق ہمنے آپ اتارا اس قران
کو اور ہم البتہ اوسکے نگہبان ہین (یعنی ہر وقت مین زیادہ اور نقصان اور

تحریف اور تبدیل سے اور سورہ حم سجدہ مین ارشاد کیا ہے لا یاتیہ الباطل
من بین یدیہ و لا من خلفہ اسپر باطل کا دخل نہین اگے سے نہ پیچھے سے یعنے
اِس کتاب پر تحریف و تناقض کا دخل کسی وجہ سے نہین اور علماء شیعہ
بہی اِن آیتون کی اسیطرح تفسیر کرتے ہین چنانچہ تفسیر صراط المستقیم مین
جو علماء امامیہ کے نزدیک معتبر تفسیر ہے پہلے آیت کے بیان مین یہہ لکہا ہے
ای انا لحافظون من التبدیل و التحریف و الزیادۃ و النقصان اور ملا فتح اللہ
شیرازی اپنی تفسیر مین دوسرے آیۃ کے ذیل مین صاحب صراط المستقیم کے
موافق لکہتا ہے پس اسصورت مین کہ قرآن شریف مین خود اللہ تعالے اپنے
ایسا وعدہ فرمایا اور اہل تشیع کے بڑے بڑے مفسرین اور مجتہدین نے بھی ایسا ہی
کچھہ لکہا بلکہ شیخ صدوق نے دعوے کیا کہ جو کوئی ہمارے اوپر اسبات کا
اتہام کرے کہ ہم قرآن کی کمی کے قائل ہین وہ جھوٹا ہے تو ہر صاحب
فہم اور عاقبت اندیش بخوبی معلوم کریگا کہ اگر بعض غیر معتبر آدمی اسبات کے
قائل بھی ہوگئے ہون تو انکا قول جمہور کے مقابلہ مین قابل اعتبار نہین جیسا کہ
خود پادری صاحب بہی لکھتے ہین اسپر بہی اگر پادری صاحب آدمی دینگا دہینگی
سے اپنی ہی کہے جاوے اور انصاف کی انکہین بند کر لیوے تو ہمارا کیا نقصان

ہے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ۔ پس پادری
صاحب کی وہ بدگمانی جو حضرت عثمان پر قرآن کے جمع کرنے کی نسبت کرتے
ہیں سو یہہ ایک بڑا التعجب انگیز معاملہ ہے شاید پادری صاحب قرآن شریف
کو بھی مثل اور کتب مقدسہ کے سمجھتے ہیں جو آپ خود دعوی کرتے ہیں کیا
قرآن متی کی انجیل ہے جسکی سنہ تالیف کا بھی آج تک پتہ نہیں کیا مرقس
کی انجیل ہے جسکی زبان ہنوز مشخص نہیں ہوئی کہ وہ کس زبان میں لکھی
کیا قرآن کو مکاشفات یوحنا سمجھا ہے جسکے مؤلف کا حال یہی ہے جو تیسری صدی
تک متحقق نہیں ہوا تھا کیا قرآن کا حال عہد نامہ عبرانیان کا سا ہے جسکی نسبت
یہہ گفتگو ہے کہ آیا وہ پولوس کی تصنیف ہے یا نہیں اور یونانی میں الہام کیا تھا
یا عبرانی میں کیا قرآن اسطرح جمع ہوا ہے کہ اتھارہ سو برس کے بعد کاتب اور
بدعتی اور دیندار لوگ اپنی خواہش کے مطابق خوب خاک اڑا چکے اور دل
کھول کھول اصلاح و ترمیم کر چکے تب ایک شخص گریسباخ تصحیح کرنے اور نسخوں کا مقابلہ
کرکے درست کرنے لگا حاشا وکلا غرض پادری صاحب ایسا گمان بد حضرت قرآن شریف
کی نسبت کرکے اپنی عاقبت نہ سواریں اور ایک باطل گفتہ کے لیے اپنی سخت دلی اور
تعصب بیجا سے ہاتھ اٹھا کر ان باتوں کو سنیں کہ حضرت عثمان رضہ نے

جو قرآن شریف کو جمع لیا کچھہ بن نہا کہ مین تہیکہ یہہ کام نہین کر لیا بلکہ ہزارون
آدمی اُس کام مین شریک تھے اور انمین بہت سے حافظ تھے اور زید ابن
ثابت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین کاتب وحی تھے اور آورکاتبان
وحی اُسکے مہتمم تھے جیسا اوس حدیث سے بہی جو یادر بصاحب نے مشکاۃ المصابیح
سے میزان الحق مین نقل کی ہے واضح و آشکار ہے اور اسکے سوا ہے
اسوقت اسلام ایک عالم مین شائع ہو رہا تہا اور لاکہون آدمی مسلمان ہو چکے
تھے اگر بالفرض حضرت عثمان رضہ کسی طرح کا بہی کچھہ تصرف کرتے تو تمام عالم
کے حافظون کا کیا علاج تہا اور انکے دلون پر کیونکر تصرف چل سکتا علی الخصوص
بہت صحابی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ قرآن شریف کی
تعلیم پاکر حفظ کر چکے تھے کہ ایک انمین سے حضرت مرتضی علی خلیفہ چہارم
اور اُنکے دونون صاحبزادے حسنین علیہما السلام بہی تھے کیونکر اسمین
راضی ہوتے علاوہ برین بعد انتقال حضرت عثمان رضہ کے حضرت علی اور اور
حضرات ائمہ اسی قران شریف کو مانتے رہے **قولہ** مفتم اب کہتے ہین کہ
وسے کون کس لئے **اقول** سبحان اللہ پادری صاحب بڑے سمجھے ہین اور مطلب
بہی خوب سمجھے ہین مین پوچھتا ہون کہ جب پادری صاحب نے انسبات کو تسلیم

کر لیا کہ جن علما کا مین نے ذکر اپنے خط مین لکھا ہے اُنہون نے اُن نسخون
کو ساتوین صدی کے بعد کا سمجھا ہے تو پھر نقل کرنے مین خلاف واقع کیونکر
ہوا بس رہا پادری صاحب کا یہہ عذر کہ اکثر مصححین اسبات پر متفق ہین
کہ وے نسخے ساتوین صدی سے پیشتر لکھے گئے ہین سو یہہ اُنکی چالاکی
سے ہے اب مین مضمون کے ملاحظہ کے لیئے مارن صاحب کی اس مقام
کی عبارت کا ترجمہ لکھتا ہون مارن صاحب نسخہ اسکندریانوس کے باب
مین دوسری جلد کے صفحہ ۷۰ مین لکھتا ہے کہ اس نسخہ کے پرانا ہونے مین
گفتگو ہے گریسباخ اور شلز گمان کرتے ہین کہ شاید یہہ نسخہ چوتھی صدی
کے آخیر کا ہو میکائلس کہتا ہے کہ اس نسخہ کے قدیم ہونے کی یہی حد ہے
یعنی اس سے زیادہ پرانا نہین مان سکتے کیونکہ اُسمین اتھاناسیس کا
نامہ موجود ہے اوڈن اُسکو دسوین صدی کا سمجھتا ہے پیستیت
پانچوین صدی کا جانتا ہے اور اُسکا یہہ گمان ہے کہ شاید یہہ نسخہ اُن
نسخون مین سے ہو جو ۶۱۵ مین سریانی ترجمہ کے لیئے اسکندریہ مین
جمع کیئے گئے تھے واکتر سیملر اُسنے ساتوین صدی کا سمجھا ہے مونتفاکان
کی یہہ رای ہے کہ نہ نسخہ اسکندریانوس اور نہ کوئی اور نسخہ چھٹی صدی کے

بیشتر کا یقیناً کہا جا سکتا ہے میکالیس سمجھتا ہے کہ یہہ نسخہ اُس زمانہ
مین لکھا گیا جبکہ عربی زبان مصریون کی بولی ہو گئی تھی یعنی مسلمانون کے
اسکندریہ پر تسلط کرنے کے ایک یا دو صدی بعد کیونکہ اُسکا کاتب میم اور ب
بدلکر ایک کو دوسری کے مقام پر بہتیری جگہہ لکھہ گیا ہے جیسا عربی زبان مین
اکثر ہو جاتا ہے اور وہ اِس دلیل سے یہہ نتیجہ نکالتا ہے کہ وہ نسخہ
آٹھوین صدی سے پیشتر کا نہین ہے واٹسٹین یہہ سمجھتا ہے کہ یہہ نسخہ
چوتھی صدی کے اواسط یا اواخر کا لکھا ہوا ہے اور ہم اس سے زیادہ اُسکو
پرانا نہین مان سکتے کیونکہ اُسمین ابواب اور فصول موجود ہین اور
اُسمین یوسیبیس کے قانون کا حوالہ بھی ہے واٹسٹین کی دلیلون پر سملر
نے اعتراض کیا ہے اس نسخہ کے چوتھی یا پانچوین صدی کے ہونے کے باب مین
جو دلیلین لائی گئین وہ یہہ ہین پولوس کے نامون مین ابواب کی تقسیم
نہین ہے حالانکہ ۳۹۶ سنہ مین یہہ تقسیم ہو گئی تھی اُسمین کلیمنت کے نامے
ہین جنکا پڑھنا کونسل لوڈیسیا اور کارتھیج مین منع ہو گیا تھا یہان سے
سملر نے یہہ بات سمجھی ہے کہ وہ نسخہ ۳۶۴ سنہ سے پہلے لکھا گیا اور وہ ایک
نئی دلیل لاتا ہے کہ چودھوین دہرم گیت مین ایک جملہ نہین ہے جو ۳۳۴ سنہ

اور سکندریہ مین مستعمل تھا اسی سے وہ نسخہ اس سے پیشتر لکھا گیا ہوگا
ویٹسٹین گمان کرتا ہے کہ نسخہ مذکور جیروم کے زمانہ سے پیشتر لکھا گیا ہو
اسلیئے کہ یونانی متن کو پرانی اتالک ترجمہ سے بدلا ہے وہ کہتا ہے کہ کاتب
نہین جانتا کہ عربون کو ہگارین کہتے تھے اسلیئے کہ اسنے اگاراؤ کے بدلے
مین اگوراؤ لکھا ہے اوڈون نے کہا ہے کہ یہہ صرف غلطی سے اسلیئے کہ
اگاروؤن پچھلے ورس مین آچکا ہے میکالس کہتا ہے کہ ان دلیلون سے
کچھہ ثابت نہین ہوتا اسلیئے کہ یہہ نسخہ کسی قدیم پرانے نسخہ سے ضرور نقل
ہوا ہوگا اور جو ٹھیک ٹھیک نقل ہوا ہے تو یہہ ساری دلیلین اُس
نسخہ سے علاقہ رکھینگی نہ نسخہ کوڈکس اسکندریانوس سے صرف خط اور
حرفون کی شکل اور اعراب کے نہونے کے سبب البتہ کچھہ فیصلہ ہو سکتا ہے
جو دلیلین اسبات کے ثبوت کے لیئے کہ وہ نسخہ چوتھی صدی کا نہین ہے
پیش کی گئی ہین وہ یہہ ہین ڈاکٹر سملر خیال کرتا ہے کہ زبورون
کی بہتری کی بابت اتھاناشیس کا نامہ اسکی زندگی مین تو لگایا جانا محال
معلوم ہوتا ہے اس نامہ سے اوڈین نے دلیل نکالی ہے کہ یہہ نسخہ دسوین
صدی کا ہے یہہ نامہ جھوٹا ہے اور اتھاناشیس کے عین حیات

جعل نہین ہوسکتا تھا اور دسوین صدی مین جعل سازی کا بڑا زور شور تھا
انتھی پھر ہارن لکھتا ہے کہ ان دونون نسخون یعنی کوڈکس اسکندریانوس
اور ویٹی کانوسس مین اریجن کے نشان نہین ہین اس سے ڈاکٹر
کینی کاٹ نے استدلال کیا ہے کہ نہ تو یہہ اریجن کے نسخہ اور نہ اسکی نقلون
سے نقل کئے گئے ہین پس اب صاحبان انصاف ملاحظہ کرین کہ آیا پادری صاحب
کا وہ قول کہ نسخہ کوڈکس اسکندریانوس دو سو برس پیشتر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ سے لکھا گیا درست ہے یا میری وہ بات کہ یا تو وہ نسخہ آٹھوین
صدی کا جیسا مچیکالیس کہتا ہے یا ساتوین صدی کا جیسا سیمکر کہتا ہے
یا دسوین صدی کا جیسا اوڈن کہتا ہے ٹھیک اور درست ہے کیونکہ جن
دلیلون کو بعض علماء نے اسکی قدامت کی بابت پیش کیا ہے ان سبکو میکائیلس
رد کرتا ہے کہ اگر وہ باتین درست مانی بھی جاوین تاہم اس نسخہ پر صادق
آوینگی جس پرانے نسخے سے وہ نقل کیا گیا ہے نہ اس نسخہ پر اور جو پادری صاحب نے
ترجمہ سریانی اور لاطینی اور کاپٹی اور ارمنی کا ذکر کرکے ہارن صاحب کی
دوسری جلد کی طرف حوالہ دیا ہے سو عجب تعجب انگیز معاملہ ہے اسلئے کہ ترجمہ
سریانی مین تو نامہ دوم پطرس اور نامہ یہودا اور دوم و سیوم نامہ

یوحنا اور مشاہدات یوحنا نہین ہین اور ورس ۷ باب ۵ نامہ اول یوحنا
اور ورس ۸ سے تا ۱۱ باب ۸ انجیل یوحنا اسمین نہین ہے جیسا کہ ہارن
صاحب نے جلد دوسری کے صفحہ ۴۰۶ اور ۴۰۷ مین لکھا ہے اور لارڈنر
اپنی کتاب کی جلد چوتھی کے صفحہ ۴۲۳ مین لکھتا ہے کہ مشاہدات یوحنا
پیرانے سریانی ترجمہ مین نہین ہے اور نہ بار ہی بریوس اور نہ یعقوب نے
اس پر شرح لکھی ہی اور ایسے بد جیسو نے بہی اپنی فہرست مین نامہ دوم پطرس
اور نامہ دوم وسوم یوحنا اور نامہ یہودا اور مشاہدات یوحنا کو چہوڑ دیا ہے
اور یہی راے اور سریانیون کی ہے اور ڈاکٹر بلس کہتا ہے کہ سریا کے
کلیسیا نامہ دوم پطرس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ یہودا اور
مشاہدات یوحنا کو نہین تسلیم کرتے تہے اور عرب کے کلیسیاؤن کا بہی یہی
حال تہا پہر ہارن صاحب چوتہی جلد کے صفحہ ۴۶۳ مین ترجمہ لاطینی کی بابت
یون لکھتا ہے کہ پانچوین صدی سے پندرہوین صدی تک بہت سے خرابیان
اور الحاق اسمین ہوئے اور صفحہ ۴۶۷ مین لکھتا ہے کہ یہہ بات ضرور یاد
رکہی جاوے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کے خراب نہین کیا گیا اسکے نقل
کرنیوالون نے بہت ہی ناجائز بے قیدی سے عہد جدید کی ایک کتاب

مین دوسری کتابکے فقرے داخل کیے اور عبارت حاشیہ کو متن مین درج
کرلیا اور لارڈنر جلد چوتہی کے صفحہ ۴۵ مین لکھتا ہے کہ نامہ فلیمان کو
بعض اشخاص واجب التسلیم نہ جانتے تھے پس جب ترجمون کا یہہ حال ہو کہ
سریانی ترجمہ مین تو پطرس کا دوسرا نامہ اور یہودا کا نامہ اور یوحنا کا دوسرا
اور تیسرا نامہ اور یوحنا کے مشاہدات غائب ہون اور درس کے درس
اسمین پائے نہ جاوین اور لاطینی ترجمہ مین طرح طرح کی خرابیان اور
الحاق کئے گئے ہون بلکہ اس ترجمہ مین سب تراجم سے زیادہ خرابی پیدا
ہو تو بہلا پادریصاحب کا یہہ فرمانا کہ وہ ترجمے اب کے ترجمون سے بالکل
مطابق ہین کیا لغو ہو گیا افسوس ہے کہ پادریصاحب امر حق مخفی رکہتے
ہین اور لوگون کو مغالطہ دینے کے لیئے اور اپنے مفاد کے واسطے کیسی کیسی بیجا
باتین لکہتے ہین خدا انکو راہ راست دکہلا وے اور تعصب بیجا سے بچاوے
خلاصہ ان وجوہ و دلائل سے بخوبی ثابت ہے کہ عہد جدید کا یہہ مجموعہ جو اب
مستعمل ہے عرب مین ہرگز ایسا نہ تہا اور جو پادریصاحب نے کوڈکس واٹیکانوس اور کوڈکس سکندریانوس کے
اختلاف کی بابت لکہا ہے کہ مین نے نازیصاحب کی عبارت کو غیر حق نقل کیا سو یہہ بڑی حیرت کی بات اور
پادریصاحب کی نازیبا اور غیر حق باتون مین سے ایک بات ہے مین کہتا ہون

لوجس حالت مین پادریصاحب نے اسبات کو تسلیم کیا کہ ان نسخون مین زیادہ
اختلاف قرات اور نقل کی ہین کسی نسخون سے تو پہر میرے قول اور
پادریصاحب کے قول مین کیا فرق رہا ہی تخصیص انجیل کی سو یہہ پادریصاحب
کا دعوی بلا دلیل ہے کیونکہ لفظ مانسکرپٹ یعنی نسخہ لفظ عام ہے کچہہ انجیل
کی تخصیص نہین ہے اور اگر بالفرض تخصیص ہی کیجاوے تو صرف عہد جدید
کی تخصیص نہین ہوسکتی بلکہ عہد عتیق و جدید دونون اسمین شامل ہین اور
پہر یہہ جو پادریصاحب لاتے ہین کہ مین نے گوتہہ اور کالوین کے اقوال کو خلاف
سمجہا اور اسمین مبالغہ کیا سو صرف پادریصاحب کا زبان سے کہہ دینا
کافی نہین ہے اگر پادریصاحب کے نزدیک مین نے مبالغہ کیا تہا تو انکو چاہیئے
تہا کہ دلائل ثابت کرتے **قولہ** ہشتم اسمین جناب نے حق کہا الخ +
اقول عجب تماشے کی بات ہے کہ جس حالت مین ہم تیسرے اور چوتہے خط مین
ثابت کرچکے کہ کلام الہی ہے یہہ بات کہین نہین ثابت ہوئی کہ یہی مجموعہ عہد
جدید کا حضرت عیسی کو وحی کیا گیا تہا اور نہ کسی اہل اسلام کا یہہ عقیدہ ہے
اور پہر اسی خط مین بہی باقوال علماء مسیحی یہہ ثابت کرچکے تمام بایہ ثبوت
کو پہنچی کہ سرمانی کلیسا اور عرب کے سارے کلیسا اس مجموعہ کی

کئی کتابون کو واجب التسلیم نہ جانتے تھے اور نہ یہہ کتابین انکے نسخون مین تہین
تو پہر پادریصاحب کلام اللہ کی آیتون سے اِس سارے مجموعہ کی بابت کیونکر
استدلال کرتے ہین تس پر لطف یہہ ہے کہ بڑی جوانمردی اور جرات سے یہہ
کہتے ہین کہ ہم نہین جانتے کہ مفسرین نے اِن ایات کی کیا تفسیر کی ہے اور
نہ انکی تفسیر سے ہمارا کچہہ کام ہے انکے محاورہ مین ایسی بات کو لوگ کہتے ہین
کہ چہوٹا منہہ بڑی بات البتہ اُن مفسرین کی تفسیر جنہون نے ساری عمر علم
عربی کی تحصیل مین صرف کی پادریصاحب کے قول سے جو زبان عربی مین طفل
ابجد خوان کا درجہ بہی نہین رکھتے دانشمندون کے نزدیک بدرجہا
افضل و اعلی اور واجب التسلیم ہے قطع نظر اس سے اگر یہی بات ٹہیرگئی
کہ کسی بات مین علماء مفسرین کے اقوال کو ماننا کچہہ ضرور نہو اگرچہ تو بیچارے
پادریصاحب کو دین عیسوی سے بالکل ہاتہہ دہونا پڑیگا اور انکی ایک بات
بہی پیش نہ جاویگی اور جن جن آیات کو تاویل کر کرا کے پادریصاحب نے
اپنا مفید ٹہیرا رکہا ہے قطعاً زائل و مستاصل ہو جائیگی مثلاً انجیل مرقس
کے باب ۱۳ کے ورس ۳۲ مین حضرت عیسی کا قول اسطرح منقول ہوا
کہ اُس دن اور اُس گہڑی کی بابت سواے باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر

ہین اور نہ بیٹا کوئی کہین جانتا کہ وقت کب ہے اور اوسی انجیل کے باب ۱۲
کے ورس ۲۹ مین یون فرماتے ہین الرب الہنا رب واحد پھر یوحنا کی
انجیل کے باب ۱۴ کے ورس ۲۸ مین حضرت عیسی یون کہتے ہین کہ میرا باپ
مجھسے بڑا ہے پہر متی کی انجیل کے باب ۱۹ ورس ۱۶ مین یون فرماتے ہین
کہ تو مجھے اچھا مت کہہ کیونکہ اچھا کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا پھر یوحنا کی انجیل
کے باب ۲۰ کے ورس ۱۷ مین کہا ہے کہ مین اپنے باپ اور تمہارے باپ
اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس جاونگا اور پھر اسی انجیل کے باب ۵
مین یون فرمایا ہے کہ مین آپ سے کچھہ نہین کرسکتا ہون بس اب ہم نہین
جانتے کہ مفسرین نے ان آیات کو کس طرح بیان کیا اور نہ انکی تفسیر سے
ہمارا کچھہ کام ہے کیونکہ مضمون ظاہر و آشکار ہے مگر اتنا جانتا ہون کہ اگر ان اقوال
مین کچھہ مضمون ہے تو البتہ یہہ ہے کہ حضرت [illegible] بشر تھے اور علم غیب نرکھتے
اور قیامت کا علم حضرت عیسی کو نہ تھا اور خدا انسے بڑا ہے جو انکا اور سبکا
رب ہے اور لفظ باپ سے کچھہ حضرت عیسی کی تخصیص نہین ہوسکتی ہے بلکہ حضرت
عیسی خدا کو جسطرح اپنا باپ کہتے ہین اسی طرح سارے بندگان خدا کا باپ
بتلاتے ہین اسی طرح متی کے باب ۳ کے ورس ۲ مین حضرت یحیی کا قول یون

لکہا ہے کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہوئی اس ورس سے
عیسائیوں نے یہہ سمجہا ہے کہ حضرت یحیی اس مقام پر حضرت عیسیٰ کی
خوشخبری سناتے ہین جو انکے بعد آنے اور ورس ۱۷ باب ۴ متی مین حضرت
عیسیٰ کا قول یون منقول ہے کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک
ہوئی پس ہم نہین جانتے کہ اسکے مفسرون نے کیا معنی لکہے ہین اور نہ انکی
تفسیر سے ہمین کچہہ غرض ہے اگر معنی ہین تو یہی ہین کہ جیسا حضرت یحیی نے
اُن الفاظ سے حضرت عیسیٰ کی خبر دی ویسا ہی حضرت عیسیٰ نے بہی انہین الفاظ
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی بشارت دی اور انجیل یوحنا مین فروسیونکا
سوال حضرت یحیی سے یون مذکور ہے کہ انہون نے پوچہا کہ تو کون ہے کیا مسیح
ہے انہون نے جواب دیا نہین پہر پوچہا کیا تو وہ نبی ہے انہون نے کہا وہ
نبی بہی نہین ہون اس مقام پر معلوم نہین کہ مفسرین اسکی کیا تاویل کرتے
ہین اور انکی تفسیر و تاویل سے ہمین کچہہ کام بہی نہین ہے اگر معنی ہین تو
یہی ہین کہ نبی سے آنحضرت صلعم مراد ہین **قولہ** عیسائی وہی ہے جو
انجیل کی تمام تعلیمات تسلیم کرتا ہے الخ **اقول** اولاً تو ہماری بات کا یہہ
جواب نہین کیونکہ ہمنے تو یہہ لکہا تہا کہ پادری صاحب کے فرقہ کے نزدیک

رومن کاتہلک وغیرہ عیسائی نہین ہین ورنہ پادری صاحب بشپ جویل وغیرہ
کی کتابون کو دیکہین اور پروٹسٹنٹ رسول خدا صلعم کے زمانہ مین تہے ہی
نہین تو پہر اسوقت عیسائی کون تہے دوم اس جواب پادری صاحب
کا کچہہ مطلب ہی نہین نکلتا ہے کیونکہ ہم دیکہتے ہین اور یہہ بات اظہر من الشمس ہے
کہ فرقہ پروٹسٹنٹ اور رومن کاتہلک اور گریک وغیرہ کی تعلیمات و
مسائل مین بڑے بڑے فرق ہین مثلاً رومن کاتہلک عشاء ربانی مین
حضرت عیسی کی حضوری کے قائل ہین اور اسے سجدہ کرنا فرض جانتے ہین
اور جو اس سے انکار کرے اسے مبتدع کہتے ہین اور پروٹسٹنٹ ایسی باتون
کو بت پرستی بتلاتے ہین اور علی ہذا القیاس ہر فرقہ مسیحی یہی دعوی کرتا ہے
کہ ہم ہی لوگ انجیل کی ساری تعلیمات پر چلتے ہین اور باقی سب فرقے
گمراہ ہو گئے ہین چنانچہ فرقہ ایرین اور نسطوریہ اور یعقوبیہ وغیرہ بہی
دعوی کرتے تہے حالانکہ یہہ سب مبتدع کہلاتے ہین پس جب کلیساء
روم کے حکم سے یہہ فرقے مبتدع ٹہہرائے گئے تو پہر کیا وجہہ کہ پروٹسٹنٹ
لوگ اس کلیسا کے حکم سے بدعتی نہ ٹہہرین **قولہ** اور اسپینوزہ ایک یہودی
تہا اور اپنی بے ایمانی کے سبب یہودیون مین نکالا گیا الخ **اقول** یہہ مینے

تو غضب نہین کیا بلکہ غضب تو پادری صاحب نے کیا کہ بیرقصدا ایک غیر حق
اور جھوٹھہ بات لکھی کہ اسپینوزہ کو یہودی لکھا اور اسکی عیسائیت سے [illegible]
انکار کیا ورنہ پادری صاحب پینی کی سائیکلوپیڈیا مین دیکھین کہ اسمین [illegible]
کہ اسپینوزہ عیسائی ہوا اور اسکا نام بندیکٹ رکھا گیا لیکن یہ عیسائی [illegible]
کے وہ اپنے تئین یہودی کہتا تھا اور انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا مین لکھا ہے
کہ اسپینوزہ عیسائی ہوا اور لوتہرن اور کیلون کلیساؤن مین جایا
کرتا تھا **قولہ** اور جو آپ نے نسب نامہ کی بابت سے جواب [illegible]
اقول ہمنے تو کچھ بیجا نہین لکھا بلکہ پادری صاحب کے جواب [illegible]
اور انہون نے صرف قلم کو تکلیف دی اور کاغذ ضائع کیا چنانچہ یہہ بات [illegible]
خدا کو دیکھیگا واضح و آشکار ہو گی اور جو پادری صاحب لکھتے ہین کہ [illegible]

قسمت داود کے نام سے شروع ہے جیسا مین نے بیان کیا انتہی [illegible]

یعنی چودہوین پشت یوشیا ہے اور پہلی تیسری قسمت کا پہلی پشت ہے
سو صریح خلاف واقع ہے کیونکہ درس ۱۱ باب متی مین لکھا ہے کہ یوشیا کا
بیٹا یکنیا اور اسکے بھائی پیدا ہوئے جب کہ بابل کو لوگ چلے گئے اگر یکنیا تیسری قسمت
کا اول شخص ہوگا تو یہہ لازم آویگا کہ قید مین جانے کے وقت یوشیا زندہ تھا

اور جب ہی یہکنیا پیدا ہوا حال آنکہ یہہ بہی غلط ہے کیونکہ یوشیا بیس برس کے پیشتر
اس سے مرچکا تہا اور یہکنیا کی بابل مین قید ہوکر جانیکے وقت اٹہہ برس کی عمر تہی اور
تین مہینہ یروشلم مین سلطنت کرچکا تہا انہین مشکلون کا لحاظ کرکے کلارک صاحب
یوشیا کے بیتے یہو یاقم کو ایک پشت وارد یکر چودہ پوری کرتا ہے اور لکہتا ہے
کہ کامت کہتا ہے کہ درس ۱۱ کو یون پڑہنا چاہئے کہ یوشیا کے بیتے یہو یاقیم اور
اور اسکے بہائی اور یہو یاقم کا بیتا یہکنیا بابل کو جانیکے وقت پیدا ہوا الخ
اب منصف لوگ دیکہین کہ پادری صاحب کے اس قول کا مصداق کہ جو قلم
مین آیا سو لکہا ہے کون ٹہہرتا ہے اور ملاحظہ کرین کہ قصداً خلاف کسنے کہا ہے
اور کون شخص ناواقفون کے سامنے اپنی بات بنایا چاہتا ہے **قولہ** لازم ہے
آپ اپنے خط کے آغاز مین الخ **اقول** افسوس ہے کہ پادری صاحب اپنے
آخری دم تک اسی طرحکی خلاف گوئی اور غیر حق باتون کے کہنے پر آمادہ ہوئے
اور اپنی چالاکی سے باز نہین آتے منصف لوگ جو خطون کو دیکہین گے
خود انصاف کرلینگے کہ ہم دونون مین سے جہوٹا کون ہے صاحبو ذرا انصاف
کرو کہ جب مین نے اپنے پہلے خط مین پادری صاحب کو صاف لکہہ بہیجا تہا کہ
اگر مجہے معاف رکہئے تو اخلاق سے بعید نہین ہے اور جو آپ مقتضاے

انجام کار اپنے عہدہ کے جو اہی کو اہی مباحثہ کیا چاہین الخ تو آپ بتلاتے
کہ بانی اس مباحثہ کا کون ہے **قولہ** آپ پہلے خط مین لکھتے ہین
مین نے صاحب استفسار کا جواب ہنوز نہین دیا الخ **اقول** ہم تو صل
مین ایک جگہہ بہی کہین نہین دیکہتے کہ پادریصاحب نے صاحب استفسار
جوابون پر جو انہون نے مطاعن کی بابت دئیے ہین کچہہ تعرض کیا ہو اور
ہمنے اسیکی طرف اپنے خط مین اشارہ کیا تہا ان پادریصاحب نے اپنا کہ
سنبہالنے کے لیئے چند اوراق سیاہ کئے ہین اور صاحب استفسار کے ان
اعتراضون پر جو انہون تثلیث و تحریف کی بابت کئے ہین البتہ کچہہ
کیا ہے سو وہ بہی بعینہ ایسا ہے جیسا پادریصاحب نے میرے خط نکا جواب
لکہا ہے اور یہہ جو پادریصاحب نے لکہا ہے کہ پہلا خط جسکی نقل مین نے چاہی
تہی اُنکے پاس نہین ہے سو خیر اب اُسکی حاجت بہی نہین رہی کیونکہ
وہ خط ہمارے پاس نکل آیا الحمد للہ علی حالہ کہ پادریصاحب کے
خط کی ساری باتونکا جواب ادا ہوچکا اور یہہ بات بہی بخوبی پایہ ثبوت کو
پہنچی کہ پادریصاحب نے جو کچہہ غیر حق اور ناراست لکہنے کی بابت تخمیس الزام لگایا
تہا وہ سب محض بے بنیاد بلکہ بخلاف اسکے وہ سب باتین پادریصاحب کے

ومندنا بت ہوئے ہین اسلیئے اب دو ایک باتین سامعین کے ملاحظہ کیلیے اور
لکھی جاتی ہین پادری صاحب خط اخیر مرقومہ ۱۹ اگست مین لکھتے ہین کہ جو انکی
صاحب کے خطوط ضروری کا جواب تہا سو میرے اخیر خط (یعنی مرقومہ ۱۴ اگست) مین ادا
ہوا ہے حال آنکہ وہ امر ضروری جسکی نسبت مین نے اپنے خطوط مرقومہ ۲۷ ۳
جولائی اور ۵ اور ۱۴ اگست مین مکرراً استفسار کیا تہا اور جو اسکی تردید کے
آغاز مندرجہ صفحہ ۱۱۶ مین مرقوم ہے طرح دیے گیئے اور بالکل جواب نہین دیا ہے
اور وجہہ اس طرح دینے اور جواب نہ لکھنے کی یہی ہے کہ انکے پاس اسبات کا
کچھہ جواب ہی نہین ہے اگر کچھہ بہی جواب ہوتا تو بیشک لکھتے اور ایسا صریح چہوڑ
نہ بولتے کہ گویا انہون نے میری ساری ضروری باتون کا جواب ادا کر دیا اور
یہہ جو بہتہ اشخاص نے صرف اسلیئے اختیار کیا ہے کہ گرلیس باخ اور شولتز کی
تصحیح کی بابت جو انہون نے لکھا ہے اور جسکی نقل صفحہ ۱۱۶ مین گذر چکی ہے
کیئی جہوٹہ بولے ہین اول یہہ کہ پادری صاحب کا یہہ کہنا کہ سب نسخے نزدیک
و دور سے جمع ہوئے غلط ہے کیونکہ اب بہی ہزارہا نسخے باقی ہین جنکا کبہی
مقابلہ نہین ہوا مثلاً روم کے کتبخانہ موسومہ واتیکن مین ایک تہا نسخون کا
اور انہین سے صرف چوتیس ۳۴ نسخون کا مقابلہ ہوا ہے علاوہ اسکے فلان مین

کے بڑے کتب خانہ مین ہزار ہا نسخے موجود ہین اور انمین سے صرف چونتیس
کا مقابلہ ہوا ہے اور پارس کے بادشاہی کتب خانہ مین جو دو سو نسخے
ہین انمین سے صرف انچاس کا مقابلہ کئے گئے ہین علاوہ انکے بلانچینی
نے بہت سے نسخون کا ذکر کیا ہے جنسے آج تک کوئی مطلع نہین ہے
جیسا کہ ہارن صاحب نے جلد چوتھی کے صفحہ ۲۰۹ مین بتصریح بیان کیا ہے
دوسرے یہ کہ پادری صاحب لکھتے ہین کہ ۴۶۶ نسخون مین قریب تیس ہزار
کے غلطیان پائی گئین حالانکہ اسمین دو وجہ سے نقص ہے اولاً یہ کہ ۴۶۶
نسخون کا کبھی مقابلہ نہین ہوا کیونکہ ہارن صاحب اسی جلد کے اسی
صفحہ مین لکھتا ہے کہ عہد جدید کے کل نسخے جو کلاً یا بعضاً یقیناً مقابلہ کئے گئے
انکی تعداد چار سو سے متجاوز نہین ہے اور پھر حاشیہ مین لکھتا ہے کہ
پروفیسر بنگل نے مقابلہ کئے ہوئے نسخون کی تعداد جو اپنی کتاب کے
حصہ اول کے صفحہ ۲۴ سے ۱۰۰ تک لکھی ہے ۴۹۳ ہے اور جن نسخون کا
مقابلہ گریس باخ نے اپنی انجیل کے طبع کے واسطے کیا انکی تعداد اسنے
۳۵۵ لکھی ہے نسبت مارش نے جو لینے اور میکائیلس کے نسخون کو ملا کر
شمار کیا ہے انکی تعداد ۴۶۹ ہے اور پھر ہارن دوسری جلد کے صفحہ

مین لکھا ہی کہ عہد جدید کے کل نسخون کی تعداد جو ہم تک پہنچے ہین خواہ کامل ہون
خواہ ناقص اور جنکا مقابلہ خواہ کلاً خواہ بعضاً ہوا ہے قریب پانچ سو کے ہوتی ہے
مگر یہہ تعداد اُن نسخون کی تعداد کی ایک جزو قلیل ہے جو کتب خانون مین
موجود ہین انتہی تو بہلا اب دیکھیے کہ پادری صاحب کا ۴۳۶ نسخون کا لکھنا سچ
ہے یا جہوٹہ ہی یا نہین ثانیاً پادریصاحب کہتے ہین کہ گریسباخ اور شولز صاحبان
نے نسخون مین قریب تیس ہزار کے غلطی پائی سو یہہ بہی پادریصاحب کی جہوٹہ
باتون مین سے ایک بات ہے کیونکہ پادری صاحب کا مستند اور معتبر پادریصاحب
جلد اول کے صفحہ ۱۳۴ مین اور دوسری جلد کے صفحہ ۳۵۵ مین لکھتا ہے
کہ گریسباخ نے ڈیڑہ لاکہہ اختلاف عبارت کے نکالے ہین اور جو پادریصاحب حسب
لفظ وغیرہ مین آوے علماء مصححین کو بہی شامل سمجھتے ہین تو ذرا پادریصاحب
اسبات کو بہی یاد رکہین کہ وتیس تین نے ایسے اختلافات عبارت ڈیڑہ
لاکہہ سے زیادہ جمع کیے ہین جیسا کہ انسائکلوپیڈیا برٹنیکا کے جلد ۱۹ مین
اسکرپچر کے بیان مین مرقوم ہے اور جو پادریصاحب نے قدیم نسخون کے مقابلہ
پر فخر کیا ہے سو ہم اُن نسخون کا کیا حال لکہین کہ انمین سے کسی مین ۲۳ ورس
نفی ہین ۲۴ ورس کسی مین ۳۵ ورس کسی مین ایک انجیل کسی مین کئی انجیلین

قصہ

لسی مین یا صرف نامے لسی مین صرف حواریون کے اعمال ہین پس جبکہ انکو کو نسخہ قرار دینا یہہ بہی ایک مغالطہ بازی ہے اور پس انکا حاصل ان وجوہ و دلائل سے ہر شخص منصف مزاج اور عاقبت اندیش پر یہہ بات بخوبی واضح و آشکار ہوگی کہ یہہ مجموعہ عہد عتیق اور جدید کا بعینہ وہ توریت اور انجیل نہین ہے جو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو وحی کی گئی تہی اور نہ انکا کلام الله مین ذکر آیا ہے کیلیے کہ ان دونون مجموعون مین وہ کتابین شامل ہین جو باتفاق علماء یہود و نصاریٰ کے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السّلام کی تصنیف بہی نہین بلکہ بعض کتابون کے تو مصنفون کا بہی ٹھکانا نہین علاوہ اسکے یہہ بات بہی بدلائل ثابت ہوئی کہ مجموعہ عہد جدید کا غیر الہامی ہے پس اس صورت مین یہہ وہ انجیل کیونکر ہو سکتی ہے جسکا کلام الله مین ذکر آیا ہے اور جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کی گئی تہی اور جسکا ہر لفظ الہامی تہا قطع نظر اسکے یہہ بات بہی بخوبی پایہ ثبوت کو پہنچی کہ عرب کے کلیسے اور اسی طرح سوریانی کلیسے اس مجموعہ عہد جدید سے کئی کتابون کو واجب التسلیم نہ جانتے تہے اور نہ وہ کتابین انکے نسخون مین موجود تہین اور بعضے فرقہ مسیحی تو اس مجموعہ کی اکثر کو نہ مانتے تہے ایسی صورت مین پادری صاحب کیا سمجھکر کہتے ہین کہ اسی مجموعہ کا کلام الله مین ذکر آیا ہے اور اس سے یہہ استدلال کرتے ہین کہ آنحضرت

ابن بی مجموعہ انجیل کا موجود تہا اور صحیح بہی تہا کیونکہ یہہ بات خلاف عقیدہ اہل اسلام
اور خلاف کتب عیسائیہ کے بہی ہے پس اس بات پر بحث کرنا اور بہت کرنے کی ہی کچہ
بجا نکو وہ سب خلاف ہی ہیں پادری صاحب ہی کا کام ہے خلاصہ یہہ پادری صاحب
کی ساری باتون کا جواب ادا ہوچکا اور انکی بیجا اور غیر حق باتین بوجوہ موجہہ
باطل سمجہکر ہماری باتین بوجہ حسن پایہ ثبوت کو پہنچین اگرچہ انکی سب غیر حق اور
بیجا باتون کا بیان نہین ہوا لیکن اتنا ہی جو لکہا گیا یقیناً اس امر کے لئے کافی و
وافی ہے کہ منصف اور دانا پر انکا انصاف اور حق گوئی ظاہر و عیان ہووے
اور اگرچہ ہمنے بعض محل و موقع پر کوئی کوئی بات سختی آمیز لکہی تو یہہ کچہہ خوشی و عداوت
کی راہ سے نہین بلکہ ایسی سختی پادری صاحب نے ہمپر واجب و لازم کردی ہے فقط
فی الجملہ اگر پادری صاحب کے گوشہ دل مین محبت اور دوستی کی بات کے واسطے کچہہ جگہہ ہو
اور ہماری اس بات کو طعن نہ سمجہین تو محبت کی راہ سے ہماری یہہ تمنا ہے کہ پادری صاحب
اپنی کتب محرفہ اور موضوعہ سے دست بردار ہوکر اور اس دین پولوسی کو جعلی اور
بناوٹی سمجہکر خداوند متعال سے ہدایت کی دعا مانگین اور یقین کامل ہے کہ اگر پادری
صاحب سچے دل سے دعا مانگینگے تو وہ رب کریم اور غفور رحیم انکو وہ راہ راست دکھلاویگا
جو اسکے نزدیک پسندیدہ ہے اللہ تعالی ہمین اور انہین سب کو ہدایت فرماوے یہی ہماری پادری صاحب کے حق مین دعا ہے

اب کہ ہمنے بفضلہ وعنایتہ پادریصاحب کے خط کی تردید سے فراغت پائی تو بہائی مسلمانو
کے اطلاع وآگاہی کے لیئے چند سطر اور لکھتے ہین مخفی نرہے کہ پادری فنڈرصاحب نے
اپنے ان خطوط مین جیسا کچہہ ہمارے اعتراضات کے جواب ادا کیئے ہین واضح و آشکار ہین
اور انکی نسبت کچہہ لکہنا تضییع اوقات معلوم ہوتا ہے کیونکہ ہر ادنی واعلی جسکی نظر سے ہمارے
اور پادریصاحب کے خطوط گذرینگے بخوبی جان لیگا کہ پادریصاحب نے اداے جوابات کے
بدلے کیسے کیسے لطایف الحیل درمیان مین لاکر چالاکی کو کام فرمایا ہے عمدہ تر جواب اور
اعتراض پادریصاحب کا ان خطوط مین یہی معلوم ہوتا ہے کہ انہون نے ہماری نسبت
جابجا غیرحق اور ناراست اور بیجا باتین کہنے کا اتہام لگایا ہے سو گویا انہون نے ان باتون
کے کہنے سے ہمپر یہہ بات واجب و لازم کردی کہ ہم انکی ساری ناراست اور جہوٹہی
باتون کا بیان بتشریح و تفصیل تمام کرین سو انشاء اللہ العزیز اب ہم پادریصاحب
کی جہوٹہہ باتون کے بیان کے لیئے ایک رسالہ مستقلہ کے لکہنے مین مصروف ہونگے
اور بتوفیق ایزدی اسکو حلیۂ الطباع سے محلی کرکے سامعین و ناظرین کی خدمت
مین گذرانینگے تاکہ سب لوگ پادری صاحب کے جہوٹہہ و لیئے اور انکے خلاف
واقع لکہنے سے آگاہ و مطلع ہوجاوین وما توفیقی الا باللہ وہو حسبی نعم الوکیل ونعم المولی

ونعم النصیر

الحمد للہ کہ مکاتیبات جناب حقایق و معارف آگاہ رئیس المتکلمین فخر زمان جناب محمد وزیر خان صاحب کے کہ مولف میزان الحق کے خطوط کے جوابمین مرقوم ہوئے تھے سنہ ۱۲۷۰ ہجری مین مطبوع ہوے

مخفی نرہے کہ چھاپنے مین ڈاکٹر صاحب کے تیسرے خط کا ایک حاشیہ سہو سے رہگیا ہے سو اوسکو یہہ عاجز یہان چھاپ دیتا ہے

واضح ہو کہ اس مین الہام کا لفظ چند جا مستعمل ہوا ہے اوس سے مراد وحی سے ہے جو پیغمبرون کو ہوا کرتی ہے نہ وہ الہام جو صلحا کو بھی ہوا کرتا ہے

فقط

تمت بالخیر

اغلاط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۹	نارہ	ناکارہ	۳۲	۱۲	انزل اللہ من السماء	انزل من اللہ	۵۹	۷	میری	میری
۳	۵	مشتہات	مشتبہات	۳۳	۱	بروفیسر	پروفیسر	۶۰	۱۴	ہازن	ہارن
ایضاً	۷	بہونک	پہونک	۳۵	۱۳	منکرین	منکر	۶۱	۱۵	محل انکی	محال آنکے
ایضاً	۱۴	سے	ہیے	۴۰	۷	جیسے	جسنے	۶۵	۱۵	قو	قوی
۴	۱۴	بہیجدیجیے	بہیجدیجیے	ایضاً	۱۳	گذرے	بیان ہوئے	۶۶	۳	دوز ڈم	دوزڈم
۶	۱	مسیحونکی	مسیحیونکی	۴۳	۱۵	ہونیگی	ہونگی	ایضاً	۳	ورزیورین	اورزیورین
۸	۱۳	اپ	پہراپ	۴۳	۵	اسی	اس	۶۷	۹	ایکے	اسکے
۱۱	۳	مسیحون	مسیحیون	۴۴	۱۳	بالفرض محال	بفرض محال	۶۸	۳	کیونکہ	کیونکر
۱۲	۱۳	ترہ	طرہ	۴۵	۷	نامہ نہ تہا	نامہ نہ تہا	ایضاً	۱۱	نسخو	نسخون
۱۴	۶	مقور	مقر	ایضاً	۱۳	نسبنامہ ہی	نسبنامہ ہی	ایضاً	۱۴	لونڈ	لونڈی
۱۶	۵	اونکا	اونکا	۵۲	۸	طرلقہ	طریقہ	۷۱	۵	آپکے غدر	عذر
۱۹	۱۰	ہش	ہے	۵۳	۳	نسبت	نسب	ایضاً	۸	ضمانہ	دیانت
۳۰	۶	خد	خدا	۵۴	۳	ثبری	بڑی	ایضاً	۱۳	اخبار الاثام	اخبار الایام
۳۳	۱۱	سبب	سبب	۵۷	۵	ہی	ہے	۷۴	۷	لہذ	لہذا
۲۹	۳	کچھہ	کچھہ	ایضاً	۷	بیشتر	بیشتر	۷۵	۶	عرض	غرض
۳۱	۴	بنانی	بیانی	۵۸	۱۴	سینے	سنین	۷۷	۳و۴	متصفون	مصنفون
ایضاً	۶	برپڑسے	بڑسے	۵۹	۳	انکی	انکے	ایضاً	۵	اب کے	اب کہ